مسئلے کا بیمہ

جعفری برادرز

۲۸۶ شاہ گنج الہ آباد ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ وبہ نستعین ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

شرح انتخاب مجانی الادب

باب اوّل

دینداری اور پرہیزگاری کے بیان میں۔

تَدَیّن ۔ دینداری | تقویٰ ۔ پرہیزگاری

۱۔ اعتقاد وجود اللہ

کون ۔ وجود | واجب ۔ لازمی ۔ ضروری

ازل ۔ ہمیشہ ۔ وہ زمانہ جس کی ابتدا نہیں | ابد ۔ ہمیشہ ۔ وہ زمانہ جس کی انتہا نہیں

ترجمہ ۔ اے انسان جان کہ تو مخلوق ہے اور تیرا پیدا کرنے والا ہے اور وہی دنیا کا اور جو کچھ دنیا میں موجود ہے سب کا خالق ہے اور وہ ایک ہے ازل میں تھا اور اس کے وجود کیلئے زوال نہیں ہے اور ابد تک رہے گا اور اس کی بقا کے لئے فنا نہیں ہے ۔ اس کا وجود ازل اور ابد میں لازمی ہے اور اس تک عدم کے واسطے راہ نہیں ہے ۔ وہ بذات خود موجود ہے اور ہر ایک اسکا محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے ۔ اس کا وجود بذات خود ہے اور ہر شے کا وجود اس کے سبب سے ہے ۔ (امام غزالی)

۲۔ قدرۃ اللہ

قہر ۔ غلبہ ۔ قبضہ | مالک الملک ۔ خدائے عالم

ترجمہ ۔ وہ بزرگ برتر سب چیزوں پر قادر ہے اس کا ملک اور اس کی قدرت نہایت مکمل ہے ۔ عاجزی اور کمی کے واسطے اس تک راہ نہیں ہے اور بے شک ساتوں آسمان اس کے قبضہ و قدرت میں ہیں اور اس کے غلبہ کے ماتحت ہیں اور وہ خدائے عالم ہے اس کی سلطنت کے علاوہ کوئی سلطنت نہیں ہے ۔

۳ ۔ علم اللہ

محیط ۔ گھیرنے والا	عُلٰی ۔ بلندی
ثریٰ ۔ زمین	رمال جمع رمل ۔ بالو ۔ ریت
قفار جمع قفر ۔ میدان ۔ خالی زمین	امطار جمع مطر ۔ بارش ۔ قطرہ بارش
غوامض جمع غامض ۔ مبہم	افکار جمع فکر

ترجمہ ۔ بے شک وہ بزرگ برتر تمام جانی ہوئی چیزوں کا جاننے والا ہے اور اس کا علم ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے ۔ کوئی چیز بلندی سے زمین تک ایسی نہیں ہے جس کو اس کا علم گھیرے نہ ہو ۔ کل چیزیں اس کے علم سبب سے ظاہر ہوئیں اور اس کی قدرت کی وجہ سے پھیلیں وہ بزرگ برتر میدانوں کے بالو کے دانوں کی اور بارش کے قطروں کی اور پیڑوں کی پتیوں کی فکروں کی پوشیدہ چیزوں کی گنتی جانتا ہے اور بے شک ہوا کے ذرے اس کے علم میں ظاہر ہیں مثل آسمان کے تاروں کی گنتی کے ۔

عربی مشہور شاعر نے کہا ہے

نمل ۔ چینٹی ۔ چیونٹی	ظلم ۔ تاریکی
دجیٰ ۔ اندھیری رات	حصیٰ ۔ کنکر ۔ سنگ ریزہ

ترجمہ ۔ وہ چیونٹی کی حرکتوں کو اندھیری رات میں دیکھتا ہے ۔ اور کوئی علانیہ یا خفیہ اس سے پوشیدہ نہیں ہے وہ چیونٹی اور بارش کے قطروں اور کنکریوں کا شمار جانتا ہے ۔ اور وہ اُن سب چیزوں کی گنتی جانتا ہے ۔ جو دریا اور نہروں میں ہیں ۔

۴ ۔ حکمت اللہ و تدبیرہ (اللہ کی حکمت اور انجام پر نظر رکھنا)

نصب ۔ بیماری ۔ رنج ۔ غم	وصب ۔ بیماری ۔ رنج ۔ غم
حول ۔ قوت	مہما ۔ اسم جازم ۔ ظرف زماں اور اس کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے
تسخیر ۔ اپنے حکم کا تابع کرنا	

ترجمہ۔ کم یا زیادہ، چھوٹا یا بڑا، زیادتی یا کمی، آرام یا تکلیف، صحت یا بیماری ان سے کوئی نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت اور تدبیر اور ارادہ سے۔ اگر انسان اور فرشتے اور شیاطین مل کر دنیا میں ایک ذرہ کو جنبش دینا یا ساکن رکھنا یا اس میں سے کم کرنا یا زیادہ کرنا بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیت و قدرت و قوت کے چاہیں تو یقیناً اس سے عاجز ہو جائیں گے اور قدرت نہ پائیں گے جو اللہ نے چاہا ہوا جو نہ چاہے گا نہ ہوگا۔ اس کی مشیت کو کوئی چیز بدل نہیں سکتی اور جو کچھ بھی ہوا یا ہوگا سب اس کی تدبیر اور حکم اور سب کو اپنا تابع فرمان کرنے کی وجہ سے ہے۔

۵۔ تقویٰ اللہ (خوف خدا اور اس کے حکم پر عمل کرنا)

بستی شاعر نے کہا ہے

واشدد۔ مضبوط رکھ
یدیک۔ اپنے دونوں ہاتھ
بحبل اللہ۔ اللہ کی رسی عہد پر
معتصماً۔ چنگل مارتے ہوئے

فانہ الرکن۔ اسواسطے کہ وہ باعث قوت ہوگا
ان خانتک۔ اگر تجھ کو دھوکا دیں گے
ارکان۔ مضبوط چیزیں

اور ابن وردی نے کہا ہے
اللہ سے ڈرا ہو اسطے کہ خوف خدا کسی شخص کے قریب نہیں ہوا مگر وہ شخص اللہ سے مل گیا۔
وہ شخص جو ڈاکا مارے بہادر نہیں ہے بے شک جو خدا سے ڈرے بہادر ہے۔
اماں اللہ سے سوال کر اور اس سے لطف اٹھا اور اس کو نہ بھول اس لئے کہ اللہ اپنے بندہ کو یاد کرتا ہے جب بندہ اس کو یاد کرتا ہے

دوسرے شاعر نے کہا ہے
صرف مال کو اپنا پیشہ نہ بنا۔ خدا کے خوف کو ضرور اپنا پیشہ قرار دے۔
ابو نواس نے ہارون رشید سے کیا خوب کہا جب ہارون رشید نے اس پر سختی کرنے کا ارادہ کیا۔
میں تجھ سے بے شک ڈرتا تھا پھر مجھ کو تیرے خدا سے ڈرنے نے تجھ سے ڈرنے سے بے خوف کر دیا۔

۷۔ حمد اللہ تعالیٰ

پہلے مصرع کا ترجمہ۔ تیری حمد وہ حمد ہے جس کو ذکر کر کے ہم سب لذت حاصل کرتے ہیں
دوسرے مصرع کا ترجمہ۔ اگرچہ میں پورے طریقہ سے حمد و شکر ادا نہیں کر سکتا
۳ ———— تیری ہی پاک حمد ہے کہ پُر کر دیتی ہے آسمان کو
۴ ———— اور اس کے اطراف اور زمین کو اور خشکی و تری کو
۵ ———— اور ہمیشہ تیری حمد تیرے شکر سے ملی ہوئی ہے
۶ ———— تیری ہی شروع میں حمد ہے تیری ہی آخر میں حمد ہے

۸۔ ملازمۃ الصلوٰۃ (نماز کا لازمی طور پہ اختیار کرنا)

محافظت۔ ایک کام میں ہمیشہ لگا رہنا | برہان۔ دلیل، حجت۔ بیان واضح

ترجمہ۔ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز کا بیان کیا تو فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی نماز اس کے واسطے نور اور حجت اور دوزخ سے نجات ہوگی اور حضرت عمر رضی اللہ علیہ نے اپنے عاملوں کو تحریر فرمایا کہ بے شک میرے نزدیک تمہارے اہم (اشد ضروری) کاموں میں سے نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اور اس پر قائم رہا اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس شخص نے اس کو برباد کیا وہ شخص نماز کے علاوہ اور چیزوں کو بہت برباد کرنے والا ہے۔
(قشیری)

۹۔ ذکر آخرۃ

نوع۔ قسم
شخص۔ بدن
جسد۔ جسم

آخرۃ۔ دوسرا جہاں۔ یعنی عالم آخرت
مقدرہ۔ معینہ
اجل۔ زمانہ عمر کی انتہا

ترجمہ۔ اس بزرگ برتر نے انسان کو دو قسموں سے بنایا ہے۔ بدن اور روح۔ جسم کو روح کا مسکن مقرر کیا تاکہ اس عالم سے اس عالم کے لئے زاد حاصل کرے اور ہر روح کے واسطے جسم میں رہنے کی مدت معینہ مقرر فرمائی۔ اس مدت کی انتہا بغیر کسی زیادتی اور کمی کے زمانہ عمر کی

انتہا ہے۔ جب موت کا وقت آجاتا ہے جسم و روح میں جدائی کر دی جاتی ہے۔ (امام غزالیؒ)

۱۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا ہے

موت کے بعد آدمی کے رہنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہے۔ مگر وہ گھر جس کو اس نے مرنے سے پہلے بنایا ہے۔

کسی دوسرے نے کہا ہے

کوئی لکھنے والا نہیں ہے مگر وہ قریب تر فنا ہو جائیگا۔ اور جو کچھ ہاتھوں نے لکھا ہے اس کو زمانہ باقی رکھے گا۔

تو سوا ایسی چیز کے اپنے ہاتھ سے نہ لکھ۔ کہ اس کا دیکھنا قیامت میں تجھ کو خوش کرے۔

(الف لیلہ ولیلہ)

ترجمہ ۱۱۔ جب تک تو چاہے زندہ رہ آخر کار تو یقیناً مردہ ہے۔ جس سے تو چاہے محبت کر آخر کار یقیناً تو اس سے جدا ہونے والا ہے۔ اور جو کچھ تو چاہے کر آخر کار یقیناً تجھ کو اس کی جزا ملے گی۔

ابو محفوظ کرخی نے کہا ہے

پرہیز گار کی موت ایسی زندگی ہے جس کی انتہا نہیں۔ بیشک لوگ مر گئے ہیں اور وہ لوگوں میں زندہ ہیں

اور شبرادی نے کہا ہے

جب تو کسی حالت میں حیرت زدہ ہو جائے۔ اور تو اس میں خطا اور صواب کی تمیز نہ کر سکے تو اپنی خواہش نفس کی مخالفت کر اس لئے کہ خواہش نفس لوگوں کو عیب کی طرف کھینچتی ہے۔

۱۲

عام۔ برس۔ سال	یا ویلاہ۔ ہائے مصیبت
صاح۔ چیخا	ذنب۔ گناہ

ترجمہ۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی ذات کا محاسبہ کیا (یعنی اپنے احوال و افعال پر نظر ڈالی) اور اپنی عمر کا حساب کیا تو وہ (۶۰) برس نکلی پھر اس کے دنوں کا شمار کیا تو وہ (۲۱۹۰۰) نکلے تو چیخا ہائے مصیبت اگر روزانہ میرا ایک گناہ ہے تو میں کیسے اتنی تعداد کے باوجود خدا سے ملوں گا۔ تو بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب افاقہ ہوا تو پھر دوبارہ نفس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیا حال ہے اس شخص کا ہر دن میں جسکے دس ہزار گناہ ہیں۔ پھر غش کھا کر گرا۔ تو لوگوں نے

اس کو جنبش دی۔ وہ مر گیا تھا۔
ترجمہ ۱۳۔ لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے دریافت کیا کہ آپ کی توبہ کی ابتدا کیا تھی جواب دیا میں ایک دن اپنے غلام کو مارتا تھا اس نے کہا اس رات کو یاد کر جس کی صبح قیامت ہوگی۔ اس کلام نے میرے دل پر اثر کیا۔ (امام غزالیؒ)

۱۴۔ دنیا کی ذلت

ترجمہ۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ بے شک شیطان دنیا کو روزانہ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کون خریدتا ہے ایسی چیز جو خریدار کو ضرر پہنچائے اور نفع نہ دے اور رنج دے خوش نہ کرے تو دنیا والے اور اس کے عاشق کہتے ہیں کہ ہم۔ تو وہ کہتا ہے کہ اس کی قیمت درم دینار نہیں ہے اس کی قیمت تمہارا جنت کا حصہ ہے۔ اس لئے کہ میں نے اس کو چار چیزوں اللہ کی لعنت۔ اور اس کا غضب۔ اور اس کی خفگی اور اس کے عذاب کے عوض میں خریدا ہے اور میں نے ان چیزوں کے عوض جنت بیچی ہے۔ پھر کہتا ہے میں تم سے اس پر فائدہ چاہتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں ہاں۔ تو وہ ان کے ہاتھ اس کو فروخت کر دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے یہ بڑی تجارت ہے۔

ضنین۔ بخیل | اخی۔ تہمہ

۱۵۔ بعضوں نے کہا ہے
زندہ لوگ ہمارے عزیز قریب نہیں ہیں۔ اور نہ فانی (دنیا) ہمارا گھر ہے۔ ہمارے مال نہیں ہیں مگر عاریت۔ قریب تر عاریت دینے والا عاریت دئے ہوئے سے لے لیگا۔
فقیہ باجی نے کہا ہے
اگر میں اس امر کو یقینی طور پر جانتا ہوں کہ میری کل زندگی ایک ساعت ہے تو میں اسکا بخیل کیوں نہ ہوں (یعنی اس کو ضایع نہ کروں) اور اس کو عبادت میں صرف کروں۔
دوسرے نے کہا ہے
اللہ ان دنوں کو سعید نہ بنائے جن میں ایک زمانہ تک میں عزت دار رہا حالانکہ اس عزت کی تہ میں ذلت تھی۔

۱۶۔ زہد ابراہیم بن ادہم فی الدنیا (حضرت ابراہیم بن ادہم کا دنیا ترک کرنا)

بدء۔ شروع	عدت۔ دوبارہ کیا میں نے (گھوڑا بڑھایا)
دابۃ۔ سواری کا جانور	رکضت۔ ایڑ لگائی میں نے
فزعت۔ ڈرا میں	صادفت۔ پایا میں نے۔ دیکھا میں نے۔ ملاقات کی میں نے

ترجمہ۔ ابراہیم بن بشار نے بیان کیا کہ ابراہیم بن ادہم بن منصور بن اسحٰق بلخی سے میں نے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اے ابو اسحٰق مجھ کو بتائیں کہ آپ کے معاملہ کی ابتدا کیسے تھی جواب دیا کہ میرا باپ خراساں کے بادشاہوں میں تھا اور میں جوان تھا۔ ایک دن میں سواری (گھوڑے) پر سوار ہوا میرے ساتھ کتا تھا اور میں شکار کے واسطے نکلا اور ایک لومڑی کا میں نے پیچھا کیا اس حال میں کہ میں اس کی طلب میں تھا کہ مجھے ہاتف (غیبی آواز دینے والے) نے آواز دی کیا تو اسی واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا تجھ کو اسی کام کا حکم کیا گیا ہے تو میں ڈرا اور ٹھہر گیا پھر دوبارہ ایڑ لگائی (گھوڑا بڑھایا)، تو ہاتف نے ایسا ہی تین مرتبہ کہا تو میں نے خود غور کیا کہ نہیں۔ خدا کی قسم میں اسواسطے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ مجھ کو اس کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر میں گھوڑے سے اُترا اور اپنے باپ کے ایک چرواہے سے ملا اس سے میں نے اون کا جبہ لیکر پہن لیا اور گھوڑا اور جو کچھ میرے پاس تھا اسکو دیکر میں نے جنگل کی راہ لی۔ (قشیریشی)

۱۷۔ حکیم لقمان نے کہا ہے جس شخص نے آخرت کو دنیا کے عوض بیچا دونوں کا نقصان کیا (ثعالبی)

خطوۃ۔ قدم	لحد۔ قبر
مہد۔ گہوارہ۔ ہنڈولا	فرسخ۔ تین میل

ترجمہ ۱۸۔ کہا گیا ہے کہ دنیا کی مثال راہ کے مسافر کی طرح ہے اس کی ابتدا گہوارہ اور انتہا قبر ہے۔ ان دونوں کے درمیان میں بہت سی گنی ہوئی منزلیں ہیں ہر سال ایک منزل کے مثل اور ہر مہینہ ایک فرسخ کی طرح اور ہر دن ایک ایک میل کے طور پر اور ہر سانس ایک قدم ہے اور وہ مسافر چل رہا ہے ایک مسافر کی راہ میں ایک فرسخ باقی رہ گیا ہے دوسرے کی راہ میں کم یا زیادہ (امام غزالی)

آمد۔ انتہا۔ منتہیٰ	اضداد جمع ضد	اشباہ جمع شبہ۔ مثل
اقارب جمع قریب	متباعدہ۔ دور والے	اباعد جمع بعید
متباینہ۔ مخالف	نسج۔ بنا	عنکبوت۔ مکڑی

ترجمہ ۱۹۔ ابوعبدالرحمٰن قلیل نے کہا ہے۔ دنیا چند روزہ اور آخرت دوامی ہے۔ اور بھی کہا ہے کہ دنیا میں ایسی مخالف چیزیں ہیں جو نزدیک نزدیک میں اور ایسی متشابہ چیزیں ہیں جو آپس میں مخالف ہیں اور ایسے قریب والے ہیں جو دور دور ہیں اور ایسے دور والے ہیں جو قریب ہیں (فرشتی) کسی نے کہا ہے۔ بیشک دنیا فنا ہے۔ دنیا کے لیے قیام نہیں۔ دنیا اس گھر کی طرح ہے جسکو مکڑی نے بنا ہے۔ جو کچھ اس میں ہے میری جان کی قسم تھوڑی دیر میں مٹ جائے گا۔ تیرے واسطے اس میں سے۔ اے عقلمند خوراک کافی ہے۔

ہَول۔ خوف	ہَون۔ آسان ہونا۔ آسان

ترجمہ ۲۰۔ ابو عتاہیہ نے کہا ہے۔ اگر موت کے خوف کے بعد کوئی اور چیز نہ ہوتی تو ہم پر کام یقیناً آسان اور معاملہ حقیر ہو جاتا۔ لیکن حشر، نشر، جنت، دوزخ ہے اور وہ ہے جس کی بہت لمبی چوڑی داستان ہے۔

طیف۔ خواب وخیال	حجا۔ بخل	مرتقب۔ منتظر
حمام۔ موت	مغتتر۔ مدہوش	اغتنام۔ غنیمت سمجھنا

ترجمہ ۲۱۔ کسی حکیم سے دریافت کیا گیا وہ کون ہے جس میں عیب نہیں۔ جواب دیا جو نہ مریگا۔ میدانی نے کہا ہے

عمر مثل مہمان کے ہے۔ یا مثل خواب وخیال ہے جس کے لئے قیام نہیں۔ بخیل ہر حالت میں موت کا منتظر ہے۔ جاہل مدہوش وہ شخص ہے جس نے پرہیزگاری کو غنیمت نہ سمجھا۔

۲۲۔ الباب الثانی فی الحکم (دوسرا باب حکمتوں کے بیان میں)

ہدیٰ ۔ ہدایت	ردیٰ ۔ ہلاکت

ترجمہ۔ اپنی عقل سے چیز افضل کسی نے نہیں حاصل کی جو اس کو ہدایت کی راہ بتائے اور ہلاکت سے روکے۔

احرار۔ جمع حر۔ آزاد

ترجمہ ۲۳۔ مہلب بن ابی صفرہ نے کہا ہے۔ میں متعجب ہوا اس شخص سے جس نے اپنے مال سے غلام خریدے اور آزادوں کو نہیں خریدا۔ کہا گیا ہے۔ سخی اللہ سے قریب ہے۔ لوگوں سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے۔ آدمیوں سے دور ہے۔ دوزخ سے قریب (مستعصمی)

ظریف - عمدہ
یرخص - سستا ہوتا ہے
غلا - مہنگا ہونا

طریف - عمدہ پھل
ادب - ہوشیاری - ہر چیز کی حد نگاہ رکھنی - علم ادب

ترجمہ ۲۴ - نصر بن سیار کا بہترین کلام - ہر چیز چھوٹی ظاہر ہوتی پھر بڑی ہو جاتی ہے مگر مصیبت کہ وہ بڑی معلوم ہوتی ہے بعد کو چھوٹی ہو جاتی ہے اور چیز جب زیادہ ہوتی ہے سستی ہوتی ہے مگر ادب کہ وہ اگر زیادہ ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے (لطائف الملوک)

مروۃ - بزرگ منشی - کمال انسانیت
سر - مقابل علانیہ - پوشیدہ

ترجمہ ۲۵ - نوشیرواں نے کہا ہے کہ کمال انسانیت یہ ہے کہ پوشیدہ طریقہ سے وہ نہ کرے جس کے علانیہ کرنے سے تجھے شرم آئے - (شریشی)

سلف - گزرے ہوئے زمانے کے لوگ

ترجمہ ۲۶ - کسی پرانے بزرگ نے کہا ہے علوم چار ہیں - فقہ دین کے واسطے اور علم طب بدنوں کے واسطے اور علم نجوم زمانوں کے واسطے اور علم بلاغت زبان کے لئے (البشیہی)

ترجمہ ۲۷ - بعض حکیم نے کہا ہے - علما زمانے کے چراغ ہیں ہر عالم اپنے زمانہ کا چراغ ہے اس کے زمانہ والا اس سے روشنی حاصل کرتا ہے - (البشیہی)

میثاق - عہد
لا یکتمہ - نہ چھپائیگا اس کو

ترجمہ ۲۸ - فرمایا علی بن طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کو علم مگر عہد لیکر کہ نہ چھپائے گا اس کو - اور کبھی فرمایا نہیں پابند کیا اللہ تعالیٰ نے نہ جاننے والوں کو سیکھنے کا یہاں تک کہ پابند کر لیا جاننے والوں کو سکھانے کا (شریشی)

ترجمہ ۲۹ - افلاطون سے دریافت کیا گیا کہ وہ کیا چیز ہے کہ اس کا کہنا اچھا نہیں ہے گو کہ وہ سچ ہے جواب دیا کہ آدمی کا اپنی تعریف کرنا - (البشیہی)

آثام - جمع اثم - گناہ

ترجمہ ۳۰ - ابن قرہ نے کہا ہے جسم کا آرام کم کھانے میں ہے - نفس کا آرام کم گناہوں میں ہے - دل کا آرام کم اہتمام میں ہے - زبان کا آرام کم بولنے میں ہے (لطائف الوزرا)

تجوید - عمدہ بنانا
اتقان - پختہ طور پر بنانا

ترجمہ ۳۱ - حکیم افلاطون نے کہا ہے کام میں جلدی کی خواہش نہ کر اس کی عمدگی چاہ -

اسواسطے کہ لوگ یہ سوال نہ کریں گے کہ کب فرصت پائی بلکہ کام کی اچھائی اور پختہ کاری پر نظر ڈالیں گے۔ (امثال عرب)

ترجمہ ۳۲۔ وہ شخص جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا مثل اس اندھے کے ہے جس کے ہاتھ میں چراغ ہے دوسرے اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ خود نہیں دیکھتا۔ (امثال عرب)

ترجمہ ۳۳۔ عامر بن قیس نے کہا ہے اگر بات دل سے نکلتی ہے تو دل پر اثر کرتی ہے اگر زبان سے نکلتی ہے تو کان سے آگے نہیں بڑھتی۔

ترجمہ ۳۴۔ اصمعی نے کہا ہے میں نے ایک عرب سے کہتے ہوئے سنا کہ محتاجی وطن میں پردیس ہے اور تونگری پردیس میں وطن ہے۔ دوسرے نے کہا ہے۔ اس جگہ وطن اختیار کر جو تجھے راضی رکھے اسواسطے کہ آزاد مرد برباد ہو جاتا ہے اپنے شہر میں اور کوئی اس کی قدر نہیں جانتا (شریشی)

- تضیق الصدر تنگی سینہ۔ کم ہمتی۔ بخل۔

ترجمہ ۳۵۔ کہا گیا ہے دس چیزیں دس قسم کے لوگوں میں بُری ہیں۔ بخل بادشاہوں میں غدر شریفوں میں۔ جھوٹ قاضیوں میں۔ فریب عالموں میں۔ غصہ بڑے لوگوں میں۔ لالچ امیروں میں بیماری طبیبوں میں۔ مسخراپن فقیروں میں۔ فخر اس شخص کے واسطے جسکے آل اولاد نہ ہو۔

ترجمہ ۳۶۔ ایک حکیم نے ایک خوبصورت لڑکے کو تعلیم حاصل کرتے دیکھا تو کہا تو بہت اچھا ہے اگر تیری صورت کی خوبی کے ساتھ تیری عادتوں کی اچھائی جمع ہو جائے۔

ترجمہ ۳۷۔ عرب نے کہا ہے۔ روئے زمین پر کوئی بھونڈا نہیں ہے مگر اس کا چہرہ اچھی چیز ہے اس میں (ثعالبی)

ترجمہ ۳۸۔ لوگوں میں بہت کمزور وہ شخص ہے جو اپنا راز چھپانے میں کمزور رہا۔ اور بہت قوی وہ شخص ہے جو اپنے غصہ پر غالب ہوا۔ اور سب سے صابر وہ شخص ہے جس نے اپنا فاقہ پوشیدہ رکھا۔ اور سب سے غنی وہ شخص ہے جس نے جو کچھ میسر ہوا اس پر قناعت کی (امثال عرب)

یغضد۔ ایلچی بنکر آنا جاتا
قضی۔ ادا کیا

وقوف۔ بڑا ہونا سمجھنا۔ قائم رہنا
زائر۔ دیکھنے والا۔ ملاقات کرنیوالا

ترجمہ ۳۹۔ کہا گیا ہے کہ قس بن ساعدہ بطور ایلچی قیصر کے پاس ملنے آیا کرتا تھا۔ قیصر اس کی عزت و عظمت کرتا تھا۔ قیصر نے اس سے کہا کہ کون سا علم افضل ہے۔ اس نے کہا آدمی کا اپنے آپ کو پہچاننا۔ قیصر نے کہا کون عقل افضل ہے؟ اس نے کہا انسان کا اپنے علم پر قائم رہنا۔ قیصر نے کہا کون مال افضل ہے اس نے کہا جو حق ادا کرنے میں صرف کیا جائے۔ (اصفہانی)

جسیم۔ عمدہ۔ موٹا | بطر۔ غرور کرنا۔ اترانا
عطب۔ ہلاک ہونا | ہجن۔ ذلیل ہونا

ترجمہ ۴۰۔ حکیم نے کہا ہے۔ کون ہے وہ شخص اچھے درجہ پر پہنچا اور مغرور نہیں ہوا۔ اور کون ہے وہ شخص جس نے خواہش کی پیروی کی اور ہلاک نہیں ہوا۔ اور کمینوں سے سوال کیا اور ذلیل نہیں ہوا۔ اور شریر لوگوں سے ملا اور نادم نہیں ہوا اور بادشاہ کی مصاحبت کی اور ہمیشہ سلامت رہا۔ (مستعصمی)

مالا نحصیہ۔ جس کو ہم شمار نہیں کر سکتے | ما نعصیہ۔ جو ہم نافرمانی کرتے ہیں
ما ندری۔ ہم نہیں جانتے | ما ینشر۔ جو وہ ظاہر کرتا ہے

ترجمہ ۴۱۔ ایک حکیم نے دوسرے حکیم سے کہا اے بھائی تو نے کیسی صبح کی اس نے کہا اسی حال میں کہ ہمارے پاس اللہ کی اس قدر نعمتیں ہیں کہ ہم اس کو شمار نہیں کر سکتے باوجودیکہ ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان دو میں سے کس کا شکر کریں۔ آیا اس اچھائی کا جس کو وہ ظاہر کرتا ہے یا اس برائی کا جس کو وہ پوشیدہ رکھتا ہے (امثال عرب)

حمل۔ بوجھ لادنا | اہم۔ غم | غد۔ آنیوالا کل

ترجمہ ۴۲۔ اپنے موجودہ دن پر آنے والے برس کے غم کو بار نہ بنا۔ تیرے واسطے وہ جو روزانہ مقرر کیا گیا کافی ہے۔ اگر آنے والا سال تیری عمر میں ہے تو بیشک اللہ سبحانہ ہر نئے کل میں وہ چیز دے گا جو تیری قسمت میں ہے اور اگر وہ سال تیری عمر کا نہیں ہے تو پھر اس کا کیا غم ہے۔ جو تیرے لئے نہیں ہے۔

خلیق۔ لائق | مکروہ۔ برائی
لجاج۔ خوشامد۔ اصرار | عجلتہ۔ جلدی
توانی۔ سستی | عجب۔ تکبر۔ غرور

ترجمہ ۴۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے جو شخص اس امر پر قادر ہے کہ

روکے اپنے نفس کو چار خصلتوں سے وہ اس کے لائق ہے کہ اس پر کوئی بلا نازل نہ ہو۔ خوشامد جلدی۔ سستی۔ غرور۔ خوشامد کا پھل حسرت ہے۔ جلدی کا پھل ندامت ہے۔ سستی کا پھل ذلت ہے۔ تکبر کا پھل عداوت ہے۔ (مستطرفی)

ذوالشرف ۔ بزرگی والا۔ شرافت والا | منزلتہ ۔ درجہ
نالہا ۔ پایا اس کو | لاتزعزعہ ۔ نہیں جنبش دیتی اس کو
دنی ۔ کمینہ | نسیم ۔ نرم ہوا
کلاء ۔ گھاس

ترجمہ ۴۴۔ شریف کو وہ درجہ مغرور نہیں کرتا جس کو اس نے پایا اگرچہ وہ درجہ پہاڑ کے مثل ہو کہ اس کو ہوا جنبش نہیں دیتی۔ اور کمینے کو مغرور کر دیتا ہے ادنیٰ درجہ مثل گھاس کے کہ اس کو نرم ہوا کا گزرنا ہلا دیتا ہے۔ (امثال عرب)

جلب ۔ کمانا۔ حاصل کرنا۔ کھینچنا | احتقار ۔ ذلیل سمجھنا

ترجمہ ۴۵ ۔ آٹھ چیزیں اس کو ذلیل کرتی ہیں جن میں وہ ہوتی ہیں۔ آدمی کا اس دسترخوان پر بیٹھنا جس پر وہ بلایا نہیں گیا۔ اور گھر والے پر حکومت کرنی۔ اور دشمنوں سے احسان کا لالچ۔ اور آدمی کا ان دو شخصوں کی بات میں دخل دینا جنھوں نے اس کو شامل نہیں کیا ہے۔ اور بادشاہ کو ذلیل سمجھنا۔ اور آدمی کا اپنے درجہ سے بلند جگہ پر بیٹھنا۔ اور اس سے بات کرنی جو نہیں سنتا۔ اور نااہل کی دوستی۔

احجب عنی ۔ میرے پاس نہ آنے دے | لاتستخفن ۔ ہرگز ذلیل نہ کر

ترجمہ ۴۶۔ رشید نے اپنے دربان سے کہا میرے پاس آنے سے اس کو روک جو بیٹھے تو دیر تک بیٹھے اور مانگے تو حیلہ کرے۔ اور ذلیل نہ کر عزت دار کو اور مقدم رکھ بلا کے ہوئے لوگوں کو۔ (ثعالبی)

جائر ۔ ظالم

ترجمہ ۴۷ ۔ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب والا ظالم بادشاہ ہے۔ اور وہ شخص ہے جو لوگوں کو دکھاتا ہے کہ اس میں بھلائی ہے حالانکہ نہیں ہے (سیوطی)

ترجمہ ۴۸ ۔ کسی شخص کی بغیر تجربہ کے تعریف نہ کر۔ اور اس کو بغیر تجربہ کے برا نہ کہہ بے شک لوگ مقفل صندوق ہیں ان کی کنجی سوا تجربہ کے کچھ اور نہیں۔ (شبرادی)

لاینافق ۔ نفاق نہیں کرتا | الایکل ۔ غمگیں نہیں کرنا

ترجمہ ۴۹ ۔ کہا گیا ہے بیشک کتاب وہ ہمنشیں ہے جو منافق نہیں ہے اور نہ رنج وہ اگر تو اس پر ظلم کرے تو وہ عتاب نہیں کرتی اور تیرا راز فاش نہیں کرتی ۔ (ابن طقطقی)

اباعد ۔ دور کے لوگ | اقارب ۔ نزدیک والے
دون ۔ سوا | غشی ۔ ڈھانکتا
شقی ۔ بدبختی ۔ ضد سعادت | جزع ۔ رونا ۔ بے صبری کرنا

ترجمہ ۵۰ ۔ ابن احوص نے اُس کی مذمت کرتے ہوئے جو دور والوں کو نفع پہنچائے اور نزدیک والوں کو نفع نہ پہنچائے کہا ہے

لوگوں میں ایسے لوگ ہیں جن کا نفع دور والوں کو ڈھانک لیتا ہے ۔ اور اس کے نزدیک والے اس سے تکلیف اٹھاتے ہیں یہاں تک کہ مرجاتے ہیں ۔

وہ اچھا نہیں جس کی زندگی اپنوں کو نفع نہ دے ۔ اگر وہ مرتا ہے تو اسکے عزیز اس کا ماتم نہیں کرتے ۔

عنوان ۔ ہر وہ چیز جس کا ظاہر اسکے باطن پر دلالت کرے | طلاقۃ ۔ ہنس مکھ ہونا
لین ۔ نرم | شرک ۔ جال ۔ پھندا
ضمیر ۔ دل | مصیدہ ۔ جال جس سے شکار کریں
آمال جمع امل ۔ امید | ہین ۔ آسان
بر ۔ نیکی

ترجمہ ۵۱ ۔ کہا گیا ہے جس کی بات نرم ہوئی اس کی محبت لازم ہوئی ہنس مکھ ہونا دل کا عنوان ہے اور عقلمند کی امیدوں کا جال ہے اور کہا گیا ہے چہرہ کی اچھائی ذکر کا حاصل کرنا ہے (یعنی اس کو لوگ یاد کرتے ہیں) اور بشاشت محبت کا جال ہے ۔

اے میرے پیارے بیٹے نیکی آسان ہے (یعنی) ہنس مکھ چہرہ اور نرم بات (ثعالبی)

نشاط ۔ کام میں جی لگنا ۔ خوش خوش کام کرنا | شراھتہ ۔ کھانے کی طرف بہت میلان

ترجمہ ۵۲ ۔ کہا گیا ہے تین چیزیں تین چیزوں کی وارث ہوتی ہیں ۔ کام میں جی لگنا تونگری کا وارث ہوتا ہے اور کاہلی محتاجی کی ۔ اور کھانے کی طرف زیادہ توجہ بیماری کی وجہ ہوتی ہے ۔ لالچ غلام ہے ۔ پھر اگر لالچ پر غالب ہوا تو بادشاہ ہو گیا

ترجمہ ۵۳ ۔ علم درخت ہے اور عمل اس کا پھل ۔ اگر میں نے سو برس علم پڑھا اور ہزار کتابیں جمع کیں (تو بھی) میں نہ ہوں گا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بغیر عمل کے ۔ اس لئے کہ انسان کے واسطے سوا اس کے جس کی وہ کوشش نہ کرے نہیں ہے ۔ اس واسطے جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اس کو نیک عمل کرنا ضرور لازم ہے اس لئے کہ جن لوگوں نے نیک عمل کیا وہ لوگ سب جنت میں داخل ہوں گے اور ذرہ برابر ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔
(امام غزالیؒ)

امر ۔ کچھ ۔ کوئی ۔ کام | رفق ۔ نرمی | خرق ۔ سختی ۔ نادانی بیوقوفی پھکڑپن

ترجمہ ۵۴ ۔ حضرت معاویہ نے فرمایا ہے کہ تعجب کیا میں نے اس پر جس نے کچھ غلبہ کے ذریعہ سے طلب کیا حالانکہ وہ دلیل کے ذریعہ طلب کرنے پر قادر تھا اور اس شخص سے میں متعجب ہوا جس نے کچھ سختی سے طلب کیا حالانکہ وہ نرمی سے طلب کرنے پر قادر تھا ۔

عثر ۔ پکڑنا | ورق ۔ موتی
استحیا ۔ حیا کی ۔ شرم کی | فخلّی سبیلہ ۔ اس کو رہا کر دے ۔ اسکی راہ کھولدے

ترجمہ ۵۵ ۔ جعفر بن سلیمان نے اس شخص کو پکڑا تھا جس نے موتی چرایا تھا اور بیچ ڈالا تھا ۔ جب جعفر نے اس کو دیکھا شرمایا اور کہا کیا تو نے یہ موتی مجھ سے نہیں مانگا تھا ۔ تو میں نے اسکو تجھے دیا تھا ۔ اس شخص نے کہا کہ ہاں جعفر نے اس کی راہ خالی کر دی (یعنی چھوڑ دیا)

تجنب ۔ دور رکھ | کرامت ۔ بخشش ۔ جوانمردی
لئام جمع لئیم ۔ کمینہ

ترجمہ ۵۶ ۔ دور رکھ اپنی بخشش کمینوں سے اس لئے کہ اگر تو ان پر احسان کرے گا وہ شکریہ نہ ادا کریں گے اور اگر تو ان پر سختی کرے گا تو وہ صبر نہ کریں گے ۔ (ثعالبی)

انشد ۔ شعر پڑھا | خل ۔ دوست
خلان ۔ احباب | بذل ۔ خرچ کرنا
خلانی ۔ مجھ کو چھوڑ دیا

کسی نے شعر کہا ہے

ترجمہ ۔ اگر میرا مال کم ہوا تو کسی دوست نے میرا ساتھ نہیں دیا ۔ یا زیادہ ہوا تو سب لوگ میرے احباب ہیں بہت سے دشمن مال خرچ کرنے سے میرے دوست ہو گئے اور مال

کے کم ہونے کے وقت دوستوں نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ (الف لیلہ)

لیت شعری۔ کاش مجھ کو واقفیت ہوتی۔

ترجمہ ۵۷۔ ابو العتاہیہ نے موت کو یاد کرتے ہوئے کہا ہے۔ کاش مجھ کو واقفیت ہوتی اسلئے کہ میں نہیں جانتا۔ کون سا دن میرے آخر عمر کا ہوگا۔ اور کس ملک میں میری روح قبض کیجا ئیگی اور کس زمین میں میری قبر کھودی جائے گی۔

ترجمہ ۵۸۔ انسان کا تنہا رہنا اچھا ہے۔ اس کے پاس برے ہمنشیں سے اور اچھا ہمنشین بہتر ہے۔ انسان کے تنہا بیٹھنے سے

خصب۔ تری شادابی مال کی فراخی حرس۔ نگہبانی کرنا

سیاستہ۔ ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا دولتہ۔ غلبہ۔ فتح۔ مال

ذاہبہ۔ بخشش والا ذاہبتہ۔ جانے والی

ترجمہ ۵۹۔ حکیموں نے کہا ہے سلطنت خوش حال ہوتی ہے سخاوت سے۔ اور آباد ہوتی ہے عدالت سے۔ اور مضبوط ہوتی ہے عقل سے۔ محفوظ ہوتی ہے شجاعت سے اور اس کی سیاست کی جاتی سرداری سے۔ اور کہا ہے۔ شجاعت صاحب دولت ہی کے واسطے سزاوار ہے (یعنی مفلس کے مناسب حال نہیں ہے) (فخری)

اگر بادشاہ سخی نہ ہو تو اس کو چھوڑ اس لئے کہ دولت اس کی جانے والی ہے۔

ترجمہ ۱۶۰۔ شیطان کا قول ہے کہ جب میں تین چیزوں میں انسان پر غالب آتا ہوں تو پھر میں اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا۔ جب اس نے اپنے نفس پر تکبر کیا۔ اور اپنے عمل کو زیادہ خیال کیا۔ اور اپنے گناہ کو بھول گیا۔ (ثعالبی)

ترجمہ ۱۶۱۔ سکندر نے ارسطو سے دریافت کیا کہ ان دو میں سے بادشاہ کے لئے کیا افضل ہے آیا بہادری یا عدالت۔ ارسطو نے کہا جب بادشاہ عدل کرتا ہے تو شجاعت کی حاجت نہیں پڑتی (امام غزالیؒ)

ترجمہ ۱۶۲۔ امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے۔ آدمی کے واسطے سب سے زیادہ مفید اپنے درجہ کا پہچاننا اور اپنی عقل کی رسائی کو جاننا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔

بطنتہ۔ پیٹ کا بھرا ہونا	سقم۔ بیماری	ابّا کم۔ تجھ کم	بطن۔ پرخور۔ بڑے پیٹا
مکسلنہ۔ سست کرنیوالی	عار۔ گن	مفسدہ۔ بگاڑنیوالی	زمن۔ ایک جگہ تھکا پڑا ہوا

ترجمہ ۶۳ - حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہے۔ اے لوگو بچو تم زیادہ کھانے سے اس واسطے کہ زیادہ کھانا سست کرنے والا ہے نماز سے اور خراب کرنے والا ہے دل کا اور سبب ہے بیماری کا۔ اور حضرت علی نے فرمایا اگر تو زیادہ کھانے والا ہے تو اپنے کو ہمیشہ کا بیمار شمار کر۔

لا تجالس - نہ ساتھ بیٹھ	فجار - بدکار لوگ
لا تماشہم - نہ ساتھ چل ان کے	الق - ڈر
وابل - بڑے قطرہ کی بارش	مطر - بارش

ترجمہ ۶۴ - لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے پیارے بیٹے بدکاروں کے ساتھ نہ بیٹھ اور نہ ان کے ساتھ چل۔ اس سے ڈر کہ ان پر آسمان سے عذاب نازل ہو اور تجھ تک ان کے ساتھ پہنچے اور فضیلت والے اور عالموں کے ساتھ بیٹھ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ مرے ہوئے دلوں کو فضیلت اور علم کی وجہ سے زندہ کر دیتا ہے جس طرح زمین بڑے بوند کی بارش سے جی اٹھتی ہے یعنی شاداب ہو جاتی ہے (شریشی)

ما بالک - کیا حال ہے تیرا	مؤدب - استاد
للہ در من قال - اللہ کیواسطے ہے بھلائی اس کی جس نے کہا	اقدم - مقدم رکھتا ہوں میں
وان نالنی - اگرچہ ملی ہے مجھ کو	مربی - پرورش کرنے والا
جوہر - گوہر - موتی	صدف - سیپ
محمود - اچھا	ھا انا ذا - میں یہ ہوں
کان ابی - میرا باپ تھا	

ترجمہ ۶۵ - سکندر سے سوال کیا گیا کہ کیا حال ہے آپ کا کہ آپ اپنے استاد کی تعظیم اپنے باپ کی تعظیم سے زیادہ کرتے ہیں۔ سکندر نے کہا کہ میرا باپ میری مٹ جانے والی زندگی کا سبب ہے اور میرا استاد میری باقی رہنے والی زندگی کا سبب ہے۔ اور اللہ کے واسطے سے بھلائی اس کی جس نے کہا ہے۔ میں اپنے استاد کو اپنے باپ سے مقدم رکھتا ہوں۔ اگرچہ ملی ہے مجھ کو اپنے باپ سے فضیلت اور بزرگی۔ یہ روح کا پرورش کرنے والا ہے اور روح موتی ہے۔ اور وہ جسم کا پرورش کرنے والا ہے اور جسم سیپ ہے۔

اور حضرت علی نے فرمایا ہے۔ جس کا چاہ تو اس کا بیٹا ہو۔ ادب حاصل کر تجھ کو ادب کی اچھائی سب سے بے پروا کر دے گی۔ بیشک جوان مرد وہ ہے جو کہے کہ میں یہ ہوں۔

وہ شخص جوانمرد نہیں جو کہے کہ میرا باپ تھا۔

غریب ۔ مسافر | کلا ۔ ہرگز نہیں

ترجمہ ۱۶۶ ۔ حضرت معاویہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ میں مسافر ہوں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں مسافر وہ شخص ہے جس میں ادب نہیں ہے۔

مرء ۔ مرد	ثبت ۔ مرد بہادر اپنی جگہ قائم رہنے والا دل کا ثابت زبان کا ثابت خصومت کے وقت
یثبت ۔ ثابت ہوتا ہے	ینبت ۔ اگتا ہے
من حیث ۔ اس حیثیت سے	یوجد ۔ پایا جاتا ہے
وضیع ۔ پست کمینہ	وری ۔ مخلوقات

ترجمہ ۱۶۷ ۔ کہا گیا ہے کہ مرد اس حیثیت سے مرد ہے کہ ثابت رہتا ہے ۔ اس حیثیت سے نہیں ہے کہ اگتا ہے اس حیثیت سے مرد ہے کہ پایا جاتا ہے ۔ اس حیثیت سے نہیں کہ پیدا کیا جاتا ہے (البیہقی)

کسی شاعر نے کہا ہے۔ مخلوقات میں ہر چیز کے لئے زینت ہے۔ اور مرد کی زینت مکمل ادب ہے۔ مرد اپنے آداب کی وجہ سے بزرگ ہوتا ہے۔ ہم ہیں۔ اگرچہ وہ گرے ہوئے نسب کا ہو۔

فصیلہ ۔ گروہ ۔ رشتہ | ثیاب ۔ کپڑے جمع ثوب | حسب ۔ باپ دادا کی بزرگی شرافت جوہر ۔ نیکی

ترجمہ ۱۶۸ ۔ کہا گیا ہے فضیلت عقل اور ادب کی وجہ سے ہے ۔ نہ اصالت اور نسب کی وجہ سے ۔ اور کہا گیا کہ مرد اپنی فضیلت کی وجہ سے مرد ہے نہ کہ اقارب کی وجہ سے اور اپنے کمال کی وجہ سے نہ کہ جمال کی وجہ سے اور اپنے آداب کی وجہ سے نہ کہ اپنے کپڑوں کی وجہ سے۔ حضرت علی نے فرمایا ہے ۔ جمال کپڑوں کی وجہ سے نہیں ہے جو ہم کو زینت دیتے ہیں بیشک جمال علم وادب کا جمال ہے۔ وہ یتیم نہیں جس کا باپ مرگیا۔ بیشک یتیم وہ ہے جو علم اور حسب کا یتیم ہو۔

حلی ۔ زیور	لب ۔ عقل الباب جمع
عون ۔ مددگار	کلیلہ ۔ کند ۔ بیکار
واہبیہ ۔ سست بیٹھا ہوا ڈھیلا	ما یحاولون ۔ جو قصد کرتے ہیں

ترجمہ ۱۶۹ ۔ حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے ۔ ادب تونگری میں زیور ہے۔ حاجت کے وقت خزانہ ہے ۔ مروۃ کے وقت مددگار ہے ۔ مجلس میں ہمنشیں ہے۔

تنہائی میں مونس سے نا یاد ہوتے ہیں اُس کی وجہ سے واہی تباہی دل۔ زندہ ہوتی ہیں اس کی وجہ سے مردہ عقلیں۔ کام کرتی ہیں اس کی وجہ سے بیکار آنکھیں طلبگار لوگ اس کی وجہ سے جو کچھ قصد کرتے ہیں حاصل کر لیتے ہیں۔ (امثال عرب)

احداث۔ کم عمر لوگ
تقویم۔ سیدھا کرنا
خشب۔ سوکھی لکڑی
غصون جمع غصن۔ شاخ
اعتدال۔ ہموار ہونا

ترجمہ ۷۰۔ شہزادی نے کمسنوں کی تعلیم کے بارہ میں کہا ہے۔

بیشک نفع دیتی ہے تعلیم بچوں کو بچپن میں۔ اور نہیں نفع دیتی ان کو تعلیم بچپن کے بعد۔ بےشبہ شاخوں کو اگر تو سیدھا کیے گا تو وہ سیدھی ہو جائے گی۔ اور سوکھی لکڑی نرم نہ ہوگی اگر تو سیدھی کرے گا۔

علم سینہ میں آسمان پر آفتاب کی طرح ہے۔ اور عقل مرد کے لیے مثل بادشاہ کے تاج کے ہے۔ مضبوط جما اپنے دونوں ہاتھ علم کی رسّی پر چنگل مارتے ہوئے۔ اس لئے کہ علم مرد کے واسطے مثل پانی کے ہے مچھلی کے واسطے۔

حلّی نے لغتیں یاد کرنے کے متعلق کہا ہے۔

مرد کا نفع اس کے لغتوں کے جاننے کے اندازہ سے ہے۔ اور یہ لغت کا جاننا اس کے واسطے تکلیفوں کے وقت مددگار ہے۔ تو جلدی کر لغت حفظ کرنے میں۔ اس واسطے کہ ہر زبان درحقیقت انسان ہے۔

احکام۔ مضبوط کرنا۔ محکم کرنا
تیقظ۔ بیدار۔ جاگنے والا
ایثار۔ اختیار۔ آگے پیچھے کرنا
سرور۔ خوشی۔ مسرت
مصباح۔ چراغ
اتقان۔ محکم و استوار کرنا
محاباۃ۔ مدد کرنی بغیر بدلے کے احسان کرنا
تصرف۔ کام میں ہاتھ ڈالنا۔ پھر جانا
غرور۔ دھوکا۔ فریب دینے والا شیطان

ترجمہ ۷۱۔ سکندر نے ایک دن اس حال میں کہ اس نے سفر کرنے کا ارادہ کیا تھا اپنے حکیموں کی گروہ سے کہا کہ مجھ سے ایسے حکمت کا طریقہ بیان کرو جس سے میں اپنے کاموں کو مضبوط اور اپنے شغلوں کو محکم کروں۔ حکیموں میں سے بڑے نے کہا۔ اے بادشاہ اپنے دل میں کسی

شے کی محبت نہ داخل کر نہ کسی شے کی عداوت۔ اسواسطے کہ قلب کی خاصیت اس کے نام کی طرح ہے۔ اس کے اولنے بدلنے کی وجہ سے اس کا نام قلب رکھا گیا ہے۔ اور فکر سے کام لے اور اس کو وزیر بنا اور عقل کو دوست اور مشورہ دینے والا مقرر کر۔ اور رات میں جاگنے کی کوشش کر اور بغیر مشورہ کسی کام کو شروع نہ کر۔ اور انصاف و عدالت کے وقت میلان طبع اور احسان کرنے سے پرہیز کر۔ اگر تو ایسا کرے گا تمام کام تیرے اختیار کے مطابق چلیں گے اور تیرے ارادہ کے مطابق ادلیں بدلیں گے۔ (امام غزالیؒ)

کسی شاعر نے کہا ہے۔ دنیا میں مرد کی خوشی فریب ہے۔ دنیا میں مرد کا دھوکا مسرت ہے مرد کا دوست رہبر عقل ہے۔ مرد کی عقل چراغ روشن ہے۔

فنا ہیاب۔ کافی ہے تجھکو	تتأمّر۔ مسلط ہو۔ حکومت کرے
قائد۔ کھینچنے والا	

ترجمہ ۲۷۔ علم مومن کا دوست اور حلم اس کا وزیر اور عقل اس کی رہبر اور عمل اس کا قائد (اس کے جانور کا کھینچنے والا) اور صبر اس کے فوج کا افسر ہے۔ تیرے واسطے وہ ایک خصلت کافی ہے جو اس شریف خصلت پر حکومت کرے۔ (شبراوی)

الباب الثالث

تیسرا باب

ہدایت: ہر ایک مثل پر اپنی کتاب میں طالب العلم کو بہت احتیاط سے نمبر دینا چاہئے کیونکہ ہر مثل کا ترجمہ نمبر وار لکھا جاتا ہے۔ یہ ۲۷ مثلیں ہیں

لایشبعان۔ نہیں آسودہ ہوتے	ضافک۔ مہمان ہو تیرا
بغتۃ۔ یکایک آپڑے گی	جواد۔ سخی مرد۔ تیز گھوڑا
قافرۃ۔ جھائی کر اس کی	خدید۔ لوہا
یعثر۔ ٹھوکر کھاتا ہے	لا تجنی۔ نہ چننے گا
لا یفلح۔ کاٹا جاتا ہے۔ چیرا جاتا ہے	عنب۔ انگور
شوک۔ کانٹا	قذی۔ کوڑا کرکٹ۔ تنکا

اِن لَم تُغض۔ اگر تو چشم پوشی نہ کرے گا
ضُر۔ سختی۔ بدحالی
شُتّت۔ اٹھائی گئی۔ بکھر کائی گئی
افضٰی۔ پہنچتی ہے
ترح۔ رنج غم محتاجی۔ فقیری
اصعب۔ سخت۔ مشکل
عثرۃ۔ ٹھوکر
رطب۔ گیلا۔ تر
تعصر۔ نچوڑا جائیگا
بغال۔ خچر
ذہب۔ سونا
تین۔ انجیر
مَن مَحضک۔ جسنے باخلوص محبت تجھسے کی
خولک۔ اس نے تجھ کو مالک بنایا

حریق۔ آگ۔ سوزش
ضنک۔ تنگی
ساحتہ۔ صحن۔ میدان۔ کشادگی
غشوم۔ ظالم
حقد۔ حسد
نتبوع۔ پسندیدہ
یابس۔ خشک۔ سوکھا
تکسر۔ ٹوٹی گی
من کتم۔ جس نے پوشیدہ کہا
حمیر۔ گدھا
فضۃ۔ چاندی
شعیر۔ جو
مودۃ۔ محبت
مھجتہ۔ دل جان

ترجمہ

مثل نمبر ۱۔ دو شخص آسودہ نہیں ہوتے۔ علم کا طالب اور مال کا طالب (۲) تیرا بھائی ہے جس نے تجھ سے دوستی کی (۳) اگر تو چاہتا ہے کہ تیری اطاعت (تابعداری) کی جائے تو ایسا سوال کر جو قدرت واختیار میں ہو۔ (۴) اگر تو پند و نصیحت میں مبالغہ کرے گا تو رسوائی تجھ پر آپڑے گی (۵) اگر خراب ناپسندیدہ تیرا مہمان ہو تو صبر کر کے اس کی مہمانداری کر (۶) اگر تو سفر سے آئے تو اپنے بال بچوں کے واسطے تحفہ لا خواہ پتھر ہو (۷) علم کی آفت بھولنا ہے (۸) مروۃ کی آفت وعدہ خلافی ہے (۹) بیشک تیز گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے (۱۰) یقیناً لوہا لوہے سے کاٹا جاتا ہے (۱۱) بھلائیوں میں سے ایک بھلائی اس کا کرنے والا ہے (۱۲) بیشک تو کانٹے سے انگور نہ چُنے گا (۱۳) اگر تو خس و خاشاک پر چشم پوشی نہ کرے گا تو کبھی خوش نہ رہے گا (۱۴) اگر موافقت نہ ہو تو جدائی (بہتر) ہے (۱۵) اگر کام کرنے میں محنت ہے تو بیکاری تباہی ہے (۱۶) غصہ کی ابتدا جنون اور انتہا پشیمانی ہے (۱۷) احسان کر اگر ارادہ کرتا ہے کہ تیرے ساتھ احسان کیا جائے

(۱۸) آزاد آزاد ہے اگرچہ اس کو تکلیف پہنچے (۱۹) حکمت (علم) مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے (۲۰) موت قریب ہوئی امید (پوری) نہیں ہوئی (۲۱) دوست کی نگہبانی کر اگرچہ آگ میں ہو (۲۲) اپنے بھید کی نگہبانی تجھ کو زیادہ ضروری ہے غیر کی حفاظت کرنے سے (۲۳) کاموں میں بہتر ان کی درمیانی حالت ہے (۲۴) زمانے کی (یعنی ان کے حوادث کی) دوا صبر ہے (۲۵) سرِ حکمت کا اللہ کا خوف ہے (۲۶) اکثر جنگ ایک لفظ سے بھڑکائی گئی ہے (۲۷) اکثر تنگی فراخی تک پہنچتی ہے اور رنج راحت تک (۲۸) بہت خوشی ایسی ہیں کہ رنج و غم کی طرف لوٹتی ہیں۔

(۲۹) بہت کلمے ایسے ہیں کہ نعمت کو مٹا دیتے ہیں (۳۰) اکثر سکوت جواب ہوتا ہے (۳۱) ظالم بادشاہ دوامی فتنہ سے اچھا ہے (۳۲) بد خلقی دشمنی پیدا کرتی ہے (۳۳) بُرائی تھوڑی بھی بہت ہے (۳۴) بُرا آدمی وہ ہے جو نہ پروا کرے کہ لوگ اُس کو بُرا دیکھتے ہیں (۳۵) کاموں کی شہادتیں آدمیوں کی شہادتوں سے بہتر ہے (۳۶) آدمی کا اپنے نفس کو پہچاننا بہت زیادہ دشوار ہے (۳۷) تجربہ کا پڑھنا عقل کی زیادتی ہے (۳۸) ظاہر خفگی چھپے ہوئے کینہ سے بہتر ہے (۳۹) پاؤں پھسلنا زبان کے پھسلنے سے زیادہ بچانے والا ہے (۴۰) جانچ کے وقت آدمی تعظیم کیا جاتا ہے یا ذلیل کیا جاتا ہے (۴۱) غائب کی دلیل اس کے ساتھ ہے (۴۲) جلدی میں پشیمانی ہے (۴۳) تاخیر میں سلامتی ہے (۴۴) اپنا کھانا کم کر تیرا سونا اچھا ہوگا (۴۵) بیشک کھو گیا وہ جس کی رہبری اندھوں نے کی (۴۶) بہت ہنسنا خوف کو دور کر دیتا ہے (۴۷) ہر منع کی ہوئی چیز مرغوب ہے (۴۸) کوئی پیغام پہنچانے والا درم کے مثل نہیں ہے (۴۹) بیوقوف کا دل اس کے منہ میں اور عقلمند کی زبان اس کے دل میں (۵۰) نہ منع کر تو کسی کو کسی عادت سے اور پھر تو اس کا مثل لائے یعنی ویسا کرے (۵۱) تو ایسا نرم نہ ہو کہ نچوڑا جائے اور نہ ایسا خشک ہو کہ توڑا جائے (۵۲) بزرگوں کی عادت انعام میں دیر کرنا نہیں ہے (۵۳) شریفوں کی عادت بدلا لینے میں جلدی کرنا نہیں ہے (۵۴) مرد اپنے دو چھوٹے ٹکڑے دل کی وجہ سے ہے دل اور زبان (۵۵) مالدار بخیلوں کی مثال مثل خچر دل اور گدھوں کے ہے کہ سونا چاندی لادتے ہیں اور گھاس اور بھوسہ کھاتے ہیں (۵۶) جس نے تیرے ساتھ اپنی با خلوص محبت ظاہر کی اس نے تجھ کو اپنے دل کا مالک کیا (۵۷) جس نے کسی چیز کو طلب کیا اور اس میں کوشش کی تو اس نے اس کو پا لیا (۵۸) جس نے کسی برائی کو اچھا جانا تو بیشک اس نے اس کو کیا (۵۹) جس نے اپنے بھید کو چھپایا اپنے مقصد تک پہنچا (۶۰) جس نے اپنی رائے پر غرور کیا گمراہ ہوا۔

(۶۱) جس نے آہستگی اختیار کی پہنچا اس چیز تک جس کی آرزو کی (۶۲) جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اُس کا بہت ذکر کرتا ہے (۶۳) جس کی بات نرم ہوئی اُس کی محبت ضروری ہوئی (۶۴) جس شخص کا باطن سلامت رہا (یعنی برائیوں سے محفوظ رہا) اس کا ظاہر اچھا ہو گیا۔ (۶۵) جو شخص خوفناک کاموں کا ارتکاب نکرے (پر سوار نہ ہوگا) مرغوبات کو نہ پائے گا۔ (۶۶) اطمینان کی حالت میں تو بہت آرام دہ کشادہ بستر پہ تو ہوگا (۶۷) زمانہ اچھا ادب دینے والا ہے (۶۸) بے موقع احسان کرنا ظلم ہے (۶۹) شریف سخی کا وعدہ قرض ہے (۷۰) ایک مصیبت دو مصیبتوں سے اچھی ہے (۷۱) چغلخور ایک ساعت میں ایک مہینہ کا فتنہ برپا کرتا ہے (۷۲) عالم کا ایک دن جاہل کی ساری زندگی سے اچھا ہے۔

الحکایات من نفحۃ الیمن

کہانیاں کتاب نفحۃ الیمن سے

اِستاذَنَ ۔ اجازت چاہی	ترٰی ۔ تو مناسب جانتا ہے جائز رکھتا ہے
جعل یلعق لعقۃ لبعد لعقۃ ۔ وہ بار بار چاٹنے لگا	لعقہ ۔ چاٹنا

ترجمہ ا ۔ کہا گیا ہے کہ بخیل سے ایک مہمان نے آنے کی اجازت چاہی بخیل کے سامنے روٹی اور شہد کا پیالہ تھا۔ بخیل نے روٹی اٹھائی اور شہد کے ہٹانے کا ارادہ کیا لیکن بخیل نے یہ گمان کیا کہ اُس کا مہمان شہد بغیر روٹی نہ کھائے گا۔ بخیل نے اس سے کہا کیا تو مناسب سمجھتا ہے کہ شہد بغیر روٹی کے کھائے۔ اُس نے کہا ہاں اور بار بار چاٹنے لگا۔ تو اس سے بخیل نے کہا خدا کی قسم اے بھائی یہ دل کو جلاتا ہے۔ تو مہمان نے کہا تو نے سچ کہا لیکن تیرے دل کو

کان ینسج ۔ لکھتا تھا	دَرِہَمٌ ۔ مقدار ٹکڑا
فارۃ ۔ چوہا	جعلت تتمرو ۔ دوڑنے لگا
ینتقا تمزان ۔ دونوں کودنے لگے	دنتا ۔ دونوں قریب ہوئے
فاکبتہا ۔ میں نے اس کو الٹ دیا	طاستہ ۔ طشت
سریعا ۔ جلد	بشمہا ۔ سونگھا
جاہیدہ ۔ جوتے کا ٹکڑا یعنی تھیلی	فی فمہا ۔ اس کے منہ میں

ترجمہ ۳۔ ابوبکر بن خاضبہ نے خبر بیان کی کہ وہ ایک رات کچھ رات گئے بیٹھے ہوئے کچھ حدیث لکھ رہے تھے اور کہا کہ حالت یہ تھی کہ میں تنگدست تھا کہ ایک بڑا چوہا نکلا اور گھر میں دوڑنے لگا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا نکلا اور دونوں میرے سامنے کھیلنے اور کودنے لگے یہاں تک کہ چراغ کی روشنی کے قریب ہو گئے اور دونوں میں سے ایک آگے بڑھا۔ میرے سامنے ایک طشت تھا میں نے طشت کو چوہے پر اوندھا دیا۔ تو اس کے ساتھی نے آکر طشت کو سونگھا اور اس کے گرد گھومنے لگا اور اپنے کو اس پر پٹکنے لگا اور میں خاموش دیکھتا اور لکھنے میں مشغول تھا تو چوہا اپنے بل میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد نکلا اس کے منہ میں کھرا دینار تھا اس نے دینار میرے سامنے رکھ دیا۔ میں نے اس کو دیکھا اور خاموش لکھنے میں مشغول رہا۔ چوہا تھوڑی دیر میرے سامنے بیٹھا رہا پھر لوٹ گیا اور دوسرا دینار لایا پھر تھوڑی دیر بیٹھا۔ یہاں تک کہ وہ چار یا پانچ دینار مجھے شک ہے لایا اور بہت دیر تک ہر مرتبہ سے زیادہ بیٹھا رہا پھر اپنی بل میں گیا اور باہر آیا اس کے منہ میں ایک تھیلی چمڑے کی تھی جس میں دینار تھے اس کو دیناروں پر رکھ دیا۔ تو میں نے جانا کہ اس کے پاس کچھ باقی نہیں ہے تو میں نے طشت اٹھا دیا دونوں کودتے اپنے بل میں چلے گئے۔ میں نے دیناروں کو لے لیا اور ضروری کاموں میں خرچ کیا۔ ہر دینا سوا دینار کے برابر تھا۔

۴۔ حکایت

ادلی رجلیہ۔ اپنے پاؤں لٹکائے	محفور۔ کھدا ہوا
لایوذونی۔ تکلیف نہیں دیتے	جیران۔ پردسی
لایغتابونی۔ میری غیبت نہیں کرتے	فقد غلا۔ مہنگا ہوا
لاابالی۔ میں پرواہ نہیں کرتا	

ترجمہ۔ سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں گورستان میں گیا تو میں نے بہلول مجنون رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ اپنے دونوں پاؤں کھدی ہوئی قبر میں لٹکائے مٹی سے کھیل رہے ہیں تو میں نے کہا تم یہاں کیا کرتے ہو کہا میں ایسے لوگوں کے پاس ہوں جو اپنے پردسی کو تکلیف نہیں دیتے اور اگر میں ان سے دور ہو جاتا ہوں تو وہ میری غیبت نہیں کرتے تو میں نے کہا کیا تم بھوکے ہو کہا خدا کی قسم نہیں میں نے کہا روٹی گراں ہو گئی

بے کہا میں پروا نہیں کرتا ہم پر فرض ہے کہ اس کی عبادت کریں جیسا کہ اُس نے ہم کو حکم دیا ہے اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ ہم کو روزی دے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا ہے۔

۴۔ حکایت

وضع ۔ رکھنا	موائد جمع مائدہ ۔ خوان	وجوہ ۔ سرداران
فواکہ ۔ میوے	مشموم ۔ سونگھنے کی چیز	ایوان ۔ محل
اناء ۔ برتن جمع اوان	لا ینم ۔ چغلی نہ کھائیگا	نیروز ۔ نوروز
یفتش ۔ تلاشی لیجاے	صاغ ۔ ڈھالا ۔ بنایا	کسوۃ ۔ لباس ۔ سامان
منطقہ ۔ کمربند	حلیہ ۔ زیور	

ترجمہ ۔ کہا گیا ہے نوشیرواں نے نوروز کے دن لوگوں کے واسطے خوان رکھے (دعوت کی) اور اسکے سلطنت کے سردار محل میں آئے ۔ جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تو خادم شراب لائے اور میوے اور سونگھنے کی چیزیں سونے چاندی کے برتنوں میں پیش کی گئیں جب مجلس برخاست ہوئی ایک آنے والے نے سونے کا پیالہ جس کا وزن ہزار مثقال تھا لے لیا اور اپنے کپڑوں میں اس کو چھپا لیا اور نوشیرواں نے اس کو دیکھا جب ساقی نے جام نہ پایا تو بلند آواز سے کہا کوئی ہرگز باہر نہ نکلے یہاں تک کہ تلاشی لیجائے نوشیرواں نے کہا کیوں ۔ تو ساقی نے اُسے معاملہ کی اطلاع دی تو نوشیرواں نے کہا پیالہ اس نے لیا ہے ۔ جو نہ اس نے کرے گا اور اس کو جس نے دیکھا ہے جو چغلی نہ کھائیگا اسواسطے کسی کی تلاشی نہ لی جائے ۔ وہ شخص پیالہ لے گیا اور اس کو توڑ کر کمربند اور تلوار کا زیور اور عمدہ نیا لباس بنایا پھر جب ویسا ہی بادشاہ کی مجلس کا دن تھا وہ شخص زیور (آراستگی) کے ساتھ آیا نوشیرواں نے اس کو بلا کر کہا ۔ یہ اسی سے ہے ۔ اس نے زمین چوم کر کہا ہاں اللہ تعالیٰ آپکو بہت اچھا کرے۔

۵۔ حکایت

مدین ۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے گاؤں کا نام ہے	حمی ۔ بخار

ترجمہ ۔ جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام فرعون سے بھاگے ان کو بخار آ گیا اور اُس کے بعد بھوک معلوم ہوئی تو اپنے پروردگار جل شانہ (بزرگ ہو شان اسکی) سے شکایت کی اور اے پروردگار میں مسافر ہوں میں بیمار ہوں میں فقیر ہوں تو اُن کے پاس اللہ تعالیٰ نے وحی

بھیجی کیا تو نہیں جانتا کہ غریب کون ہے اور بیمار کون ہے اور فقیر کون ہے عرض کیا نہیں جانتا فرمایا غریب وہ ہے جس کا میرا ایسا حبیب نہ ہو اور بیمار وہ ہے جسکا میرا ایسا طبیب نہ ہو اور فقیر وہ ہے جس کا میرا ایسا کارپرداز نہ ہو۔

۱۷۔ حکایت

اودع۔ امانت رکھا
دروع۔ زرہیں
فعاوده۔ پھر دوبارہ اس کو مانگا
لااغدر۔ میں بدعہدی نکروں گا
ولا اخون۔ اور میں خیانت نکرونگا
قصد۔ حملہ کیا
عسکر۔ فوج
حصن۔ قلعہ
صاح۔ بآواز بلند کہا
اشرف۔ اس نے اوپر سے نیچے دیکھا
اسرت۔ میں نے قید کیا
لااخفر۔ میں نہ توڑوں گا
خائبا۔ نامراد
احتسب۔ ثواب کی امید رکھی
موسم۔ وقت موقع حاجیوں کے جمع ہونیکا زمانہ

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ امرا القیس (مشہور شاعر) نے اپنے موت سے پہلے سموأل بن عادیا (مشہور وفادار امانت دار) کے پاس زرہیں اور ہتیار امانت رکھے تو کندہ کے بادشاہ نے آدمی بھیجکر امانت رکھی ہوئی زرہیں اور ہتیار طلب کئے۔ سموأل نے کہا کہ میں اسے سوا اس کے مستحق کے نہ دوں گا اور اس کو کچھ دینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ طلب کیا پھر اس نے انکار کیا اور کہا میں اپنی ذمہ داری میں بدعہدی نہ کروں گا اور اپنی امانت میں خیانت نہ کروں گا اور اپنے اوپر لازم وفا کو ترک نہ کروں گا۔ تو اس بادشاہ نے اپنی فوج سے اس پر حملہ کر دیا۔ سموأل کا بیٹا قلعہ کے باہر تھا۔ بادشاہ اس پر قابو پا گیا اور گرفتار کر لیا پھر قلعہ کے گرد گھوم کر بآواز بلند سموأل کو پکارنے لگا جب سموأل نے قلعہ کے اوپر سے جھانکا تو اس نے کہا کہ تیرے بیٹے کو میں نے قید کیا ہے اور یہ وہ میرے پاس ہے اگر تو امرا القیس کی زرہیں اور ہتیار جو تیرے پاس ہیں میرے سپرد کر دے تو میں تیرے پاس سے کوچ کر جاؤں گا اور تیرے بیٹے کو تیرے حوالہ کر دوں گا اگر تو اس سے رکا تو میں تیرے بیٹے کو ذبح کر ڈالونگا اور تو دیکھتا رہے گا ان دونوں میں سے تو جس کو چاہو اختیار کر۔ تو سموأل نے اس سے کہا میں اپنی وفاداری نہ توڑونگا اور اپنی وفا کو باطل نہ کروں گا جو تو چاہے کر تو بادشاہ نے

اس کے بیٹے کو ذبح کردیا اور وہ دیکھتا رہا۔ پھر جب بادشاہ قلعہ سے عاجز ہوگیا نامراد کوچ کر گیا۔ سموأل نے اپنے بیٹے کے ذبح اور اپنی وفا کی محافظت پر صبر کرنے سے ثواب کی امید رکھی۔

جب حاجیوں کے جمع ہونے کا زمانہ آیا اور امرأ القیس کے وارث آئے تو سموأل نے زرہیں اور ہتھیاران کے حوالہ کردئے اور اپنی ذمہ داری کی حفاظت اور وفا کی رعایت کو اپنے بیٹے کی زندگی سے زیادہ محبوب خیال کیا۔ اس لئے سموأل کے نام پر وفاداری کی مثلیں کہی جانے لگیں جب لوگ وفاداری کی تعریف کرتے ہیں تو سموأل کا نام پہلے لیتے ہیں۔

۷۔ حکایت

بادیہ۔ جنگل۔ صحرا
جرو۔ پلّا
فجعت۔ تونے رنجیدہ کیا
غذیت۔ تو غذا دیا گیا
غدرت۔ تونے بیوفائی کی
معروف۔ احسان
ام عامر۔ کفتار۔ بجّو
کلف۔ جھائیں
فنس۔ ناک کا بے ڈول ہونا

ذئب۔ بھیڑیا
شویھتی۔ پیاری بکری
ربیب۔ پروردہ۔ پالا ہوا
دَر۔ دودھ
من انباک کس نے تجھ کو خبر دی
مجیر۔ پناہ دینے والا
فتاملھا۔ غور سے دیکھا اس کو
ذرنی۔ مجھ کو چھوڑ۔ مجھے موقع دے

ترجمہ۔ اصمعی سے روایت ہے۔ کہا کہ میں جنگل میں گیا ایک بوڑھی عورت سامنے پڑی اسکے آگے قتل کی ہوئی بکری اور ایک طرف بھیڑئے کا بچہ تھا۔ عورت نے کہا کیا تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ عورت نے کہا یہ بھیڑئے کا بچہ ہے ہم اس کو چھوٹا سا پکڑ کر گھر لائے اور اس کی ہم نے پرورش کی پھر جب بڑا ہوا میری بکری کے ساتھ وہ کیا جو تو دیکھتا ہے اور یہ شعر پڑھے۔ میری پیاری بکری تو نے قتل کی اور میرے قوم کو تو نے رنجیدہ کیا حالانکہ تو ہماری بکری کا پروردہ بچہ ہے۔ تو اس کے دودھ سے غذا دیا گیا اور اس سے تو نے بیوفائی کی کس نے تجھ کو خبردار کیا کہ تیرا باپ بھیڑیا ہے۔ جب طبیعت بری ہوتی ہے تو نہ ادب فائدہ دیتا ہے نہ ادب سکھانے والا۔ اور اس کے قریب یہ قول ہے۔

جو نااہل کے ساتھ احسان کرتا ہے تو پاتا وہ جو پایا بجو کے پناہ دینے والے نے اور اور انھیں سے روایت ہے۔ کہا میں کہ رشید کے پاس تھا کہ ایک شخص ہمارے پاس ایک لونڈی بیچنے کے واسطے لیکر آیا تو رشید نے اس کو غور سے دیکھا اور کہا کہ اپنی لونڈی کا ہاتھ پکڑ (یعنی واپس لے جا) اگر چھائیں اس کے منہ میں نہ ہوتی تو میں اس کو خرید لیتا۔ جب وہ پردہ کے پاس پہنچا تو لونڈی نے کہا کہ مجھ کو موقع دیجئے کہ آپ کو دو شعر سناؤں جو میں نے ابھی کہے ہیں۔ رشید نے اس کو واپس بلایا۔ اس نے پڑھا۔ ہرگز نہیں سلامت ہے ہرن اپنے حسن میں۔ نہ چودھویں رات کا چاند جو سراہا جاتا ہے۔ ہرن میں ظاہری نکچیاپن ہے۔ اور چاند میں چھائیں ظاہر ہے تو رشید نے اس کی بلاغت پر تعجب کیا اور خرید لیا۔ اور اس کا مرتبہ اپنے سے قریب کیا اور وہ لونڈی اس کو بہت عزیز تھی۔

۸۔ حکایت

کَانَ لَا یَحْتَسِبُ۔ گمان نہیں کرتا	رغیف۔ روٹی
یَسُدُّ۔ روکتا تھا	یَشُدُّ۔ مضبوط کرتا تھا
صلب۔ پیٹھ کی ہڈی	فَطَوِی۔ تو بھوکا رہا
یلتمس۔ جستجو کرتا	اتبع۔ وہ پیچھا کیا۔ پیچھے چلا
جعل ینبح۔ بھونکنے لگا	کَادَ اَن یَعْقِرہ۔ قریب تھا کہ اسے کاٹے
اقتفی اثر العابد۔ عابد کے پیچھے چلا	اخذ فی النباح۔ بھونکنے لگا
اطوی۔ بھوکا رہتا ہوں	ولم تحدثنی۔ نہیں کہتا مجھ سے
لم یعد۔ نہیں لوٹا	

ترجمہ۔ ایک عابد کسی پہاڑ پر رہتا تھا اور روزانہ اس کے پاس اس کی روزی ایک روٹی اس حیثیت سے آتی تھی کہ وہ گمان نہیں کرتا تھا جس سے وہ اپنی بھوک روکتا تھا اور اپنی پیٹھ مضبوط کرتا تھا۔ ایک دن اس کے پاس وہ روٹی نہیں آئی تو اس رات کو وہ بھوکا رہا جب اس نے صبح کی تو اس کی بھوک زیادہ ہوئی۔ پہاڑ کے نیچے ایک گاؤں تھا اس کے رہنے والے عیسائی تھے عابد پہاڑ سے نیچے اترا گاؤں میں خوراک کی جستجو کرنے لگا ایک دروازہ پر کھڑا ہو کر گھر والوں سے کھانا مانگا گھر کے مالک نے اس کو تین روٹیاں دیں اس نے اس کو لیا اور پہاڑ کے طرف متوجہ ہوا گھر والے کا ایک کتا تھا وہ عابد کے پیچھے چلا

اور بھونکنے لگا عابد نے ایک روٹی اس کے سامنے ڈالدی اور آگے بڑھا کتے نے روٹی کھا کر پھر عابد کا پیچھا کیا اور بھونکنے لگا یہاں تک کہ قریب تھا کہ اس کو زخمی کرے تو عابد نے دوسری روٹی اس کتی طرف پھینک دی کتا اس سے مشغول ہوا عابد آگے بڑھا یہاں تک کہ آدھے پہاڑ تک پہنچا کتے نے دوسری روٹی کھا کر اس کا پیچھا کیا عابد نے تیسری روٹی ڈالدی کتے نے اسے کھا لیا پھر عابد کا پیچھا کیا اور بھونکنے لگا تو عابد نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے بے حیا میں نے تیرے گھر کے مالک سے تین روٹیاں لیں اور وہ تجھ کو کھلا دیں اب تو مجھ سے کیا چاہتا ہے اللہ نے کتے کو گویا (بولنے والا) کر دیا تو اس نے کہا کہ اے بے حیا کیا تو نہیں جانتا کہ میں اس عیسائی کے دروازہ پر کتنے برس سے رہتا ہوں اور اکثر دو دن اور تین دن بغیر کسی چیز کے بھوکا رہتا ہوں میرا نفس مجھ کو اس کے دروازہ سے کسی دوسرے کے دروازہ پر جانے کو نہیں کہتا۔ تیری خوراک ایکدن رکی تو تو نے صبر نہیں کیا اور اس کے دروازہ سے ایک عیسائی کے دروازہ کی طرف متوجہ ہو کر اس سے کھانا مانگا۔ اب مجھ سے بتا ہم دونوں میں کون زیادہ بے حیا ہے۔ عابد اپنے فعل پر شرمندہ اور نادم ہوا اور اس کی طرف نہیں لوٹا۔

۱۹۔ حکایت

جوف۔ درمیان	عطشان۔ پیاسا
وصیف۔ غلام۔ خدمتگار	نیام۔ سونے والا خفیہ
لبیک۔ بار بار حاضر ہوں	ذم۔ مذمت۔ ملامت

اَلَا اُحَدِّثُکَ۔ کیا نہ حدیث بیان کروں میں

ترجمہ۔ قاضی یحیی بن اکثم سے روایت ہے۔ کہا کہ ایک رات بسر کی میں نے مامون کے پاس۔ میں آدھی رات کو پیاسا ہوا تو پانی پینے کے واسطے اٹھا مامون نے مجھ کو دیکھا اور کہا کہ تجھے کیا ضرورت ہے اے یحیی۔ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین خدا کی قسم میں پیاسا ہوں مامون نے کہا اپنی جگہ لوٹ جا اور وہ خود خدا کی قسم پانی رکھنے کی جگہ کی طرف اٹھا پھر میرے پاس پانی کا کوزہ لایا اور میرے سرہانے کھڑے ہو کر کہا اے یحیی پانی پی میں نے کہا اے امیر المومنین کیا کوئی غلام لونڈی نہیں کہا وہ سب سوتے ہیں میں نے کہا میں تو اپنے پانی پینے کے واسطے اٹھا تھا اس نے کہا جو شخص اپنے مہمان سے خدمت لیتا ہے قابل مذمت ہے۔ پھر اس نے کہا اے یحیی میں نے کہا میں بار بار حاضر ہوں اے امیر المومنین اس نے کہا کیا نہ

بیان کروں میں تجھ سے حدیث میں نے کہا بیان کیجئے اے امیر المومنین اس نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی رشید نے رشید نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی مہدی نے مہدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی منصور نے منصور نے اپنے باپ سے اس نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کا سرداران کا خادم ہے۔

۱۰۔ حکایت

قیصر۔ روم کے بادشاہ کا لقب
کرسی۔ تخت سلطنت
اعوجاج۔ کجی۔ ٹیڑھاپن
ترجمان۔ ترجمہ کرنے والا
اکراہ۔ کسی پر زبردستی کرنا
محبور۔ مسرور۔ خوش

کسریٰ۔ معرب خسرو۔ فارس کے بادشاہ کا لقب
مُتَبَرِّ۔ غور سے دیکھا
ترجمہ۔ ایک بات کو دوسری زبان میں بیان کرنا
عجوزہ۔ بوڑھی عورت
استقامت۔ سیدھا ہونا

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ قیصر ملک شام کے بادشاہ نے فارس کے بادشاہ کسرے نوشیرواں ایوان کے مالک کے پاس ایلچی بھیجا جب ایلچی نے ایوان کی اور کسرے کے تخت سلطنت پر بیٹھنے کی عظمت دیکھی اور بادشاہوں کو اس کی خدمت میں دیکھا تو محل کو غور سے دیکھنے لگا محل کے ایک طرف کجی دیکھی۔ ترجمان سے اس کا سبب دریافت کیا تو اُس سے کہا گیا کہ یہ ایک بوڑھی عورت کا گھر ہے عمارت بننے کے وقت اس نے اپنا گھر بیچنا برا جانا تو بادشاہ نے بیچنے کے واسطے زبردستی کرنا پسند نہیں کیا اس وجہ سے اس کا گھر محل کے ایک طرف باقی رہ گیا۔ یہ دو سے جو لوگ نے دیکھا اور اس کے بارے میں سوال کیا۔ رومی نے کہا اپنے دین کی قسم یہ کجی یقیناً سیدھا ہونے سے بہت اچھی ہے اور اپنے دین کی قسم یہ جو بادشاہ وقت نے کیا ہے گزرے زمانے کے کسی بادشاہ کے لئے نہیں لکھا گیا۔ نوشیرواں نے اس کی بات کو پسند کیا اور اس کو انعام دیا وہ خوش خوش لوٹ گیا۔

۱۱۔ حکایت

صین۔ چین
استدعیہ۔ بلایا
حنطہ۔ گیہوں

بلغہ۔ اُس کو اطلاع ملی
سنبلہ۔ خوشہ۔ بالی
عصفورہ۔ گوریا (چڑیا)

اتقن ۔ عمدہ	خضراء ۔ سبز
بادر ۔ پیش دستی کی	ادرار ۔ بہانا (دسا)
مُسِنّ ۔ زیادہ سن والا	اما لہا ۔ کیا اس کو
والا حل بک ۔ نہیں تو تجھ پر نازل ہوگی	ندم ۔ ندامت
تنکیل ۔ عذاب	سداد ۔ راستی
امتزج ۔ ملایا	اذا احط ۔ جب گری (انٹھی)

ترجمہ ۔ کہا گیا ہے کہ بادشاہ چین کو نقش و تصویر کشی میں ایک ماہر مصور کی روم کے ملک میں ہونے کی اطلاع ہوئی تو اس کے پاس آدمی بھیج کر بلایا اور کسی ایسی شے کا جس کو وہ نقش و تصویر میں سے بنا سکے بنانے کا حکم دیا تاکہ محل کے دروازہ پر عادت کے مطابق لٹکائے تو اس نے گیہوں کی سبز کھڑی بال کی ایک کاغذ کے پرزہ پر ایسی تصویر کھینچی جس پہ گور یا ہے اور اس کی صورت شکل ایسی اچھی بنائی کہ نہ انکار کرے کوئی کسی چیز کا اس میں سوا بولنے اور ہلنے کے ۔ بادشاہ نے اس کو پسند کیا اور لٹکانے کا حکم دیا اور مصور کو لٹکانے کی مدت تک خوراک وغیرہ دینے میں پیش دستی کی ۔ ایک سال سے کچھ کم وقت گزر گیا اور کوئی شخص عیب و خلل ظاہر کرنے پر قادر نہیں ہوا پھر ایک بڈھا سن رسیدہ آیا اور اس نے تصویر دیکھی اور کہا کہ اس میں عیب ہے تو وہ اور مصور اور تصویر بادشاہ کے سامنے پیش کئے گئے بادشاہ نے کہا اس میں کیا عیب ہے ۔ ظاہر تو جہ و دلیل کے ساتھ جو کچھ اس میں ہے نکال ۔ ورنہ تجھ پر ندامت و عذاب نازل ہوگا ۔ بوڑھے نے کہا اللہ بادشاہ کو سعادت مند کرے اور اس کو راستی کا انعام دے یہ کس چیز کی تصویر ہے بادشاہ نے کہا گیہوں کی بال کی ہے اور اس پر گوریا ۔ بوڑھے نے کہا اللہ بادشاہ کو اچھا رکھے گوریئے میں کوئی عیب نہیں ہے ۔ عیب بال کی ہیئت میں ہے بادشاہ نے کہا کیا عیب ہے اور بوڑھے پر غصہ ہوا بوڑھے نے کہا عیب بال کے سیدھے ہونے میں ہے اس واسطے کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جب گوریا بال پر بیٹھتی ہے بال کو جھکا دیتی ہے اپنے بوجھ کی وجہ اور بال کی شاخ کی کمزوری کے سبب سے ۔ اگر بال جھکی ہوئی ہوتی تو یقیناً یہ نہایت اچھی وضع اور حکمت میں ہوتی ۔ بادشاہ نے اس بات سے اتفاق کیا اور تسلیم کر لیا ۔

۱۲ حکایت

منزہ ۔ دور جانا صرف باغ کی طرف جانے کے واسطے اس کا استعمال غلط ہے
یستحلون ۔ حلال جانتے ہیں
استعمال ۔ عامل مقرر کرنا
عجل ۔ نام قبیلہ

ترجمہ ۔ کہا گیا ہے کہ ایک دن حجاج سیر کو نکلا جب فارغ ہوا اس کے ساتھی لوٹ گئے اور اکیلا رہ گیا اس کو قبیلہ عجل کا ایک بوڑھا ملا حجاج نے اس سے کہا اے بوڑھے تو کہاں کا رہنے والا ہے اس نے کہا ن کہ اس گاؤں کا حجاج نے کہا تم لوگ اپنے عاملوں کو کیسا خیال کرتے ہو اس نے کہا کہ بُرے عامل ہیں لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا مال حلال جانتے ہیں حجاج نے کہا حجاج کے بارہ میں تیرا قول کیسا ہے بوڑھے نے کہا اس سے بُرا کوئی شخص عراق کا عامل مقرر نہیں ہوا اللہ اس کو برا کرے اور جس نے اس کو عامل بنایا ہے اس کو بُرا کرے حجاج نے کہا کیا تو پہچانتا ہے کہ میں کون ہوں بوڑھے نے کہا نہیں اس نے کہا کہ حجاج ہوں بوڑھے نے کہا تو جانتا ہے کہ کون ہوں حجاج نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں بنی عجل کا پاگل ہوں روزانہ دو مرتبہ زمین پر پٹکا جاتا ہوں تو حجاج ہنسا اور اس کو بہت بڑے انعام کا حکم دیا۔

۱۳ حکایت

دہر ۔ زمانہ
عدیم ۔ مفلس محتاج
مثمرہ ۔ فائدہ بخش
حاجب ۔ دربان
شماتت ۔ دشمن کا خوش ہونا
مریحہ ۔ آرام دہ

ترجمہ ۔ کہا گیا ہے ایک حکیم کسریٰ کے دروازہ پر عرصہ تک ایک ضرورت کی وجہ سے ٹھہرا رہا اور کسریٰ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تو حکیم نے چار سطر ایک رقعہ میں لکھ کر دربان کو حوالہ کیا پہلی سطر تھی ۔ ضرورت اور امید مجھ کو تیرے پاس لائیں ۔ دوسری سطر تھی مفلس کو مانگنے سے صبر نہیں ہوتا تیسری سطر تھی ۔ بغیر فائدہ کے لوٹنا دشمنوں کی خوشی ہے ۔ چوتھی سطر تھی ۔ یا فائدہ بخش ہاں یا آرام دینے والی نہیں ۔ جب کسریٰ نے اس کو پڑھا ہر سطر پہ ہزار دینار اس کو دیا ۔

---

۱۴ حکایت

فزجرہ ۔ اس کو روکدیا ۔ ڈانٹ دیا	ا ۔ کیا
صبی ۔ بچہ ۔ لڑکا	احطت ۔ میں نے اطلاع پائی

فہم ۔ سمجھایا (حضرت سلیمان نے بچپن کے زمانہ میں حضرت داؤد کے فیصلہ میں ترمیم کی تھی ایک قوم کی بھیڑ بکریوں نے دوسری قوم کے کھیت چرلئے تھے حضرت داؤد نے فیصلہ کیا بکریاں کھیت کے مالکوں کو دیدی جائیں حضرت سلیمان نے یہ ترمیم کی بکریوں کے مالک کھیت سینچیں اور کھیت اپنی حالت اصلی تک پہنچنے کے زمانے تک کے واسطے بکریاں کھیت کے مالکوں کے سپرد کردی جائیں اور وہ اُن سے فائدہ حاصل کریں جب کھیت درست ہو جائے تو بکریاں مالک کو واپس کردی جائیں)

ترجمہ ۔ کہا گیا ہے کہ حسن بن فضل کسی خلیفہ کے پاس آیا خلیفہ کے نزدیک بہت علما تھے حسن نے بولنا چاہا خلیفہ نے روکدیا اور کہا کیا بچہ اس مقام میں بول سکتا ہے حسن نے کہا اے امیر المومنین اگرچہ میں بچہ ہوں حضرت سلیمان کے ہدہد سے چھوٹا نہیں ہوں اور آپ حضرت سلیمان علیہ السلام سے بڑے نہیں ہیں ۔ جب کہ ہدہد نے کہا میں نے اطلاع پائی ہے اس چیز کی جس کی آپ نے اطلاع نہیں پائی ۔ پھر حسن نے کہا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو فیصلہ سکھایا اگر کام بڑے سے ہوتا تو حضرت داؤد زیادہ مناسب تھے

۱۵ حکایت

ضیافتی ۔ میری دعوت	انا وحدی ۔ میں اکیلا
ھناک ۔ وہاں	صعد ۔ اوپر ہوا
جو ۔ آسمان وزمین کا درمیان	صاد ۔ شکار کیا
جرادہ ۔ ٹڈی	مرقہ ۔ شوربا

ترجمہ ۔ کہا ہے کہ ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے مہمان ہوں حضرت سلیمان نے فرمایا کیا میں اکیلا اس نے کہا نہیں آپ اور لشکر فلانے جزیرہ میں فلانے دن تو حضرت سلیمان معہ اپنی فوج کے وہاں گئے ہدہد ہوا میں بلند ہوا اور ٹڈی شکار کی اور توڑ کر اس کو سمندر میں پھینکا اور کہا اے اللہ کے نبی آپ لوگ کھائیں جس سے گوشت چھوٹ جائے گا اس سے شوربا چھوٹے گا تو حضرت سلیمان اور فوج والے ہنسے

ایک شاعر نے اسی سے یہ شعر اخذ کیا ہے۔ قناعت کرا سلئے کہ مثل ہے۔ اگر تجھ سے گوشت چھوٹ گیا تو شوربا نہ چھوٹے گا۔

۱۶۔ حکایت

اَکَّالِین جمع اکال۔ زیادہ کھانے والا
راہب۔ پادری
رے۔ نام شہر
صومعہ۔ عبادت خانہ
عدس۔ مسور
حاذق۔ ماہر۔ ہوشیار

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ زیادہ کھانے والا ایک مرد کسی پادری کے عبادت خانہ میں آیا پادری نے چار روٹیاں اس کے سامنے رکھیں اور اس کے واسطے مسور لینے کو گیا جب پادری مسور لیکر آیا اور اس مرد کو اس حال میں پایا کہ روٹی کھا گیا ہے۔ پھر پادری گیا اور اس کے پاس روٹی لیکر آیا۔ تو اس کو اس حال میں پایا کہ مسور کھا گیا ہے پادری نے ایسا ہی دس مرتبہ کیا پھر اس سے پادری نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے مرد نے کہا رے کی طرف۔ راہب نے کہا کیوں تو نے ارادہ کیا۔ کہا مجھ کو خبر ملی ہے کہ وہاں ایک تجربہ کا حکیم ہے میں اس حکیم سے وہ چیز دریافت کروں گا جو میرے معدے کی اصلاح کر دے اس لئے کہ مجھ کو بھوک کم معلوم ہوتی ہے (میں کم خوراک ہوں) پادری نے کہا مجھے تجھ سے ایک ضرورت ہے۔ مرد نے کہا وہ کیا ہے راہب نے کہا جب تو جائے اور تیرا معدہ اچھا ہو جائے تو ہمارے پاس دوبارہ لوٹ کر نہ آنا

۱۷۔ حکایت

صید۔ شکار
الحاق۔ ملنا۔ ملانا
لیبول۔ تاکہ پیشاب کرے
ملبساً ذھبا۔ سونے سے مڑھی ہوئی
طرق۔ پیچھے گیا
انفرد۔ اکیلا ہوا
راعی۔ چرواہا
عنان۔ لگام
طرف۔ آنکھ
سافی الریح۔ خاک اڑانے والی ہوا

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ بہرام بادشاہ ایک دن شکار کے لئے نکلا تو اکیلا ہو گیا اور ایک شکار دیکھا اس کے پاس پہنچ جانے کی لالچ سے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے دور ہو گیا ایک پیڑ کے نیچے ایک چرواہے کو دیکھ کر اپنے گھوڑے سے پیشاب کرنے کے لئے اترا اور چرواہے سے کہا میرے گھوڑے کی حفاظت کر میں پیشاب کر لوں۔ چرواہے نے لگام کی

طرف قصد کیا (ہاتھ بڑھایا) لگام بہت زیادہ سونے سے آراستہ تھی۔ بہرام کو غافل جانا
اور چھری لیکر لگام کا کنارہ کاٹا بہرام نے آنکھ اٹھائی تو حیا کی اور زمین کی طرف آنکھ جھکالی
اور دیر تک بیٹھا۔ یہاں تک کہ اس مرد نے اپنا کام پورا کر لیا تو بہرام کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ
اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر چرواہے سے کہا میرا گھوڑا میرے سامنے لا میری آنکھ میں خاک
اڑانے والی ہوا کے سبب سے مٹی پڑ گئی ہے میں اس کو کھول نہیں سکتا چرواہا گھوڑا سامنے
لایا بہرام اس پر سوار ہو کر چلا یہاں تک کہ اپنی فوج سے ملا اور اپنے گھوڑے والے سے کہا
لگام کا کنارہ میں نے دیدیا ہے کسی پر تہمت نہ لگانا۔

۱۸۔ حکایت

تہلّل۔ چمکنے لگا	ان خصنا۔ اگر ہم غور کرتے ہیں

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ ایک دن مامون نے کچھ بیان کیا اور اچھا بیان کیا تو یحییٰ بن اکثم نے
کہا کہ اے امیر المومنین اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے اگر ہم غور کرتے ہیں طب میں تو آپ جالینوس
ہیں اس کے جاننے میں اور نجوم میں تو آپ ہرمس ہیں اس کے حساب میں یا فقہ میں تو آپ
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں ان کے علم میں اگر سخاوت کا ذکر کیا جائے تو آپ حاتم
ہیں سخاوت میں یا صدق کا تو آپ ابوذر صدق میں ہیں یا کرم کا ذکر کیا جائے آپ کعب ہیں
اس کے اختیار کرنے میں یا وفا کا ذکر کیا جائے تو آپ سموأل بن عادیا ہیں وفا میں تو مامون
نے اس کے کہنے کو اچھا جانا اور خوشی سے اس کا منہ چمکنے لگا اور مامون تمام فنوں میں ماہر
اور ہر پوشیدہ راز کا کھولنے والا تھا۔

۱۹۔ حکایت

انی ابرأ۔ میں بری ہوں	مشتری۔ خریدار
نمیمہ۔ غمازی چغلی	فما لبث۔ تو نہیں رکا
وما یدریک۔ کس چیز نے تجھے آگاہ کیا	یخلیک۔ تجھ کو چھوڑ دے گا
حنک۔ ٹھوڑی کے نیچے	ارقیک۔ میں افسون کروں تیرے واسطے

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ ایک آدمی نے ایک غلام خریدار کے ہاتھ فروخت کیا اس شرط
سے کہ میں اس کے ہر عیب سے تیرے طرف سے بری ہوں مگر ایک عیب۔ خریدار نے
کہا وہ کیا ہے۔ بیچنے والے نے کہا چغلخوری غمازی۔ خریدار نے کہا تو اس سے بری ہے۔

اس لئے کہ میں اس کی بابت نہ مانوں گا۔ راوی نے کہا ہے کہ غلام نہیں رکا مگر تھوڑے دن۔
یہاں تک کہ غلام اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا تیری بی بی تیرے قتل کا اور دوسرے سے
شادی کرنے کا ارادہ کرتی ہے۔ مالک نے کہا تجھ کو کس نے مطلع کیا اس نے کہا میں نے
یہ جانا تو سوتا ہوا اس کے سامنے بن جا جو میں کہتا ہوں تجھ پر ظاہر ہو جائے گا۔ پھر عورت
کے پاس آیا اور کہا کہ تیرا شوہر تجھ کو چھوڑنے اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے
کیا تو چاہتی ہے کہ میں افسون کروں تیرے واسطے تاکہ اس کی محبت تیری طرف لوٹ آئے
عورت نے کہا ہاں۔ اور تیرے واسطے یہ بے انعام ہے غلام نے کہا تین بال اس کی ٹھوڑی کے
نیچے کے مجھے دے۔ جب عورت شوہر کے قریب بال لینے کے واسطے ہوئی وہ تلوار لیکر
کھڑا ہو گیا اور غلام کے قول میں شک نہیں کیا اور عورت کو قتل کر دیا۔ عورت کے بھائی بند
آئے اور یہاں لوگوں نے شوہر کو قتل کیا۔ غلام کے برے کردار اور اس کی غمازی ماننے کی وجہ
سے دونوں جاتے رہے۔ خدا کی پناہ چغلی سے ہم اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں کہ چغلی اور
چغلخور سے بچائے۔

۴۰۔ حکایت

لص۔ چور

ترجمہ: ایک چور حضرت مالک بن دینار کے گھر آیا اور اس میں گھوما تو کچھ نہیں پایا جب
اس نے لوٹنے کا ارادہ کیا حضرت مالک نے سر اٹھایا اور کہا اے فلانے تو نے دینا طلب
کی اور اس کو ہمارے پاس نہیں پایا کیا تیری خواہش ہے کہ تو آخرت کی طرف متوجہ ہو۔
چور نے کہا ہاں۔ پھر حضرت مالک کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ پر توبہ کی۔ جب صبح ہوئی
حضرت مالک اس کو مسجد میں لے گئے۔ جب شاگردوں نے اسے دیکھا شیخ سے کہا یہ کون
ہے۔ کہا۔ یہ چور ہے ہم کو شکار کرنے آیا تھا۔ ہم نے اس کو شکار کیا ہے۔ پھر وہ چور حضرت
مالک کی برکت سے بڑا ولی ہو گیا۔

۴۱۔ حکایت

ذب۔ دفع کرنا۔ حفاظت کرنا
بکور۔ صبح کا اٹھنا
حذر۔ ڈر

غراب۔ کوا
ہرۃ۔ بلی

ترجمہ۔ فارس کے ایک حکیم نے کہا۔ ہر چیز سے میں نے اچھائی سیکھی۔ اس سے کہا گیا تو نے کتے سے کیا لیا اس نے کہا اپنوں کی محبت اور مالک کی حفاظت پھر کہا گیا کوے سے کیا لیا کہا کہ زیادتی ڈر کی۔ پھر کہا گیا سور سے کیا لیا۔ کہا ضرورت کے واسطے صبح کو اٹھنا۔ پھر کہا گیا بلی سے کیا۔ کہا مانگنے کے وقت خوشامد۔

۲۲۔ حکایت

منطق۔ گفتگو۔ بولی

ثور۔ بیل

تستریح۔ تو آرام کرے

علف۔ چارہ

کانک لم تعمل قال بلی قد عملت۔ گویا کہ تو نے کام نہیں کیا کہا نہیں بلکہ ہاں میں نے کام کیا

الححت۔ اصرار کیا

بُد۔ چارہ۔ علاج

سوط۔ کوڑا۔ چابک ہنٹر

امسی۔ رات بسر کی

دیک۔ مرغا

معلف۔ چارہ کھانیکی جگہ۔ گھوڑے کا تھان

بلی۔ نہیں۔ بلکہ ہاں

فلم تطاوعہ۔ اس نے اسکی فرمانبرداری نہیں کی

اعوطن۔ میں اُن کی مدد کرتا ہوں اور اور اپنے قبضہ میں رکھتا ہوں

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ ایک مرد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ اللہ کے نبی مجھ کو چرندے کی بولی سکھا دیجئے فرمایا تجھ کو سکھاؤں گا بشرطیکہ تو کسی کو نہ سکھائے۔ اگر تو کسی ایک کو بتائیگا مرجائے۔ مرد نے قبول کیا اور حضرت سلیمان نے اس کو سکھا دیا وہ اپنے گھر لوٹا اور رات بسر کی اس شخص کے پاس گدہا۔ بیل۔ مرغا تھا۔ گدہا بیل سے پوچھنے لگا آج تو کیسا تھا۔ بیل نے کہا رنج اور سختی میں گدھے نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ پر کل بوجھ نہ لادا جائے اور تو آرام کرے بیل نے کہا ہاں۔ گدھے نے کہا آج کی رات چارہ نہ کھا۔ بیل نے ایسا کیا۔ وہ مرد ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا جب صبح ہوئی حکم دیا کہ گدھے پر بیل کے بدلے بوجھ لادا جائے۔ جب رات ہوئی گدہا اپنے تھان پر واپس آیا۔ بیل نے گدھے سے پوچھا آج تو کیسا رہا گویا کہ تو نے کام نہیں کیا کہا نہیں بلکہ ہاں میں نے کام کیا اور مجھ کو سختی پہنچی جیسے تجھ کو پہنچی لیکن میں نے سنا ہے کہ بیشک لوگ تیرے ذبح کرنے کے لئے مستعد ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بیمار ہے مرنے سے پہلے سوا ذبح کے اور کسی کام کا باقی نہیں ہے اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو چارہ کھا وہ شخص

ان دونوں کی بات سمجھ کر ہنسا تو اس کی بی بی نے کہا تو کیوں ہنسا اس نے کہا کچھ نہیں بی بی نے اس پر اصرار کیا اُس نے مرنے کے خوف سے نہیں بتایا۔ بی بی نے کہا اگر تو مجھ کو نہ بتائے گا تو میں کہوں گی کہ تو پاگل ہے یا میرے علاوہ تیرے کوئی اور عورت ہے مرد نے کہا کہ اگر بتاؤں گا تو مر جاؤں گا عورت نے اس کی فرمانبرداری نہ کی مرد کو اس سے کوئی چارہ نہ رہا کہا کہ مجھ کو مہلت دے کہ میں وصیت کر لوں عورت نے مہلت دی۔ جب صبح ہوئی تو مرد وصیت کرنے لگا۔ اور گدھے اور بیل نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور مرغا چیخنے اور خوش ہونے سے نہیں رُکا تو اس سے اس کے ساتھیوں نے کہا ہمارا مالک مرتا ہے یہ خوشی کیسی۔ مرغے نے کہا اس کے واسطے مر جانا زندگی سے اچھا ہے ساتھیوں نے (بیل اور گدھے) کہا کیوں مرغے نے کہا میرے قبضہ میں بیس (مرغیاں) ہیں اور میں ان کی مدد کرتا ہوں اور اپنے قبضہ و اختیار میں رکھتا ہوں اور یہ ایک عورت کو اپنے قبضہ اور اختیار میں نہیں رکھ سکتا اور اپنے سے دفع نہیں کر سکتا۔ ساتھیوں نے کہا کیا کرے مرغے نے کہا کوڑا لے اور اس کو مارے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا تو بہ کرے مرد نے کہا مرغے نے سچ کہا اور کھڑا ہوا اور کوڑا اس کو مارا یہاں تک کہ وہ چپ ہوئی اور باز آئی۔

۴۳ حکایت

ظبی۔ ہرن
خلبہ۔ پنجہ مارا اس کو
ابا حارث۔ کنیت ہے شیر کی
ارنب۔ خرگوش
ابا معاویہ۔ کنیت ہے لومڑی کی

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ شیر اور لومڑی اور بھیڑیا ایک ساتھ ہو کر شکار کو نکلے۔ گدھا۔ ہرن خرگوش کو شکار کیا شیر نے بھیڑیئے سے کہا ہمارا شکار ہم لوگوں میں تقسیم کر بھیڑیے نے کہا گدھا تیرے واسطے ہے اور خرگوش لومڑی کے لئے اور ہرن میرے واسطے تو شیر نے پنجہ مارا اور بھیڑیئے کی آنکھ نکال لی۔ لومڑی نے کہا اللہ اس کو قتل کرے تقسیم سے بالکل ناواقف ہے۔ شیر نے کہا اے ابا معاویہ تو تقسیم کر۔ اس نے کہا اے ابوالحارث معاملہ صاف ہے گدھا تیرے دن کے کھانے کے واسطے اور ہرن رات کو کھانے کیلئے اور خرگوش اس کے درمیان میں۔ شیر نے کہا اللہ تجھ کو مارے تو کیسا اچھا قاضی ہے۔ تو نے کہاں یہ سیکھا لومڑی نے کہا میں نے بھیڑیئے کی آنکھ سے سیکھا ہے۔

۲۴۔ حکایت

ہَل۔ کیا	ادب۔ تعلیم
طبع۔ طبیعت۔ اصل کیفیت	اصل۔ جڑ
فرع۔ شاخ	سنانیر جمع سنّور۔ بلی

ترجمہ۔ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا آیا تعلیم طبیعت پر غالب آتی ہے کہ طبیعت تعلیم پر غالب آتی ہے وزیر نے کہا طبیعت تعلیم پر غالب آتی ہے اسواسطے کہ طبیعت جڑ ہے اور تعلیم شاخ ہے پھر بادشاہ نے شراب طلب کی اور بلیاں ہاتھوں میں شمعیں لئے ہوئے حاضر کیں اور وزیر سے کہا کہ اپنی غلطی اپنے اس قول میں کہ طبیعت غالب آتی ہے دیکھو وزیر نے کہا مجھ کو آج کی رات مہلت دیجئے بادشاہ نے کہا میں نے تجھ کو مہلت دی جب دوسری رات ہوئی وزیر نے ایک چوہے کے پاؤں میں تاگا باندھ کر اپنی آستین میں رکھا اور بادشاہ کے پاس گیا۔ جب بلیاں شمعیں لیکر آئیں وزیر نے چوہا آستین سے نکالا۔ بلیوں نے چوہے کو دیکھا شمعیں پھینک دیں اور چوہے کا پیچھا کیا۔ قریب تھا کہ گھر جل جائے وزیر نے کہا اے بادشاہ دیکھ طبیعت تعلیم پر کیسے غالب آئی اور شاخ جڑ کی طرف لوٹی۔ بادشاہ نے کہا تو نے سچ کہا اللہ تجھے فائدہ دے۔

۲۵۔ حکایت

دجاجۃ۔ مرغی	مشویۃ۔ بُھنی ہوئی
فانتہرہ۔ تو اس کو جھڑکا	یقرع۔ کھٹ کھٹا یا ہے
ادفعی۔ دیدے	

ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ ایک دن ایک مرد اپنی بی بی کے ساتھ کھاتا تھا اور اس کے سامنے بھنی ہوئی مرغی تھی کہ ایک سائل دروازہ پر آیا تو مرد نے نکل کر جھڑکا۔ اس کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ وہ مرد محتاج ہو گیا اور بی بی کو طلاق دیدیا۔ اس کی بی بی نے دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ یہ مرد کسی دن اسی عورت کے ساتھ میٹھا کھانا کھاتا تھا اور ان دونوں کے سامنے مرغی تھی کہ ایک سائل نے دروازہ کھٹ کھٹایا تو اس مرد نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ مرغی اس کو دیدے۔ بی بی سائل کے پاس گئی تو وہ اس کا پہلا شوہر تھا مرغی اس کو دیدی اور روتی ہوئی لوٹی شوہر نے رونے کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ یہ سائل اس کا

شوہر تھا اور اس سائل کا قصہ بیان کیا جس کو اس کے شوہر نے جھڑکا تھا تو اس مرد نے کہا خدا کی قسم میں وہی سائل ہوں۔

۲۶۔ حکایت

عادۃ السباع ۔ درندوں نے اس کی بیمار پرسی کی | فای شئی احببت۔ کیا چیز تو نے تلاش کی
خرزہ ۔ مہرہ

ترجمہ ۔ حیات الحیوان کے مصنف نے بیان کیا ہے کہ جب شیر بیمار ہوا تو اس کی عیادت سب درندوں نے کی مگر لومڑی نے نہیں کی۔ بھیڑئے نے اس کی چغلی کی۔ شیر نے اس سے کہا کہ جب لومڑی آئے تو مجھ سے بتانا۔ اس کی اطلاع لومڑی کو کی گئی۔ جب لومڑی آئی تو بھیڑئے نے شیر کو بتایا۔ شیر نے لومڑی سے پوچھا اب تک تو کہاں تھی کہا تیرے واسطے دوا تلاش کرتی تھی۔ شیر نے کہا کیا چیز تو نے تلاش کی لومڑی نے کہا ایک مہرہ بھیڑئے کی پنڈلی میں ہے ضروری ہے کہ تو اس کو نکالے تو شیر نے بھیڑئے کی پنڈلی پر پنجہ مارا اور لومڑی ان میں سے چلی گئی۔ اس کے بعد بھیڑیا لومڑی کے پاس سے گزرا اور خون جاری تھا۔ لومڑی نے اس سے کہا۔ اے سرخ موزہ والے جب تو بادشاہ کے پاس بیٹھے تو دیکھ کہ کیا تیرے سر سے نکلتا ہے۔

۲۷۔ حکایت

غریض ۔ تازہ | قحط ۔ کبھی
شاطحم ۔ اس کو اپنے مال کا سا معاملہ کرو

ترجمہ ۔ قیس بن سعد سے کہا گیا۔ کیا تو نے اپنے سے زیادہ سخی کبھی دیکھا ہے کہا۔ ہاں ۔ ایک جنگل میں ایک عورت کے یہاں ہم مہمان اترے جب اس عورت کا شوہر آیا تو اپنے شوہر سے اس نے کہا کہ تیرے یہاں آئے ہیں تو وہ ایک اونٹنی لایا اور اس کو ذبح کیا اور کہا کہ اس کے ساتھ اپنے مال کا معاملہ کرو۔ جب دوسرا دن ہوا تو دوسری اونٹنی لیا اور اس کو ذبح کیا اور کہا کہ اپنے مال کا سا معاملہ اس کے ساتھ کرو۔ ہم نے کہا کہ جو تو نے کل ذبح کیا تھا ہم نے اس کو نہیں کھایا مگر تھوڑا سا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے مہمانوں کو نہیں کھلاتا مگر تازہ ہم کئی دن وہاں رہے بارش ہوتی رہی اور وہ ایسا ہی کرتا رہا۔ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا سو دینار اس کے گھر میں رکھ گئے

اور عورت سے کہا ہماری طرف سے اپنے شوہر سے عذر کرنا۔ اور ہم لوگ روانہ ہو گئے۔ جب
دن چڑھا تو وہ شخص ہمارے پیچھے چیختا نظر آیا۔ ٹھہر و اے برے مسافرو تم نے ہمارے مہمانی کی
قیمت دی۔ پھر وہ ہم سے ملا اور کہا کہ اس کو لو ورنہ میں نیزہ ماروں گا۔ تو ہم نے لے لیا اور لوٹ آئے

۳۸۔ حکایت

الموت الموت۔ موت سے ڈرو موت سے ڈرو

فوت۔ گزرنا

معقود۔ بندھی ہوئی

نواصی۔ جمع ناصیہ۔ پیشانی

النجا النجا۔ جلدی کرو جلدی کرو

الوحا الوحا۔ جلدی کرو جلدی کرو

حثیث۔ تیز

دود۔ کیڑا

مرضعہ۔ دودھ پلانے والی۔ دائی

سکاریٰ۔ مست

صدید۔ پیپ

اعدت۔ مہیا کی گئی

ترجمہ۔ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں فرمایا اے اللہ کے بندو
موت سے ڈرو موت سے ڈرو، اس سے بچت نہیں ہے اگر تم کھڑے ہو گے تم کو پکڑے گی اگر تم
بھاگو گے تم کو تم تک آئے گی۔ موت تمہاری پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ جلدی کرو جلدی کرو
جلدی کرو جلدی کرو ہوشیار ہو جاؤ تمہارے پیچھے ایک تیز طالب ہے وہ قبر ہے ہوشیار
ہو جاؤ بیشک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا
ہوشیار ہو جاؤ وہ روزانہ تین مرتبہ کہتی ہے میں تاریکی کا گھر ہوں میں وحشت کا گھر ہوں میں کیڑے کا گھر
ہوں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اس دن کے بعد وہ دن ہے کہ بوڑھا کرتا ہے بچے کو اور مبتلائے نشہ کرتا ہے
بڑے کو اور غافل ہو جاتی ہے دودھ پلانے والی اس سے جس کو وہ دودھ پلاتی ہے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل
گرا دیتی ہے۔ اور لوگ متوالے دکھائی دیں گے حالانکہ وہ متوالے نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت
ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ اس دن کے بعد دوزخ ہے جس کی گرمی سخت ہے اور گہرائی گہری ہے اور اس کی
رسی لوہا ہے۔ اس کا پانی پیپ ہے۔ اللہ کو اس دن رحم نہیں۔ راوی نے کہا کہ اس پر مسلمان بہت
روئے تو حضرت نے فرمایا ہوشیار ہو جاؤ اس دن کے بعد جنت ہے جس کی چوڑان آسمان زمین کے برابر
ہے وہ پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ پناہ دے اللہ ہم کو اور تم کو دردناک عذاب سے

انتخاب الف لیلہ و لیلہ

حکایت نعمت بن ربیع و نعم جاریہ

صفحہ ۵۷

وجوہ - رئیسوں
ذات یوم - ایک دن
علی یدہا - اس کی گود میں
دلالۃ - اجرت دلالی

مرفہ - خوش حال
بارعۃ - اچھی
دکۃ - دکان
ابنۃ عمہ - چچا کی لڑکی بی بی

رزق - دیا گیا
تعرض - پیش کی گئی سب
ثمن - قیمت
نخاس - غلام بیچنے والا

صفحہ ۵۸

ابن عم - چچا کا بیٹا - شوہر
ما تختارینہ - جو تو پسند کرے

اجمل - زیادہ خوبصورت
مہد واحد - ایک گہوارے میں

یا سیدتی - یا سیدتی - میری سردار

صفحہ ۵۹

سنین - کئی سال
لعب - کھیل
عود - ایک باجے کا نام
شدت - کھینچے - تانے

احلی - زیادہ شیریں کلام
ملاہی - کھیل کے اوزار
انشراح - خوش ہونا
اوتار - جمع وتر - باجوں و کمان کی تانت

اظرف - زیادہ عقلمند
تہتز - اپنے رقص و اتراہٹ کا حال ہونا
اطراب - خوش کرنا - گانا
نوائب - جمع نائب - دشمن ہونا

صفحہ ۶۰

بحیاتی - میری جان کی قسم
رقاد - سونا - نیند
قہرمانہ - کارپرداز - گنتی

قیاد - مہار - لگام
حشاشی - اندرونی اعضا جگر دل وغیرہ

صفحہ ۶۱

عکاز - لاٹھی جس کے نیچے لوہا لگا ہو
ابتہال - رونا - زاری کرنا

رکوہ - آبخورہ - کوزہ

صفحہ ۴۲

لاامکنک ۔ میں نہ قدرت دونگا تجھ کو	تعلقت ۔ الجھی ۔ جھگڑا کرنے لگی
اعبر ۔ میں جاتی ہوں	سیارت ۔ چلی
بہتت ۔ حیران ہو گئی	الفت ۔ الفت دی
انتصب ۔ کھڑی ہوئی	اعتکار ۔ رات کا خوب تاریک ہونا

صفحہ ۴۳

لم تزل ۔ ہمیشہ	اخلی ۔ خالی کر
لاتخلی احداً ۔ کسی کو نہ چھوڑ	استودعتکما ۔ سپرد کرتی ہوں میں تم دونوں کو
نوعموا البواب ۔ دربان کو وصیت کر دو	

صفحہ ۴۴

عقب ۔ پیچھے	اجل ۔ سبب
جنزل ۔ بہت	یرحب ۔ مرحبا کہتا تھا
اخلت ۔ جلد کیا	امتنی ۔ میں جاتی ہوں

صفحہ ۴۵

حمات ۔ ساس نند وغیرہا	بارحۃ ۔ گزری ہوئی رات
تفرجی ۔ تو جائے	دعودی ۔ دعودی
اخشی ۔ ڈرتی ہوں میں	لاتبطی ۔ نہ دیر کرے گی
بلدزی ۔ جانے	

صفحہ ۴۶

حثتھا ۔ ٹھہرایا اس کو	مقصورہ ۔ کمرہ
نجیبۃ ۔ اچھی نسل کا اونٹ	سابق ۔ تیز
نجیبن ۔ سواری گھوڑا وغیرہ	صحبۃ الکتاب ۔ خط کے ساتھ

صفحہ ۴۷

ما خاب ۔ نقصان میں نہیں	سکبت ۔ بہایا اس نے

صفحہ ۶۸

قماش۔ کپڑا۔ لباس
قناع۔ پردہ۔ پوشش جو مقنع کے اوپر پہنتے ہیں
معاصم۔ جمع معصم۔ کلائی

قلائد۔ زیور گلوبند
ازیحی۔ دور کر۔ ہٹا

صفحہ ۶۹

اوثق۔ زیادہ باوثوق۔ زیادہ معتبر
شرطہ۔ سپاہی
محتالہ۔ کٹنی

اوقفنی۔ واقف کر مجھ کو
صاحب الشرط۔ کوتوال
بکرۃ۔ تڑکے سویرے

صفحہ ۷۰

تفتش۔ تلاش کرے

صفحہ ۷۱

جس۔ چھوا
انتحاب۔ بہت رونا

مفاصل۔ جسم کے جوڑ بند
انعزال۔ گوشہ نشیں ہونا

صفحہ ۷۲

فاستوی۔ سیدھا ہوا

تحف۔ عمدہ چیزیں

صفحہ ۷۳

رفوف جمع رف۔ طاق
رفیع۔ بلند آواز۔ مشہور
زرکش الرفوف۔ سنہرے طاق
مثمنہ۔ قیمتی
ادہان۔ جمع دہن۔ تیل
ملوطہ۔ چادر
حریر۔ ریشم۔ ریشمی کپڑا

صینی۔ چین کے بنے ہوئے برتن۔ چینی۔ برتن
اغطیۃ۔ پردے
قطع۔ ٹکڑے
قنانی۔ شیشہ کے برتن
اصطرلاب۔ بلند ناپنے کا آلہ
فوطہ۔ تہبند۔ ازار۔ چادر
بضائع۔ جمع بضاعۃ۔ مال

صفحہ ۷۴

اوجاع ۔ جمع وجع درد
برفعہ ۔ زرین کا کپڑا

شائع خبرہ ۔ اس کی خبر مشہور ہوئی
دیباج ۔ ریشمی

صفحہ ۷۵

مربا ۔ پرورش کی جگہ
شد ۔ باندھ
عقاقیر ۔ جمع عقار ۔ دوا
غدار ۔ غلاف

خفق ۔ دھڑکا
اعطنی ۔ دے مجھ کو
عنایہ ۔ تھیلی وغیرہ

صفحہ ۷۶

نعتی ۔ بیان کر مجھ سے

ناولینی ۔ دے مجھ کو

صفحہ ۷۷

یہنیک ۔ مبارکباد دیتی ہوں تجھ کو

ابراء ۔ بیماری سے شفا دینا

صفحہ ۷۸

سر الخاطر ۔ دل خوش ہوا
لاالفقر ۔ سستی نہیں ہوتی

تضمخ ۔ خوشبودار ہوا

صفحہ ۷۹

انکشف ۔ کھل گیا
اخاطر ۔ خطرہ میں ڈالوں گی
...۔ کمر

جنان ۔ دل
ادبر ۔ تدبیر کروں گی

صفحہ ۸۰

بقچہ ۔ چھوٹی گٹھری
مصاغ ۔ زیور
قاحتہ ۔ گرد ۔ صحن
طاطی ۔ جھکا

حلی ۔ زیور
حلہ ۔ لباس
زوقت ۔ آراستہ کیا

معد - مقرر، معین

ماصدق - نہیں سچ جانا

لاتعلمی الملکہ - نہ بتانا ملکہ سے

مباخر - خوشبو کی انگیٹھی

محاظی - جمع محظیہ

تاہ - بھول گیا، کھو گیا

قطٌّ - ہرگز

اذاب - پگھلا

واشون - جمع واشی - بدخواہ

تنثنو - ہر طرف سے ٹوٹ پڑے

جویٰ - سوزش، شدت تکلیف عشق

غرام - اشتیاق، شیفتگی

رمق - باقی سانس

بہا - حسن و خوبی

ذیل - دامن

ہدیر - کبوتر کی آواز

صفحہ ۸۱

محظیہ - محبوبہ لونڈی

صفحہ ۸۲

ینکس - بیماری کا لوٹنا، بڑھنا

جیطان - دیواریں

صفحہ ۸۳

لا تدعی - نہ بلا نہ پکار

صفحہ ۸۴

لعلہ - شاید وہ

صفحہ ۸۵

اتراح - جمع ترح غم

اطفئوا - ٹھنڈا کرو تم دونوں

ثار - بدلا

صفحہ ۸۶

نحول - لاغری

تردد - آمد و رفت

صفحہ ۸۷

حبور - مسرت، شادی

صفحہ ۸۸

علّنی - پلانے کے بعد پلایا مجھ کو

تیہا - غرور

تنبیل - مثل

صفحہ ۸۹

قاطبتہً ۔ جمیعاً
منّ ۔ احسان رکھنا
ضجر ۔ غصہ ۔ خفگی
منصب ۔ لوٹنے کی جگہ ہر چیز کی اصل
طالع ۔ جس سے نیک فال ہیں
نکابتہ ۔ نحوست

صفحہ ۹۰

عجاب ۔ بہت تعجب انگیز
تأنّی ۔ آہستگی اطمینان

صفحہ ۹۱

خدود ۔ جمع خد رخسار
فتریٰ ۔ تو دیکھے گا تو (کتاب میں فتر غلط لکھا ہے)
غزارہ ۔ کسی چیز کا بہت ہونا
مدرار ۔ بکھرنے والا ۔ برسنے والا
ساجم ۔ آنسو بہانے والا

صفحہ ۹۲

تصفح ۔ درگزر کرے تو
تغنم ۔ غنیمت حاصل کرے
فوحق ۔ قسم ہے
خلع ۔ خلعت دی

صفحہ ۹۳

جائزہ ۔ بدلا ، انعام
ملیحہ ۔ عمدہ
ارغد ۔ بہت زیادہ فراخ ۔ بہت زیادہ آسودہ

ترجمہ صفحہ ۵۷ ۔ بہرام نے کہا لوگ بیان کرتے ہیں اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ شہر کوفہ میں ایک مرد وہاں کے رئیسوں میں سے ربیع بن حاتم کہا جاتا تھا وہ بڑا مالدار و خوش حال تھا اللہ نے اس کو بیٹا دیا اس نے بیٹے کا نام نعمت اللہ رکھا اس درمیان میں اس نے ایک دن غلام بیچنے والوں کی دکان میں ایک لونڈی جس کی گود میں ایک بہت خوبصورت چھوٹی بچی تھی بکتی ہوئی دیکھی ۔ غلام فروخت کرنے والے کی طرف ربیع نے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ لونڈی اور اس کی بچی کس قیمت کی ہے اس نے کہا پچاس دینار ۔ ربیع نے کہا ۔ عہد نامہ لکھ اور مال لیکر اس کے مالک کو دے ترجمہ صفحہ ۵۸ پھر ربیع نے لونڈی کی قیمت اور دلالی کی اجرت اس کو دیدی اور لونڈی اور بچی کو ساتھ لیکر اپنے گھر گیا ۔ جب اس کی بی بی نے لونڈی کو دیکھا تو کہا یہ لونڈی اے میرے چچا کے بیٹے کون ہے ربیع نے کہا کہ میں نے اسی لونڈی

کو اس بچی کی طرف رغبت کی وجہ سے خریدا ہے اور جانو کہ جب یہ بڑی ملے گی تو ملک عرب و عجم میں اس کا مثل اور اس سے زیادہ خوبصورت نہ ملے گا۔ بی بی نے کہا بہت اچھا تو نے خیال کیا۔ پھر لونڈی سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے لونڈی نے کہا اے میرے مالک میرا نام توفیق ہے پوچھا تیری بچی کا کیا نام ہے جواب دیا نام سعد ہے بی بی نے کہا تو نے سچ کہا تو بھی نیک بخت ہے اور وہ بھی نیک بخت ہے جس نے تجھ کو خریدا۔ پھر کہا اے میرے چچا کے بیٹے تو اس کا کیا نام رکھنا ہے کہا جو تو پسند کرے بی بی نے کہا اس کا نام نعم رکھ ربیع نے کہا جو تو نے خیال کیا ہے بہت اچھا ہے۔ اس کے بعد چھوٹی بچی نعم نے نعمت بن ربیع کے ساتھ ایک گہوارہ میں پرورش پائی یہاں تک کہ دونوں دس برس کے ہوگئے ان دونوں میں ہر ایک اپنے ساتھی سے زیادہ خوبصورت تھا۔ لڑکا نعم کو اے میری بہن کہتا اور نعم اس کو اے میرے بھائی کہتی اس کے بعد کہ وہ اس سن کو پہنچے ربیع نے اپنے بیٹے نعمت کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اے میرے بیٹے۔ نعم تیری بہن نہیں ہے بلکہ وہ تیری لونڈی ہے میں نے اس کو تیرے واسطے جب تو گہوارہ میں تھا خریدا ہے۔ اس لئے تو اس کو اپنی بہن کہہ کر آج سے نہ پکار۔ ترجمہ ۵۹ نعمت نے اپنے باپ سے کہا۔ ایسا ہے تو میں اس سے شادی کروں گا پھر وہ اپنی ماں کے پاس آیا اور اس کو اس معاملہ کی اطلاع دی ماں نے کہا کہ اے بیٹے وہ تیری لونڈی ہے تو نعمت بن ربیع نے لونڈی کے ساتھ شادی کرلی اور اس سے محبت کی۔ اس پر کئی سال گزرے وہ دونوں اسی حالت میں تھے کوفہ میں کوئی لونڈی نعم سے زیادہ خوبصورت نہ تھی نہ زیادہ شیریں کلام نہ زیادہ عقلمند۔ اس نے بڑی ہو کر قرآن شریف اور بہت سے علم پڑھے اور قسم قسم کے کھیل اور آلے جانے اور گانے اور ساز کے بجانے میں اپنے زمانہ والوں سے کامل ہوگئی یہاں تک کہ اپنے وقت کے سب لوگوں سے بڑھ گئی۔ ایک دن وہ اپنے شوہر نعمت بن ربیع کے ساتھ مجلس شراب میں بیٹھی تھی کہ اس نے عود (رباب) لیکر اس کے تانت وغیرہ کس کر (سُر ملائے) اور خوشی اور مسرت کے حالت میں یہ دو شعر گائے۔

چونکہ تو میرا مالک ہے میں مالک کے فضل سے اچھی زندگی بسر کروں گی اور تو میری تلوار ہے اور تلوار سے میں دشمنوں کی گردن کو فنا (نیست و نابود) کروں گی۔ مجھ کو زید و عمرو سے کچھ خواہش و سفارش نہیں۔ سوا تیرے جبکہ مجھ پر راستے تنگ ہو جائیں۔ ترجمہ ۱۰۱ تو نعمت بہت خوش ہوا پھر اس سے کہا میری جان کی قسم اے نعم دف اور باجے کے ساتھ

میرے سامنے گا تو اس نے نغمے گائے اور یہ اشعار پڑھے۔
اس کی جان کی قسم جس کے ہاتھ میری مہار کے مالک ہیں۔ میں اپنے حاسدوں کی خواہش کی ضرور مخالفت کروں گی۔ اور اپنے ملامت کرنے والوں پر ضرور غصہ کروں گی اور تمہاری فرماں برداری کروں گی۔ اور یقیناً میں اپنی لذت اور سونا چھوڑ دوں گی۔ اور میں تمہارے محبت کے لئے جگر میں گڈھا کھود دوں گی اور میرا دل اُسے محسوس نہ کرے گا۔ تو لڑکے (نعمت) نے کہا اللہ تجھے فائدہ دے۔ اسی حالت میں کہ دونوں اچھی زندگی بسر کر رہے تھے حجاج اپنے دارنیابت میں (دفتر۔ کچہری وغیرہ) کہنے لگا کہ مجھ کو لازم ہے کہ اس لونڈی کے حاصل کرنے کے واسطے حیلہ کروں جس کا نام نعم ہے اور اس کو امیر المومنین عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دوں اس لئے کہ اس کے محل میں اس لونڈی کی ایسی کوئی نہیں اور نہ گانے میں اس سے اچھی ہے تو اس نے بوڑھی کٹنی کو بلایا اور اس سے کہا کہ جا طرف گھر ترجمہ ۱۱۱ ربیع کے اور نعم لونڈی سے ملاقات کر اور اُس کے حاصل کرنے کی کوشش کر اس لئے کہ روئے زمین پر اس کی سی لونڈی نہیں پائی جاتی۔ جب حجاج نے کہا بوڑھی نے قبول کیا جب صبح کی تو اس نے اونی کپڑے پہنے اور اپنی گردن میں ہزاروں دانوں کی تسبیح ڈالی اور اپنے ہاتھ میں لاٹھی جن میں لوہے کی نوک لگی تھی اور کوزہ یمنی لیکر چلی اور کہنے لگی اللہ پاک ہے اور تعریف اللہ کے واسطے ہے اور کوئی معبود سوا اللہ کے نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور طاقت و قوت نہیں ہے مگر اللہ بزرگ و برتر کے سبب سے اور برابر تسبیح اور زاری کرنے لگی۔ اور اس کا دل مکر و حیلہ سے پُر تھا یہاں تک کہ نعمت بن ربیع کے گھر ظہر کی نماز کے وقت پہنچکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ دربان نے دروازہ کھولکر اس سے کہا تو کیا چاہتی ہے۔ بوڑھی نے کہا میں فقیر عابد عورت ہوں اور ظہر کی نماز کا وقت آگیا ہے میں اس مبارک گھر میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں دربان نے کہا اے بوڑھی عورت یہ نعمت بن ربیع کا گھر یہ نہ جامع ہے نہ مسجد ہے بوڑھی نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ یہ نہ جامع ہے نہ مسجد ہے بلکہ نعمت بن ربیع کا گھر ہے اور میں امیر المومنین کے محل کی کاربرداز ہوں۔ عبادت اور سیاحی کے لئے نکلی ہوں دربان نے اس سے کہا ترجمہ صفحہ ۲۱۱ میں تجھ کو گھر میں جانے کی قدرت نہ دوں گا۔ دونوں کے درمیان میں بات بڑھی تو بوڑھی دربان سے اُلجھ پڑی اور کہا کیا میری ایسی نعمت بن ربیع کے گھر میں جانے سے روکی جاتی ہے۔ حالانکہ میں امیروں اور بڑے لوگوں کے

گھر جاتی ہوں تو نعمت نکلا اور دونوں کی باتیں سنکر ہنسا اور بوڑھی کو اپنے پیچھے گھر میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ بوڑھی اس کے پیچھے چلی یہاں تک اس کے ساتھ نعم کے پاس پہنچ کر بوڑھی نے اس کو بہت اچھا سلام کیا جب بوڑھی نے نعم کو دیکھا تو تعجب کیا اور اس کی زیادہ جمال کی وجہ سے حیران ہوکر اس سے کہا اے میری سردار میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کے ذریعہ سے جس نے حسن و جمال میں تجھ میں اور تیرے مالک میں تالیف کی ہے۔ پھر بوڑھی محراب میں کھڑی ہوکر رکوع سجدہ دعا میں مصروف ہوئی یہاں تک کہ رات خوب اندھیری ہوگئی تو نعم نے کہا اے میری ماں اپنے پاؤں کو ایک گھڑی آرام دے۔ بوڑھی نے کہا اے میری سردار جس نے آخرۃ طلب کی اس نے اپنے نفس کو دنیا میں تکلیف دی اور جو اپنے نفس کو تکلیف نہیں دیتا آخرۃ میں بڑوں کا درجہ نہیں پاتا۔ پھر نعم نے کھانا بوڑھی کے آگے رکھکر اس سے کہا کہ میرا کھانا کھا اور میرے واسطے قبول تو بہ اور رحمت کی دعا کر ترجمہ صفحہ ۱۴۲ بوڑھی نے کہا اے میری سردار میں روزہ سے ہوں اور ہر حال تو بچی ہے۔ کھانا پینا مسرت کرنا تیرے واسطے اچھا ہے اللہ تیری مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے۔ لونڈی بوڑھی کے پاس بیٹھی رہی تھوڑی دیر دونوں باتیں کرتی رہیں۔ پھر نعم نے نعمت سے کہا اے میری سردار اس بوڑھی کو قسم دے کہ کچھ عرصہ ہمارے پاس رہے کیونکہ اس کے چہرہ پر عبادت کا اثر ہے نعمت نے کہا خالی کر اس کے واسطے ایک جگہ جہاں یہ داخل ہو۔ اور کسی کو اس کے پاس نہ جانے دے۔ شائد اللہ پاک ذبرتر اس کی برکت سے ہمیں نفع دے اور ہمارے درمیان جدائی نہ ڈالے۔ پھر رات بھر بوڑھی نماز و قراۃ میں صبح تک مصروف رہی۔ جب اللہ نے صبح کی تو بوڑھی نعمت و نعم کے پاس آئی اور دونوں کو صبح کا سلام کیا اور دونوں سے کہا کہ میں تم کو اللہ کے سپرد کرتی ہوں نعم نے اس سے کہا تو کہاں جاتی ہے میرے مالک نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ تیرے واسطے ایک بیٹھک خالی کردوں جس میں تو عبادت کے واسطے گوشہ نشین ہو اور نماز پڑھے۔ بوڑھی نے کہا اللہ اس کو جیتا رکھے اور دونوں پر اپنی نعمت ہمیشہ رکھے لیکن میں تم دونوں سے چاہتی ہوں کہ دربان کو نصیحت کردو کہ وہ مجھ کو تمہارے پاس آنے سے نہ روکے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا ترجمہ صفحہ ۱۴۳ پاک جگہوں کا دورہ کروں گی اور تمہارے واسطے نماز اور عبادت کے بعد رات دن دعا کروں گی۔ پھر چلی گئی اور نعم اسکی

جدائی میں رونے لگی۔ اور نعم نے وہ سبب نہ جانا جس کے واسطے بوڑھی اس کے پاس آئی
پھر بوڑھی حجاج کے پاس آئی۔ تو حجاج نے کہا کیا حالت ہے تیرے پیچھے (یعنی کس حال میں
تو نے چھوڑا) بوڑھی نے کہا میں نے لونڈی کو دیکھا تو یہ دیکھا کہ کسی عورت نے اس سے
خوبصورت اس کے زمانہ میں نہیں پیدا کیا۔ حجاج نے کہا اگر میرے حکم کی تو تعمیل کرے گی
تو قریب تر تجھ کو میری طرف سے بہت بھلائی ملے گی بوڑھی نے کہا کہ تجھ سے پورے ایک
مہینہ کی مہلت چاہتی ہوں حجاج نے کہا میں نے تجھے ایک مہینہ کی مہلت دی۔ پھر بوڑھی
نعمت کے گھر نعم کے پاس آنے جانے لگی اور نعمت و نعم اس کی بہت عزت کرتے اور
بوڑھی صبح و شام ان دونوں کے یہاں آیا کرتی گھر کے سب لوگ اس کو مرحبا کہتے۔
یہاں تک بوڑھی نے لونڈی کو ایک فریب دیا اور کہا کہ اے میری سردار خدا کی قسم میں
پاک جگہوں میں حاضر ہوں اور میں تیرے واسطے دعا کروں اور تو میرے ساتھ ہو کہ
خدا رسیدہ بزرگوں کی زیارت کرے اور وہ لوگ تیرے لئے دعا کریں ترجمہ صفحہ ۶۵
جو تو پسند کرے۔ لونڈی نے کہا ہاں اے میری ماں اللہ کے واسطے مجھ کو اپنے ساتھ لے چل اس نے
کہا اپنی ساس سے اجازت لے تو میں تجھے اپنے ساتھ لے چلوں۔ لونڈی نے اپنی ساس
نعمت کی ماں سے کہا اے میری سردار تو میرے مالک نعمت سے کہہ کر مجھے اور مجھے کسی
دن بوڑھی ماں کے ساتھ بزرگ مقاموں میں فقیروں کے ساتھ نماز پڑھنے اور دعا
کرنے کے واسطے جانے دے۔ جب نعمت آکر بیٹھا تو بوڑھی اس کی طرف بڑھی اور اسکے
دونوں ہاتھ چومے نعمت نے اس کو اس سے روکا بوڑھی نے نعمت کو دعا دی اور
گھر سے نکل گئی۔ جب دوسرا دن ہوا بوڑھی آئی نعمت گھر میں نہ تھا اور نعم کی طرف متوجہ
ہو کر کہا ہم نے کل رات تم لوگوں کے واسطے دعا کی۔ لیکن تو اس وقت اٹھ اور چل
اور اپنے سردار کے آنے سے پہلے لوٹ آ۔ لونڈی نے اپنی ساس سے کہا اللہ کے واسطے
مجھے اس نیک عورت کے ساتھ جانے کی اجازت دے تاکہ میں بزرگ مقاموں میں
اولیا اللہ کی زیارت کرکے فوراً اپنے مالک کے آنے سے پہلے واپس آجاؤں۔ نعمت کی
ماں نے کہا میں تیرے مالک کے واقف ہونے سے ڈرتی ہوں۔ بوڑھی نے کہا خدا کی
قسم میں اس کو زمین پر بیٹھنے نہ دوں گی بلکہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی زیارت کرے گی
اور دیر نہ کرے گی۔ پھر لونڈی حاصل کی ترجمہ صفحہ ۱۱۱ مکاری سے اور ساس کو

لیکر حجاج کے محل میں آکر ایک کمرہ میں بند کر کے حجاج کو اس کے آنے کی اطلاع دی۔
حجاج نے آکر اس پر نظر ڈالی تو اسے اس کے ہم عصروں سے بہت زیادہ خوبصورت
اور بے مثل دیکھا۔ جب نعم نے حجاج کو دیکھا اس سے اپنا منہ چھپا لیا۔ حجاج اس سے
الگ نہیں ہوا یہاں تک کہ اپنے دربان کو بلایا اور پچاس سوار اس کے ساتھ کئے اور
حکم دیا کہ لونڈی کو تیز اونٹ پر لیکے دمشق کی طرف روانہ ہو اور اسے امیر المومنین
عبدالملک بن مروان کے سپرد کرے اور امیر المومنین عبدالملک بن مروان کے نام خط لکھ کر
دربان سے کہا کہ یہ خط امیر المومنین کو دیکر جواب لیکر فوراً واپس آنا دربان لونڈی کو سواری
پر لیکے نکلا اور مع اس کے سفر کیا۔ لونڈی اپنے مالک کی جدائی میں روتی تھی یہاں تک
کہ لوگ دمشق پہنچے۔ دربان نے امیر المومنین سے اجازت لی اور اس نے اجازت دی
تب دربان اس کے سامنے آیا اور لونڈی کی خبر سے خبردار کیا تو اس نے لونڈی کے
واسطے ایک کمرہ خالی کیا اور خود خلیفہ اپنے محل میں گیا اور اپنی بی بی کو دیکھ کر اس سے کہا کہ
حجاج نے میرے واسطے کوفہ کے بادشاہوں کی لڑکیوں میں سے ایک لونڈی دس ہزار
دینار کے عوض خریدی اور میرے پاس یہ خط بھیجا ہے اور لونڈی خط کے ساتھ ہے۔
ترجمہ صفحہ ۱۴۷ اس کی بی بی نے کہا اللہ تیری افضلیت میں ترقی کرے پھر خلیفہ عبدالملک
کی بہن لونڈی کے پاس آئی اس کو جو دیکھا تو کہا خدا کی قسم جس کے گھر میں تو ہو وہ خسارہ
میں نہیں رہا گو کہ تیری قیمت لاکھ دینار ہو نعم جاریہ نے اس سے کہا یہ کس بادشاہ کا محل ہے
اور یہ کون شہر ہے اس نے نعم سے کہا یہ شہر دمشق ہے اور یہ محل میرے بھائی امیر المومنین
عبدالملک بن مروان کا ہے پھر لونڈی سے کہا گویا تو نے یہ نہیں جانا لونڈی نے کہا خدا
کی قسم مجھ کو اس کا علم نہیں۔ اس نے کہا جس نے تجھے بیچا اور تیری قیمت لی اس نے
تجھے نہیں بتایا کہ خلیفہ نے تجھ کو خرید کیا ہے۔ جب لونڈی نے یہ بات سنی آنسو بہائے
اور روئی اور اپنے جی میں کہا کہ مجھ پر مکر پورا ہو گیا۔ پھر اپنے جی میں کہا کہ اگر میں کچھ کہونگی
تو کوئی اس کو باور نہ کرے گا لیکن میں خاموش رہوں اور جان کر صبر کروں کہ اللہ کی طرف
سے کام کی کشادگی یا غم کا دور کرنا نزدیک ہے۔ پھر اس نے اپنا سر شرم سے جھکا لیا۔
سفر اور دھوپ کے اثر سے اس کے رخسارے سرخ ہو گئے تھے۔ خلیفہ کی بہن اس دن
اس کے پاس سے چلی گئی **ترجمہ صفحہ ۱۴۸** اور دوسرے دن لباس اور جواہرات سے

گلو بند لیکر آئی اور اس کو پہنایا پھر امیر المومنین اس کے پاس آیا اور ایک طرف بیٹھا اس سے اس کی بہن نے کہا اس لونڈی کو دیکھ اللہ نے اس میں حسن و جمال مکمل کر دیا ہے تو خلیفہ نے نعم سے کہا اپنے منہ سے آنچل ہٹا۔ اس نے نہیں ہٹایا عبدالملک نے اس کا منہ نہیں دیکھا لیکن کلائیاں دیکھیں تو اس کے دل میں لونڈی کی محبت نے گھر کر لیا تو اس نے اپنی بہن سے کہا میں اس کے پاس تین دن کے بعد آؤں گا کہ یہ تجھ سے مانوس ہو جائے۔ اور کھڑا ہوا اور اس کے پاس سے چلا گیا۔

لونڈی اپنے معاملہ میں فکرمند اور اپنے مالک نعمت کی جدائی میں غمگین ہوئی۔ جب دوسری رات ہوئی لونڈی بخار کے وجہ سے کمزور ہوئی نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ اس کے چہرہ کی خوبی متغیر ہو گئی لوگوں نے خلیفہ کو اس کی اطلاع کی اس پر یہ امر گراں گزرا وہ لونڈی کے پاس حکیموں اور لوگوں کو لیکر آیا۔ کوئی اس کے علاج سے واقف نہیں ہوا یہ تو لونڈی کا معاملہ تھا۔ اس کے مالک نعمت کا معاملہ جو گزرا یہ ہے کہ وہ اپنے گھر آیا اور آواز دی اے نعم کسی نے اس کا جواب نہیں دیا وہ تیزی سے کھڑا ہوا اور پکارا کوئی اس کے پاس نہیں آیا۔ ہر لونڈی گھر میں ترجمہ صفحہ ۴۹ اپنے مالک کے خوف سے چھپ گئی تو نعمت اپنی ماں کے پاس آیا اس کو رخسار پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھی پایا اس سے نعمت نے کہا اے میری ماں نعم کہاں ہے ماں نے کہا اے میرے بیٹے وہ اس کے ساتھ ہے جو اس کے نزدیک مجھ سے زیادہ باوثوق (معتبر ہے) دینی نیک بوڑھی وہ فقیروں کی زیارت کر کے واپس آنے کیلئے گئی ہے۔ نعمت نے کہا کب اس کی یہ عادت تھی کس وقت گئی ہے ماں نے کہا تڑکے گئی ہے نعمت نے کہا کیسے تو نے اس کو اجازت دی ماں نے کہا اسی نے مجھ سے اس کا اشارہ کیا نعمت نے کہا لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر اپنے گھر سے نکلا اس حال میں کہ وہ اپنی ہستی سے غافل تھا۔ کوتوال کے پاس آکر اس نے کہا کیا تو مجھ سے فریب کر کے میرے گھر سے میری لونڈی کو لینا ہے مجھ پر لازم ہے کہ میں امیر المومنین سے تیری شکایت کروں۔ کوتوال نے کہا کس نے لونڈی لی ہے نعمت نے کہا ایک بڑھیا جس کی یہ صفت ہے وہ اونی کپڑے پہنے اور ہزار دانے کی تسبیح ہاتھ میں لئے ہے۔ نعمت سے کوتوال نے کہا تو مجھ کو بڑھی سے واقف کر بیں تیری لونڈی تیرے واسطے رہا کرا دوں گا نعمت نے کہا کون بوڑھی کو پہچانتا ہے

کوتوال نے کہا وہ حجاج کی کتنی ہے ترجمہ صفحہ ۷ نعمت نے اس سے کہا میں نہیں جانتا اپنی لونڈی نہ لوں گا مگر تجھ سے اور میرے تیرے درمیان میں حجاج ہے کوتوال نے کہا جا جس کے پاس تیرا جی چاہے تو نعمت حجاج کے محل میں آیا نعمت کا باپ کوفہ والوں کے بڑے لوگوں میں سے تھا۔ جب وہ حجاج کے گھر آیا تو حجاج کے دربان نے حجاج کے پاس آکر اس کو واقعہ کی اطلاع کی حجاج نے کہا اس کو میرے پاس لا جب نعمت حجاج کے سامنے کھڑا ہوا تو حجاج نے اس سے کہا تیرا کیا حال ہے نعمت نے اس سے کہا میرا معاملہ ایسا ایسا ہے حجاج نے کہا کوتوال کو بلاؤ تو میں اس کو حکم دوں کہ بوڑھی کی تلاش کرے۔ جب کوتوال اس کے سامنے آیا اور حجاج جانتا تھا کہ کوتوال بوڑھی کو پہچانتا ہے اس سے کہا میں تجھے چاہتا ہوں کہ تو نعمت بن ربیع کی لونڈی کو تلاش کرے کوتوال نے اس سے کہا کہ غیب سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا حجاج نے کہا اس سے چارہ نہیں ہے کہ تو گھوڑے پر سوار ہو اور راستوں میں لونڈی کو دیکھے اور شہروں میں نظر ڈالے اور لونڈی کو تلاش کرے پھر نعمت کی طرف متوجہ ہو کر اس سے کہا اگر تیری لونڈی نہ واپس ملی تو میں دس لونڈیاں اپنے گھر سے اور دس لونڈیاں کوتوال کے گھر سے تجھ کو دونگا پھر کوتوال سے کہا ترجمہ صفحہ ۱ کے لونڈی کی جستجو میں جا۔ کوتوال نکلا۔ نعمت اپنی زندگی سے مایوس اور غمگین تھا۔ نعمت کی عمر کے چودہ سال گزرے تھے اس کے رخسار پر سبزہ نہ تھا وہ گریہ وزاری کرنے لگا اور گوشہ نشینی اختیار کی ہمیشہ صبح تک وہ اور اس کی ماں رویا کرتی تو اس کا باپ اس کے پاس آیا اور اس سے کہا اے میرے بیٹے حجاج نے تیری لونڈی کو فریب سے لیا اور ہر ہر ساعت اللہ دشواری دور کرتا ہے۔ نعمت پر رنج وغم کا ہجوم ہو گیا وہ نہ جانتا کہ اس سے کیا کہا جاتا ہے اور نہ پہچانتا کہ کون اس کے پاس آتا ہے اور تین مہینوں تک بیمار پڑا رہا اس کی حالتیں بدل گئیں اس کا باپ اس سے مایوس ہو گیا حکیموں نے اس کو دیکھ کر کہا کہ سوا لونڈی کے اس کی کوئی دوا نہیں ہے اس حال میں کہ اس کا باپ ایک دن بیٹھا تھا کہ اس نے ایک عجمی تجربہ کار حکیم کی خبر سنی۔ لوگوں نے علاج میں عمدگی اور نجوم اور رمل پھینکنے میں حکیم کی تعریف کی تو ربیع نے اس کو بلایا جب وہ آیا تو اس کو پہلو میں بٹھایا اور اس کی عزت کی اور کہا کہ میرے بیٹے کی حالت دیکھ۔ حکیم نے نعمت سے کہا کہ اپنا ہاتھ لا اس نے ہاتھ دیا حکیم نے اس کے جوڑ بند ٹٹولے اور چہرہ دیکھ کر

ہنسا اور باپ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تیرے بیٹے کو کوئی بیماری سوا دل کی بیماری کے نہیں ہے اس نے کہا کہ اے حکیم تو نے سچ کہا دیکھ حال ترجمہ صفحہ ۲ کے اپنے علم کے ذریعہ سے میرے بیٹے کا اور اس کی کل حالتوں سے مجھے اطلاع دے کوئی چیز اس کے معاملہ میں سے پوشیدہ نہ رکھ عجمی نے کہا یہ لونڈی پر عاشق ہے اور وہ لونڈی بصرہ یا دمشق میں ہے تیرے بیٹے کی دوا سوا اس کے وصل کے کچھ اور نہیں ہے۔ ربیع نے اس سے کہا اگر تو دونوں کو یکجا کر دے تو تیرے واسطے میرے پاس وہ ہے جو تجھ کو خوش کر دے اور اپنی ساری زندگی نعمت اور مال میں بسر کرے عجمی نے اس سے کہا یہ امر نزدیک اور آسان ہے پھر نعمت کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے کہا اے نعمت تجھ کو کچھ خوف نہیں اپنے دل کو مضبوط رکھ اپنے نفس کو خوش اپنی آنکھ ٹھنڈی کر۔ پھر ربیع سے کہا اپنے مال میں سے چار ہزار دینار نکال۔ اس نے نکالا اور عجمی کے سپرد کر دیا۔ تو اس نے عجمی نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تیرا بیٹا میرے ساتھ دمشق کی طرف سفر کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں بغیر لونڈی کے نہ لوٹوں گا۔ پھر عجمی جوان کی طرف متوجہ ہو کر بولا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا نعمت۔ اس نے کہا اے نعمت تو بیٹھ اور اللہ تعالیٰ کی امان میں رہ۔ بیشک اللہ تجھ میں اور تیری لونڈی میں یکجائی کرے گا تو نعمت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا عجمی نے کہا اپنا دل مضبوط کر ہم آج ہی کے دن سفر کریں گے کھا اور پی اور خوش رہ۔ تاکہ تو سفر کیواسطے مضبوط ہو جائے۔ پھر عجمی نے عمدہ چیزوں میں سے کل وہ چیزیں لیں جن کی ضرورت پوری کرنے میں حاجت ہوتی ہے۔ اور نعمت کے باپ سے ترجمہ صفحہ ۳ کے دس ہزار دینار مکمل کر لئے اور اس سے گھوڑے۔ اونٹ وغیرہ جن کی ضرورت راہ میں بوجھ لادنے کے واسطے پڑتی ہے مول لئے پھر نعمت نے اپنے ماں باپ سے رخصت ہو کر حلب کی طرف حکیم کے ساتھ سفر کیا۔ لونڈی کی خبر نہ پائی پھر وہ دونوں دمشق پہنچے اور وہاں تین دن قیام کیا پھر عجمی نے ایک دکان لیکر اس کے طاقوں کو پردوں اور چینی کے عمدہ برتنوں سے پر کیا۔ طاقوں پر چھوٹے چھوٹے قیمتی ٹکڑوں اور سونے کا کام کیا اور اپنے سامنے تمام روغن اور گل شربت شیشوں میں اور شیشوں کے گرد بلور کے پیالے رکھے۔ تختی اور اسطرلاب اپنے آگے رکھا اور خود حکمت و طب کے کپڑے پہنے اور نعمت کو اپنے سامنے کھڑا کیا اسے ریشمی چادر اور ریشمی کرتا پہنایا۔ اس کی کمر میں ریشمی تہبند سونے کا کام کی ہوئی باندھی پھر عجمی نے نعمت سے کہا کہ آج سے تو میرا بیٹا ہے مجھ کو نہ پکارنا مگر اپنا باپ کہہ کے اور میں تجھ کو

نہ پکاروں گا مگر بیٹا کہہ کے۔ نعمت نے کہا میں نے سنا اور میں فرماں برداری کروں گا۔ پھر
دمشق والے عجمی کی دکان پر جمع ہو کر نعمت کے حسن اور دکان اور دکان کے اسباب کی عمدگی
دیکھنے لگے۔ عجمی نعمت سے فارسی میں بات کرتا اور نعمت اس سے اسی زبان میں گفتگو کرتا۔
کیونکہ نعمت اس زبان کو جانتا تھا۔ ترجمہ صفحہ ۱۴ے رئیسوں کے لڑکوں کی عادت کے مطابق
یہ عجمی دمشق والوں میں مشہور ہوا۔ لوگ اس سے درد بیان کرتے اور وہ ان کو دوائیں دیتا۔
پھر وہ لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے لگا۔ دمشق کے لوگ اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی
خبر شہر میں اور بڑے لوگوں کے گھروں میں عام طریقہ سے پہنچی۔ پھر ایک دن اس حال میں کہ
وہ بیٹھا تھا کہ یکایک ایک بوڑھی ایک گدھے پر جس کی زین جواہرات سے آراستہ ریشمی کپڑے
کی تھی سوار آئی اور عجمی کی دکان پر ٹھہری اور گدھے کی لگام کھینچی اور عجمی کی طرف اشارہ کر کے
کہا میرا ہاتھ پکڑ۔ عجمی نے اس کا ہاتھ پکڑا وہ گدھے سے اتری اور اس سے کہا تو عجمی طبیب
عراق سے آیا۔ اس نے کہا ہاں بوڑھی نے کہا جان میری بیٹی مبتلائے مرض ہے اور اس کے حالات
تفصیل سے بیان کئے عجمی نے کہا اے میری سردار اس لڑکی کا نام کیا ہے تاکہ میں اس کے
ستارے کا حساب کروں اور کون سی ساعت اس کے دوا پینے کے موافق ہوگی بوڑھی نے
کہا اے فارسی بھائی اس لڑکی کا نام نعم ہے۔ جب عجمی نے نعم کا نام سنا حساب کرنے اور اپنے
ہاتھ پر لکھنے لگا اور کہا اے میری سردار جب تک میں نہ جانوں گا کہ وہ کس سرزمین کی ہے ہوا
کے اختلاف کی وجہ سے نہ بتاؤں گا مجھ سے بتا کہ اس نے کس سرزمین میں پرورش پائی ہے
اور اس کی کتنی عمر ہے۔ بوڑھی نے کہا اس کی عمر چودہ برس کی ہے۔ ترجمہ صفحہ ۵۱ے اور اس کی
پرورش کی جگہ عراق میں کوفہ ہے عجمی نے کہا کتنے مہینہ سے اس ملک میں ہے۔ بوڑھی نے کہا
چند مہینوں سے یہاں ہے۔ جب نعمت نے بوڑھی کی بات سنی اور اپنی لونڈی کا نام جانا اسکا
دل دھڑکا اور وہ بیہوش ہو گیا عجمی نے بوڑھی سے کہا کہ یہ یہ دوا لڑکی کے موافق ہوگی۔ بوڑھی
نے کہا جو تو ارادہ کرتا ہے اس کو باندھ اور جو تو نے بیان کیا تجھ کو دے اللہ تعالیٰ کی برکت
سے۔ اور دس دینار دکان پر پھینکے۔ حکیم نے نعمت کی طرف دیکھ کر اس کو حکم دیا کہ دوائیں اسکے
واسطے مہیا کر دے اور بوڑھی نعمت کی طرف دیکھنے اور کہنے لگی کہ اے میرے بچے میں تجھ کو اللہ
کی پناہ میں سونپتی ہوں تیری صورت بالکل اس کی صورت کی سی ہے پھر بوڑھی نے عجمی سے
کہا اے فارس کے رہنے والے بھائی کیا یہ تیرا غلام ہے کہ تیرا بیٹا۔ عجمی نے کہا یہ میرا بیٹا ہے

پھر نعمت نے ضروری چیزیں باندھ کر تھیلی میں رکھیں اور ایک کاغذ لیکر اس میں یہ دو شعر
لکھے۔ اگر نعم مجھ کو ایک نگاہ کی نعمت عنایت کرے۔ تو میں سعدی کو نیک بخت اور جمیل
و خوبصورت نہ جانوں گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو بھول جا اس کی ایسی بیس ہم تجھ کو دیں گے
حالانکہ نہ اس کا مثل ہے نہ میں اس کو بھولوں گا۔ پھر کاغذ کو تھیلی میں رکھا اور تھیلی پر مہر
لگائی اور تھیلی کے غلاف پر (ترجمہ صفحہ ۱۷) کوفی خط میں لکھا۔ میں نعمت بن ربیع کوفی ہوں
اور تھیلی بڑھیا کے سامنے رکھدی۔ بڑھیا نے اس کو لیا اور ان دونوں سے رخصت ہو کر
خلیفہ کے محل کی طرف چلی۔ جب بڑھیا ضروری چیزیں لیکر لونڈی کے پاس آئی اور دوا
کی تھیلی اس کے سامنے رکھی۔ اس سے کہا اے میری سردار جان کہ ایک عجمی طبیب ہمارے
شہر میں آیا ہے۔ میں نے اس سے زیادہ بیماریوں کے معاملوں کو جاننے والا اور پہچاننے والا
نہیں دیکھا۔ میں نے تیرا نام اس کو بتایا اور تیری حالت مفصل بیان کی اس نے تیری بیماری
جانی اور تیری دوا بتائی پھر اس نے اپنے بیٹے کو حکم دیا اس نے یہ دوا تیرے واسطے باندھی۔
دمشق میں اس کے بیٹے سے زیادہ خوبصورت اور سمجھدار نہیں ہے نہ اس سے زیادہ
حسین جوان ہے۔ کسی کی دکان اس کی دکان کی مثل نہیں پائی جاتی۔ نعم نے تھیلی لی اور اپنے
آقا اور اس کے باپ کا نام تھیلی کے غلاف پر لکھا ہوا دیکھا۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اس کا
رنگ بدل گیا اور اپنے جی میں کہا کہ یقیناً دکان والا میری جستجو میں آیا ہے۔ پھر بڑھیا سے
کہا کہ اس طبیب کا حال مجھ سے بیان کر۔ بڑھیا نے کہا اس کا نام نعمت ہے اور اس کی
داہنی ابرو پر نشان ہے۔ وہ عمدہ کپڑے پہنے ہے اور اس کا حسن کامل ہے۔ لونڈی
نے کہا مجھ کو دوا دے اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد کے ساتھ۔ پھر دوا لی (ترجمہ صفحہ ۷۲)
اور اس کو پیا اور ہنس کر بڑھیا سے کہا بیشک مبارک دوا ہے۔ پھر تھیلی میں جستجو کی
تو ایک کاغذ دیکھا اس کو کھولا اور پڑھا جب اس کا مطلب سمجھی تو اس کو یقین ہو گیا کہ وہ
شخص کا مالک ہے اس کا نفس اچھا اور بہت خوش ہوئی۔ جب بڑھیا نے اسے ہنستے دیکھا
تو اس سے کہا کہ۔ آج کا دن مبارک دن ہے تو نعم نے کہا اے [illegible]
کھانے اور پینے۔ بڑھیا نے لونڈیوں سے کہا کہ اپنی سردار کیلئے خوان اور عمدہ کھانے لاؤ۔
لونڈیاں کھانے لائیں اور نعم کھانے کے واسطے بیٹھی کہ یکایک عبدالملک بن مروان ان
لونڈیوں کے پاس آگیا اور نعم جاریہ کو بیٹھی کھانا کھاتے دیکھ کر خوش ہوا۔ بڑھیا تھرانے

کہا اے امیر المومنین تیری نعم لونڈی کی صحت تجھ کو مبارک ہو۔ اور یہ اس طرح ہے کہ اس شہر میں ایک طبیب مرد آیا ہے میں نے اس سے زیادہ بیماریوں اور دواؤں کا جاننے والا نہیں دیکھا۔ میں اُس کے واسطے اس طبیب سے دوا لائی اور دوا میں سے ایک مرتبہ اس کو میں نے دیا تو اس کو اے امیر المومنین صحت حاصل ہوئی۔ امیر المومنین نے کہا لے ہزار دینار اور اُٹھ کھڑی ہو بیماری سے شفا دینے کے واسطے دوا در من میں پھر وہ لونڈی کی صحت سے خوش خوش چلا گیا۔ اور بوڑھی عجمی دکان کی طرف گئی اور اس کو ہزار دینار دئے اور بتایا کہ لونڈی خلیفہ کی ہے۔ ترجمہ صفحہ ۸ ۷ اور اس کو کاغذ جو نعم نے لکھا تھا دیا۔ عجمی نے کاغذ لیکر نعمت کو دیدیا۔ جب نعمت نے کاغذ دیکھا لونڈی کا خط پہچانا تو غش کھا کر گر گیا۔ جب طبیعت درست ہوئی اس کو کھولا اس میں لکھا تھا۔ اپنے نعمت سے چھینی ہوئی۔ اپنی عقل میں فریب کھائی ہوئی۔ اپنے دل کے حبیب سے جدا لونڈی کی طرف سے۔ اما بعد تمہارا خط ہمارے پاس آیا۔ سینہ کشادہ اور دل خوش ہوا۔ وہ شاعر کے قول کے مطابق ہے۔

خط آیا وہ انگلیاں سلامت رہیں جنھوں نے ان کو لکھا ہے یہاں تک وہ خوشبودار ہو گیا گویا کہ حضرت موسیٰ اپنی ماں کے پاس لوٹ آئے۔ یا حضرت یوسف کا کپڑا حضرت یعقوب کے پاس آیا۔ جب نعمت نے یہ خط پڑھا اس کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ قہرمانہ نے کہا اے میرے بچے تو کیوں روتا ہے۔ اللہ تیری آنکھ کو نہ رلائے۔ تو عجمی نے کہا اے میری سردار میرا بیٹا کیسے نہ روئے اس حال میں کہ یہ لونڈی اس کی لونڈی ہے اور وہ اس کا مالک نعمت بن ربیع ہے اس لونڈی کی صحت اس لڑکے کے دیکھنے پر موقوف ہے اس کو کوئی بیماری سوا محبت کے نہیں ہے۔ تو لے اے میری سردار یہ ہزار دینار تیرے واسطے ہیں اور میرے پاس تیرے واسطے اس سے بہت زیادہ ہے اور ہم لوگوں کو رحمت کی آنکھ سے دیکھ۔ ہم کو اس کام کی درستی سوا تیرے نہیں معلوم ہے۔ بوڑھی نے نعمت سے کہا کیا تو اس کا مالک ہے نعمت نے کہا ہاں بوڑھی نے کہا تو نے سچ کہا وہ سست نہیں ہوتی ترجمہ صفحہ ۹ ۷ تیرے ذکر سے تو نعمت نے جو کچھ اس پر گزرا تھا اوّل سے آخر تک بوڑھی کو بتایا۔ بوڑھی نے کہا اے لڑکے تجھ کو اس سے ملانا میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سوار ہوئی اور اسی وقت لوٹ گئی اور لونڈی کے پاس آکر اس کا منہ دیکھ کر ہنسی اور اس سے کہنے لگی۔ اے میری بچی تیرے لئے بجا ہے اگر تو اپنے مالک نعمت بن ربیع کوفی کے فراق کی وجہ روئے اور بیمار ہو جائے نعم

نے کہا کیا پردہ کھل گیا اور حق ظاہر ہو گیا۔ اس سے بوڑھی نے کہا اپنے سینہ کو کشادہ کر یا در
اپنے جی کو خوش رکھ۔ خدا کی قسم میں ضرور تم دونوں کو اکٹھا کروں گی اگر اس میں میری جان
جائے پھر نعمت کے پاس آئی اور کہا میں تیری لونڈی کے پاس گئی اور اس سے ملاقات کی
تو میں نے اس کے پاس تجھ سے ملنے کا شوق اس سے ملنے کے تیرے شوق سے زیادہ پایا۔
اور یہ ہے کہ امیر المومنین اس کے پاس رہنا چاہتا ہے اور وہ رکتی ہے۔ اگر تیرے پاس
مضبوط دل اور قوت قلب ہے تو میں تم دونوں کو یکجا کر دوں اور اپنے کو خطرہ میں ڈالوں
اسلئے کہ وہ باہر نہیں نکل سکتی۔ نعمت نے کہا اللہ تجھ کو اچھا بدلا دے۔ بوڑھی نعمت سے
رخصت ہو کر لونڈی کے پاس آئی اور اس سے کہا تیرے مالک کی جان جاتی ہے ترجمہ صفحہ ۸۰
تیری محبت میں اور وہ تجھ سے ملنا اور تجھ تک پہنچنا چاہتا ہے تو اس بارہ میں کیا کہتی ہے نعم نے
کہا میں ویسے ہی ہوں میری جان جاتی ہے اور اس سے ملنا چاہتی ہوں۔ اس وقت بوڑھی ایک
گٹھری جس میں زیورات اور عورتوں کے پہننے کے کپڑوں کا جوڑا تھا لیکر نعمت کے پاس آئی اور
اس سے کہا ہمارے ساتھ تنہائی کی جگہ چل۔ نعمت بوڑھی کے ساتھ دکان کے پیچھے کے کمرہ میں گیا
بوڑھی نے اس کو سنوارا۔ اس کی کلائیوں کو آراستہ کیا۔ اس کے بال گوندھے اور عورتوں کا وہ لباس
جس سے عورتیں آراستہ ہوتی ہیں پہنایا تو وہ جنت کی حور کی مثل ہو گیا۔ جب قہرمانہ نے اس کو
اس حالت میں دیکھا کہنے لگی۔ تبارک اللہ احسن الخالقین (بہت برکت والا ہے خدا جو سب خالقوں
سے اچھا ہے) خدا کی قسم تو لونڈی سے زیادہ خوبصورت ہے۔ پھر اس سے کہا چل عورتوں کی
طرح بایاں پاؤں آگے اور داہنا پاؤں پیچھے رکھ تو وہ اس کے سامنے چلا جس طرح بوڑھی نے
اس کو حکم دیا تھا جب بوڑھی نے اس کو دیکھا کہ عورتوں کی رفتار جان گیا تو اس سے کہا کہ ٹھہر
یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل کی رات میں تیرے پاس آؤں گی اور تجھ لیکر محل میں چلوں گی۔
جب تو دربانوں اور خادموں کو دیکھنا اپنا ارادہ قوی کرنا اور سر جھکا لینا کسی سے بات نہ کرنا۔
میں ان سے بات کرنے کے واسطے کافی ہوں اور اللہ کی طرف سے توفیق ہے۔ جب صبح ہوئی
قہرمانہ دوسرے دن اس کے پاس آئی اور اس کو لیا ترجمہ صفحہ ۸۱۔ اس کے ساتھ محل تک
پہنچی۔ بوڑھی آگے داخل ہوئی اور نعمت اس کے پیچھے دربان نے اس کو محل میں داخل ہونے سے
روکنے کا ارادہ کیا۔ بوڑھی نے اس سے کہا اے غلاموں میں سب سے زیادہ منحوس یہ امیر المومنین
کی محبوبہ نعم کی لونڈی ہے۔ تو کیسے اس کو داخل ہونے سے روکتا ہے پھر کہا اے جاریہ آ۔ تو

نعمت بوڑھی کے ساتھ محل میں داخل ہوا اور برابر وہ دونوں چلے گئے یہاں تک کہ اس دروازہ تک پہنچے جو محل کے صحن کے قریب تھا تو بوڑھی نے کہا اے نعمت مضبوط کر اپنی جان اور دل کو اور محل میں داخل ہو اور اپنے بائیں ہاتھ کی راہ اختیار کر کے پانچ دروازہ گن کر چھٹے دروازہ میں داخل ہو وہی مقرر جگہ کا دروازہ ہے اور کچھ خوف نہ کر۔ اگر کوئی تجھ سے بات کرے تو تو اس سے بات نہ کرنا اور نہ ٹھہرنا۔ پھر اس کو لیکر چلی یہاں تک کہ دروازوں تک پہنچی۔ اس دروازہ کا مقرر دربان بوڑھی کے سامنے آیا اور اس سے کہنے لگا یہ کون لونڈی ہے بوڑھی نے اس سے کہا ہماری مالک اس کو خریدنا چاہتی ہے۔ دربان نے کہا کوئی داخل نہیں ہو سکتا بغیر اجازت امیر المومنین کے اس کو واپس لیجا میں اس کو نہ جانے دونگا۔ مجھ کو یہی حکم ہے۔ اس سے قہرمانہ نے کہا اے بڑے دربان اپنی عقل کو اپنے سر میں جگہ دے نعم خلیفہ کی لونڈی ہے جس سے خلیفہ کا دل لگا اچھی ہو رہی ہے حالانکہ ترجمہ صفحہ ۸۲ امیر المومنین کو اس کے صحت کی امید نہ تھی وہ اس کو خریدنا چاہتی ہے اس لئے اس کو جانے سے نہ روک کہیں ایسا نہ ہو کہ نعم کو خبر ہو کہ تو نے اسے روکا تو وہ تجھ پر غصہ کرے اور اس کی بیماری لوٹ پڑے۔ اگر اس نے تجھ پر غصہ کیا تو تیرے سر کے کٹنے کی کوشش کرے گی پھر بوڑھی نے کہا چل اے جاریہ اس کی بات نہ سن اور ملکہ سے نہ بتانا کہ دربان نے تجھ کو داخل ہونے سے روکا تھا نعمت نے اپنا سر جھکایا اور محل میں داخل ہوا۔ اور بائیں جانب جانے کا ارادہ کیا۔ غلطی کی اور اپنے داہنے طرف چلا۔ پانچ دروازے گن کر چھٹے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ چھ دروازے گنے اور ساتویں میں داخل ہوا۔ جب اس دروازہ میں داخل ہوا تو ایسا مقام دیکھا جہاں ریشمی فرش بچھا ہے اور دیواروں پر حریر کے پردے ہیں اور عود و عنبر کی انگیٹھیاں اور تیز خوشبو کی مشک ہے اور صدر مقام پر ریشم کا فرش بچھا ہوا تخت دیکھا۔ اس پر نعمت بیٹھا تو بڑا بادشاہ دکھائی دیا۔ نعمت نے یہ نہ جانا کہ اس کے غیب میں کیا لکھا ہے اس حالت میں کہ وہ اپنے معاملہ میں فکرمند بیٹھا تھا کہ امیر المومنین کی بہن اور اس کے ساتھ اس کی لونڈی آ گئی۔ جب لڑکے کو بیٹھا دیکھا اس نے گمان کیا کہ یہ لونڈی ہے تو اس کی طرف بڑھی اور کہا ترجمہ صفحہ ۸۳ اے لونڈی تو کون ہے اور تیری کیا خبر ہے کون تجھ کو یہاں لایا۔ نعمت نہ بولا اور اس کا جواب نہ دیا۔ تو اس نے کہا اے لونڈی تو اگر میرے بھائی کی لونڈیوں میں ہے اور وہ تجھ پر غصہ ہوا ہے تو میں اس سے سوال کروں گی اور اس کو تجھ پر مہربان کر دوں گی پھر نعمت نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اس وقت اس نے اپنی لونڈی

سے کہا کہ مجلس کے دروازہ پر کھڑی ہو جا اور کسی کو نہ آنے دے پھر خود نعمت کی طرف بڑھی اس کا حسن وجمال دیکھ کر حیران ہو گئی اور کہا اے چھوکری مجھ سے بتا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے اور تیرے یہاں آنے کا کیا سبب ہے میں نے تجھ کو اپنے محل میں نہیں دیکھا۔ نعمت نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اس وقت بادشاہ کی بہن غصہ ہوئی اور ارادہ کیا کہ نعمت کے کپڑے کھول دے تاکہ اس کی خبر معلوم کرے تب اس سے نعمت نے کہا اے میری سردار میں تیرا غلام ہوں مجھ کو خرید لے۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تو مجھے پناہ دے۔ خلیفہ کی بہن نے اس سے کہا تجھے کچھ خوف نہیں تو کون ہے اور میری اس نشست گاہ میں کون لایا۔ تو نعمت نے اس سے کہا اے ملکہ میں نعمت بن ربیع کوفی کہا جاتا ہوں میں نے اپنی جان اپنی لونڈی نعم کی وجہ سے خطرہ میں ڈالی ہے جس کو حجاج نے مکر سے لیکر یہاں بھیجا ہے۔ خلیفہ کی بہن نے کہا تجھے کچھ خوف نہیں۔ پھر اپنی لونڈی کو آواز دی اور اس سے کہا ترجمہ صفحہ ۸۴ نعم کے کمرہ میں جا۔ حالت یہ تھی کہ قہرمانہ نے نعم کے کمرہ میں آکر اس سے کہا۔ کیا تیرا مالک تیرے پاس پہنچا اس نے کہا خدا کی قسم نہیں۔ قہرمانہ نے کہا شاید اس نے غلطی کی تیرے کمرہ کے علاوہ کسی دوسرے کمرہ میں چلا گیا۔ اور تیری جگہ بھول گیا۔ نعم جاریہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہم سب کی موت اپنا کام کر چکی اور ہم سب ہلاک ہوئے اور دونوں فکرمند بیٹھیں۔ اس حال میں کہ دونوں اسی حالت میں تھیں کہ خلیفہ کی بہن کی لونڈی نے ان کے پاس آکر نعم کو سلام کیا اور اس سے کہا کہ میری مالک تجھ کو اپنی مہمانی میں اپنے پاس بلاتی ہے نعم نے کہا ہم نے سنا اور فرماں برداری کی۔ قہرمانہ نے کہا شاید تیرا مالک خلیفہ کی بہن کے پاس ہے اور پردہ کھل گیا نعم اسی وقت اُٹھی یہاں تک کہ خلیفہ کی بہن کے پاس آئی۔ خلیفہ کی بہن نے اس سے کہا یہ تیرا مالک میرے پاس بیٹھا ہے۔ اس نے جگہ میں غلطی کی اور تجھ کو ڈر نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جب نعم نے خلیفہ کی بہن سے یہ بات سنی اس کا نفس مطمئن ہو گیا اور اپنے مالک نعمت کی طرف بڑھی جب نعمت نے اس کو دیکھا کھڑا ہو گیا اور ہر ایک نے اُن دونوں میں سے اپنے ساتھی کو اپنے سینہ سے لگایا پھر دونوں غش کھا کر زمین پر گر پڑے۔ ترجمہ صفحہ ۸۵ جب دونوں ہوش میں آئے تو خلیفہ کی بہن نے کہا کہ تم دونوں بیٹھو تاکہ تم جس معاملہ میں مبتلا ہو اس سے تمہاری رہائی کی تدبیر ہم کریں دونوں نے کہا اے ہماری سردار سن کر اور فرمانبرداری کریں گے اور حکم تیرا ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم تم کو ہماری طرف سے ہرگز برائی نہ پہنچے گی پھر اپنی

لونڈی سے کہا کھانا اور شراب لا۔ وہ سب کچھ لائی۔ سب نے بیٹھ کر ضرورت کے مطابق کھایا۔
پھر بیٹھ کر پینے لگے۔ جام نے ان میں گردش کی۔ اور ان سے غم زائل ہو گئے۔ پھر نعمت نے
کہا کاش مجھ کو معلوم ہوتا کہ اس کے بعد کیا ہوگا۔ اس سے خلیفہ کی بہن نے کہا اے نعمت
کیا تو اپنی لونڈی نعم کو چاہتا ہے اس نے اس سے کہا اے میری سردار اس کی محبت ہی وہ
چیز ہے جس نے مجھ کو جان کے خطرہ میں ڈالا ہے۔ پھر خلیفہ کی بہن نے نعم سے کہا اے نعم کیا
تو اپنے مالک سے محبت کرتی ہے۔ اس نے کہا اے میری سردار اس کی محبت ہی وہ چیز ہے
جس نے میرے جسم کو گھلا دیا اور میری حالت بدل دی۔ خلیفہ کی بہن نے کہا خدا کی قسم تم دونوں
ایک دوسرے کو چاہتے ہو جو تم دونوں میں جدائی ڈالے مٹ جائے آنکھ ٹھنڈی اور نفس
خوش کرو۔ تو دونوں اس بات سے خوش ہوئے۔ نعم نے عود (باجا) مانگا۔ لوگوں نے پیش کیا
اس نے لیکر درست کرکے ایک دفعہ بجایا اور خوش ہوکر یہ اشعار گائے۔ جب بدخواہوں
نے سوا ہمارے فراق کے سب کا انکار کیا۔ نہ میرے پاس ان کا بدلا ہے نہ تیرے پاس
ترجمہ ۱۶۸ اور ان لوگوں نے ہمارے کانوں پر پورا ڈنکا مارا۔ اور ہمارے مددگار و معاون
کم ہو گئے۔ میں ان سے لڑوں گی تیری دونوں آنکھوں کی پتلی سے۔ اور اپنے آنسو سے۔ اور
اپنی سانس سے۔ تلوار سے۔ سیلاب سے۔ آگ سے۔ پھر نعم نے عود اپنے مالک نعمت کو
دی اور اس سے کہا مجھ کو چند شعر سنا اس نے لیا اور درست کرکے نغمے گائے اور یہ اشعار
پڑھے۔ چودھویں رات کا چاند تیری حالت ظاہر کرتا اگر اس میں چھائیں نہ ہوتی۔ اور آفتاب
تیرے مثل ہوتا اگر اس میں گہن نہ لگتا۔ میں متعجب ہوں اور عشق میں بہت سے تعجب ہیں۔
اس میں رنج ہیں اس میں غم ہیں اس میں تکلیف ہے میں راہ کو نزدیک پاتا ہوں جب
میں اس میں دوست کی طرف چلتا ہوں۔ اور دور پاتا ہوں جب لوٹتا ہوں۔ جب نعمت
شعر سے فارغ ہوا نعم نے پیالہ بھر کر اس کو دیا اس نے لیکر پیا پھر نعم نے دوسرا پیالہ بھر کر
خلیفہ کی بہن کو دیا اس نے پیا پھر نعم نے عود لیکر اس کو درست کر کے اس کی تانت وغیرہ تانی
اور یہ دو شعر پڑھے۔ دل میں رنج و غم جاگزیں ہیں میرے جگر میں سخت سوزش ہلتی پھرتی
ہے۔ بدن کی لاغری ظاہر ہے۔ جسم میرے سبب سے محبت کا بیمار ہے۔
ترجمہ صفحہ ۱۶۷ پھر نعم نے پیالہ بھر کے نعمت کو دیا نعمت نے پیا اور عود لیکر اس کی تانت
وغیرہ درست کرکے یہ دو شعر پڑھے۔ آہ وہ جس کو میں نے اپنی جان دی اور اس نے

میری جان پر سختی کی میں نے اس سے رہائی چاہی تو میں مجبور ہو گیا عاشق کی مدد اُس چیز سے کر جو اس کو بربادی ہے۔ نجات دے۔ مرنے سے پہلے اور یہ آخری سانس ہے۔
برابر وہ لوگ اشعار پڑھتے اور گا بجا کے پیتے اور لذت و خوشی فرحت و مسرت میں تھے پھر اس حالت میں کہ ان کا یہ حال تھا یکایک امیر المومنین اُن کے پاس آ گیا جب ان لوگوں نے اُسے دیکھا کھڑے ہو گئے اور اس کے سامنے زمین چومی اس نے نعم کو عود لئے ہوئے دیکھا اور کہا کہ اے نعم اس خدا کی حمد ہے جس نے تجھ سے درد اور سختی دور کی پھر نعمت کی طرف جو اُس حالت میں تھا متوجہ ہو کر کہا اے میری بہن نعم کے پہلو میں یہ کون لونڈی ہے اس کی بہن نے کہا اے امیر المومنین یہ تیری لونڈیوں میں ایک لونڈی ہے نعم بغیر اس کے نہ کھاتی ہے نہ پیتی پھر شاعر کا قول سنایا ترجمہ صفحہ ۸۸ دو مخالف چیزیں اکٹھا ہوئیں حسن و خوبی میں الگ الگ ہوئیں۔ مخالف چیز کی خوبی مخالف چیز کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ خلیفہ نے کہا خدا اسے میری قسم یہ اُسی کی طرح خوبصورت ہے نعم کی عزت کرنے کی وجہ سے کل اس کے واسطے میں ایک جگہ نعم کی۔ رہنے کی جگہ کے پہلو میں خالی کروں گا اور اس کے واسطے فرش اور لباس نکالوں گا اور اس کے پاس کل وہ چیزیں جو اس کو درست کریں بھیجوں گا۔ خلیفہ کی بہن نے کھانا منگا کر اپنے بھائی کے سامنے پیش کیا اس نے کھایا اور ان لوگوں کے ساتھ اس مجلس میں اور اس جگہ بیٹھ کر پیالہ بھر کے نعم کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اسے کچھ شعر سنائے۔ نعم نے دو پیالے پینے کے بعد یہ دو شعر گائے۔
جب میرے ساتھ شراب پینے والے نے مجھ کو پینے کے بعد پلایا۔ پھر پینے کے بعد پلایا ہے۔ تین پیالے جن کی آواز کبوتر کی آواز تھی تو میں رات اس طرح بسر کروں گی کہ غرور سے دامن کھینچوں گی۔ گویا کہ اے امیر المومنین میں تیری امیر ہوں۔ امیر المومنین بہت خوش ہوا اور دوسرا پیالہ بھر کے نعم کو دیا اور اسے گانے کا حکم کیا نعم نے پینے کے بعد عود کو درست کر کے یہ اشعار گائے۔ اے وہ جو اس امر پہ فخر کرتا ہے کہ اس زمانے میں اس سے زیادہ شریف اور اس کے مثل نہیں ہے۔
ترجمہ صفحہ ۸۹ اے بزرگی میں یکتا اور اے سخاوت جس کی اصل ہے۔ اے سردار اے بادشاہ تمام مشہور۔ اے زمین کے کل بادشاہوں کے بادشاہ۔ تو بہت عطا کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ نہ اظہار احسان ہے نہ خفگی میرا رب تجھ کو۔ دشمنوں کے خاک آلودہ و غمگین

ہونے کیلئے قائم و برقرار رکھے۔ اور اقبال و کامیابی تیرے قسمت کے ستاروں کو زینت
دے۔ جب خلیفہ نے نعم سے یہ اشعار سنے تو کہا خدا کی قسم خوب خدا کی قسم اچھا۔ اے نعم
اللہ تجھ کو اچھا بدلا دے۔ کیسی فصیح تیری زبان اور کیا صاف تیرا بیان ہے۔ آدھی رات تک
برابر خوشی و مسرت میں وہ لوگ رہے۔ پھر خلیفہ کی بہن نے کہا سُن اے امیر المومنین میں نے
ایک قصہ بعض اہل مدارج کی کتاب میں دیکھا ہے۔ خلیفہ نے کہا وہ کیا ہے اس کی بہن نے
اس سے کہا کوفہ کے شہر میں ایک لڑکا نعمت بن ربیع نام کا تھا اس کی ایک لونڈی تھی نعمت
اسے چاہتا تھا وہ نعمت کو چاہتی تھی۔ اُن دونوں نے ایک جگہ پرورش پائی جب سیانے ہوئے
اور ایک دوسرے کو جاننے لگے تو زمانے نے نحوست کا تیر مارا اور ان پر اپنے آفتوں کے ساتھ
ظلم کیا اور ترجمہ صفحہ ۹۰ فراق نے ان پر حکومت کی اور بدخواہوں نے ان سے فریب کیا
یہاں تک کہ وہ مالک کے گھر سے نکلی اور اس کو لوگوں نے چرا لیا پھر اس کے چور نے اس کو ایک
بادشاہ کے ہاتھ دس ہزار دینار کے عوض بیچا اور لونڈی اپنے مالک سے محبت کرتی تھی اُسی طرح
جیسے مالک کو لونڈی سے تھی۔ تو مالک نے اپنے گھر والوں کو اور اپنی نعمت اور گھر چھوڑ کر
لونڈی کی تلاش میں سفر کیا اور اس سے ملنے کے اسباب مہیا کیے اور نفس کو خطرہ میں ڈالا اور
جان خرچ کر ڈالی یہاں تک کہ وہ اپنی لونڈی سے ملا وہ لونڈی نعم کہی جاتی تھی۔ جب نعمت نعم
سے ملا تو دونوں اچھی طرح بیٹھنے نہیں پائے تھے کہ وہ بادشاہ جس نے لونڈی کو چور سے
مول لیا تھا آگیا اور دونوں کے بارے میں جلدی کر کے ان کے قتل کا حکم دیا اور اپنے جی میں
انصاف نہ کیا اور اپنے حکم میں ان پر نرمی نہ کی۔ اے امیر المومنین اس بادشاہ کی بے انصافی
کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں امیر المومنین نے کہا۔ یقیناً یہ بہت تعجب انگیز انوکھی چیز ہے۔ اس
بادشاہ کو قدرت کے وقت معاف کرنا لازم تھا اسلئے کہ اس کو لازم تھا کہ ان کے بارے میں
تین چیزوں کی حفاظت کرتا۔ پہلی یہ کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے عاشق ہیں۔ دوسری یہ کہ
وہ دونوں اس کے گھر اور اس کے قبضہ میں ہیں۔ تیسری یہ کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ لوگوں پر
حکومت کرنے میں نرمی کرے ترجمہ صفحہ ۹۱ تو کیا حال ہے اُس معاملہ کا جو خود بادشاہ کی
ذات سے متعلق ہے۔ اس بادشاہ نے وہ کام کیا جو بادشاہوں کے کام کے مشابہ نہیں۔ تو
اس کی بہن نے کہا اے میرے بھائی زمین اور آسمانوں کے خدا کے واسطے نعم کو گانے کا حکم دے
اور سن کہ وہ کیا گاتی ہے۔ تو اُس نے کہا کہ اے نعم میرے سامنے گا۔ تو نعم نے یہ اشعار سنائے۔

زمانے نے بیوفائی کی اور حال یہی ہے کہ وہ ہمیشہ بے وفا رہتا ہے۔ دلوں پر تیر چلاتا ہے اور فکروں کا
سبب بنتا ہے۔ مرنے کے بعد دوستوں کو جدا کرتا ہے۔ آنسوؤں کو رخساروں پر خوب بہتے ہوئے
تو دیکھے گا۔ وہ لوگ تھے اور میں اور میرا عیش تر و تازہ تھا۔ اب زمانہ ہماری بکھری ہوئی جماعت
کو اکٹھا کر دے۔ میں ضرور روؤں گی خون اور آنسو برسانے کی حالت میں۔ تمہارے واسطے افسوس
کرکے رات دن۔ جب امیر المومنین نے یہ شعر سنے بہت خوش ہوا پھر اس کی بہن نے اس سے
کہا اے میرے بھائی جو شخص کسی شئے کا اپنے نفس پر حکم دیتا ہے اس کو اس حکم پر قائم رہنا اور عمل
کرنا لازم ہے اور تو نے اپنے نفس پر یہ حکم کیا ہے۔ پھر کہا اے نعمت اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح
اے نعم تو کھڑی ہو تو دونوں کھڑے ہو گئے خلیفہ کی بہن نے کہا اے امیر المومنین یہ کھڑی
ہونے والی چرائی ہوئی نعم ہے اس کو حجاج بن یوسف ثقفی نے چرا کر تیرے پاس بھیجا ہے اور جو
کچھ اس نے اپنے خط میں اس کو دس ہزار دینار کے عوض خریدنا درج کیا ہے جھوٹ درج کیا ہے
اور یہ کھڑا ہونے والا نعمت بن ربیع اس کا مالک ہے۔ میں تجھ سے تیرے پاک باپ دادا اور حمزہ
اور عقیل اور عباس کی عزت و حرمت کے ذریعہ سے سوال کرتی ہوں کہ تو ان دونوں کو معاف
کر دے اور ان کے قصور سے درگزر کرے اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کو عنایت کر دے
تاکہ تو دونوں کا اچھا بدلا اور ثواب حاصل کرے اس لئے کہ یہ دونوں تیرے قبضہ میں ہیں اور
ان دونوں نے تیرا کھانا کھایا ہے اور تیرا پانی پیا ہے اور میں دونوں کی سفارش کرنیوالی
اور خون کی معافی مانگنے والی ہوں۔ اس وقت خلیفہ نے کہا تو نے سچ کہا میں نے ایسا ہی حکم
دیا ہے میں کسی چیز کا حکم اس سے لوٹ کیلئے نہیں دیتا پھر کہا اے نعم کیا یہ تیرا مالک ہے نعم
نے اس سے کہا ہاں اے امیر المومنین اس نے کہا تم دونوں کو کچھ خوف نہیں میں نے تمہیں ہر
ایک کو دوسرے کو دیدیا۔ پھر کہا اے نعمت کیسے تو نے اس کی جگہ جانی اور تجھ کو یہ جگہ کس نے
بتائی نعمت نے کہا اے امیر المومنین میری خبر سن اور بات کی طرف کان لگا۔ تیرے پاک باپ
دادا کی قسم میں تجھ سے کچھ نہ چھپاؤں گا پھر اس نے جو کچھ اس کے ساتھ حکیم عجمی نے کیا تھا اور
قہرمانہ نے کس طرح اس کو محل میں داخل کیا اور کیسے وہ دروازہ دل کو بھلا بیان کیا۔ تو خلیفہ
اس سے بہت متعجب ہوا اور کہا عجمی کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے اس کو اس کے سامنے حاضر
کیا اور اپنے خاص لوگوں میں بنایا اور خلعت دی ترجمہ صفحہ ۹۳ اور اس کے واسطے عمدہ
انعام کا حکم دیا اور کہا جس کی ایسی تدبیر ہو اسے ہم کو اپنا خاص بنانا لازم ہے۔ اور خلیفہ نے نعمت

اور نعم کو انعام دیا اور قہرمانہ کو انعام دیا۔ دونوں خلیفہ کے یہاں سات دن رہے پھر نعمت اور لونڈی نے اس سے اجازت سفر طلب کی اس نے دونوں کو کوفہ جانے کی اجازت دی تو نعمت نے سفر کیا اور اپنے ماں باپ سے ملا اور اچھی اور بہت آسودہ زندگی بسر کی۔

اوصاف البلد من الرحلة الحجازیہ

متر۔ ناپنے کا پیمانہ
کلومیٹر۔ ناپنے کا پیمانہ
تدرج۔ بڑھا چلنا
احتشاد۔ ایک کام کے واسطے جمع ہونا
جدر۔ مناسب ہونا
وظیفہ۔ عہدہ۔ ذمہ داری۔ حق
قواد۔ جمع قائد۔ امیر لشکر۔ سپہ سالار۔
جو۔ فضا یعنی زمین آسمان کا درمیان
دوامة۔ لٹو۔
ینابیع۔ جمع ینبوع۔ چشمہ

سقا۔ پانی بھرنے والا بہشتی
عاصمہ۔ دارالسلطنت
سفح۔ پہاڑ کی پستی۔ دامن کوہ
اضعاف جمع ضعف دوگنا
میادین جمع میدان
یاپان۔ جاپان
حرکت۔ جنبش۔ شورش۔ آمدورفت۔ چہل پہل
محدقہ۔ گھیرنے والے
صہاریج۔ جمع صہریج۔ حوض۔ گڈھا۔ تالاب
قنوات۔ نہریں

ترجمہ صفحہ ۹۴

شہروں کی صفتیں کتاب رحلۃ الحجازیہ کا انتخاب

مکہ معظمہ

مکہ کو مکہ اور اُم القریٰ بھی کہتے ہیں۔ سمندر کی سطح سے یہ شہر ۳۳۰ میٹر اونچا ہے۔ اور ۲۱ درجہ ۳۸ دقیقہ عرض البلد اور ۲۰ درجہ ۹ دقیقہ طول البلد میں واقع ہے اور یہی ملک حجاز کا دارالسلطنت ہے اسی میں حکومت کا محل ہے اور یہ شہر پچھم سے پورب تک قریب ۳ کلومیٹر لانبا۔ اور قریب اس کے چوڑا دو پہاڑوں جو پورب اور پچھم اور دکھن کی طرف ملنے کے قریب ہو جاتے ہیں (یعنی مکہ کے تینوں دروازہ پر) کے سلسلہ کے بیچ میں اتر سے دکھن کی طرف جھکی ہوئی وادی میں واقع ہے اسی وجہ سے یہاں کے مکانات یہاں آنے والے کو نہیں دکھائی دیتے لیکن

جب وہ مکہ کے دروازوں پر آجاتا ہے تو دیکھتا ہے اور تو تمام دامن کوہ کو حرم کے جانب ترجمہ صفحہ ۹۵ ایسے گھروں سے جن پر گرم ہوا چلا کرتی ہے وادی کے کنارہ تک آباد پائے گا ان گھروں کی تعداد سات ہزار تک پہنچتی ہے جن میں بڑے اور چھوٹے گھر داخل ہیں۔ حج کے زمانہ میں یہاں کم سے کم ۲۰۰۰۰ لوگ جمع ہوتے ہیں اور جب حج جمعہ کو ہوتا ہے تو اس سے کئی گونہ زیادہ ہوتے ہیں اور حرم شریف ان گھروں کے درمیان دکھن کی طرف مائل جبل ابی قبیس کے قریب ہے اور ایک راہ پچھم سے پورب کی طرف مکہ کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ وہاں کی سب سے بڑی سڑک ہے جہاں سے یہ گذرتی ہے اس کے سمت بدلنے کی وجہ سے اس کا نام بھی بدل جاتا ہے جب پچھم طرف جرول سے شروع ہوتی ہے حارۃ الباب کہی جاتی ہے پھر شبیکہ یہاں تک حرم سے اتر کی طرف سے ملتی ہے تو شامیہ کہی جاتی ہے جب دکھن کے حرم داہنے ہاتھ مڑتی ہے تو سوق صغیر نام ہے پھر جیاد نام ہے اسی پر ڈاکخانہ اور تار گھر اور تکیۃ المصریہ دارالحکومت عثمانیہ ہے جس کو حمیدیہ کہتے ہیں پھر جب یہ سڑک صفا تک پہنچتی ہے اس کا مسعیٰ نام ہے پھر قشیشیہ پھر سوق اللیل پھر غزہ اور یہاں سے مکہ کے پورب کے دروازہ باب معلی تک بہر حال وہ سڑکیں جن میں اتر جانب ترجمہ صفحہ ۹۶ حرم کا ہے وہ شامیہ اور شہر کا بازار اور ہموار زمین اور نقا دالسلیمانیہ اور جودریہ اور بیاضیہ ہیں۔ مکہ میں باوجود اس کے بڑے ہونے کے عام میدان نہیں ہیں۔ اے اللہ میں سچا ہوں۔ سوا مسجد الحرام کے جو اپنے وسیع ہونے کی وجہ سے بڑے میدانوں کا حق ادا کرتی ہے۔ حج کے زمانہ میں اسلامی دنیا کے ہر قسم کے آدمی تمام آباد مقاموں سے آتے ہیں اس لئے وہاں مختلف شکلیں۔ لباس مختلف رنگ تو دیکھے گا۔ یہاں تک کہ اگر اس کو اسلامی نمائش گاہ کہا جائے تو بجا ہے۔ میں نے وہاں ایک جاپانی مرد جو جاپان کے بڑے سرداروں میں سے تھا اور مسلمان ہو کر وہاں حج کا فرض ادا کرنے کے واسطے آیا تھا دیکھا۔ مکہ میں بہت سے بازار ہیں اور ہر بازار میں تو حج کے زمانہ میں نہ مٹنے والی حرکت۔ چہل پہل دیکھے گا اس کے بعد شہر والوں کو بہت فائدہ ہوا ہے اور رکئیں مشقت کے کاموں کا دار مدار غلاموں پر ہے انہیں میں سے بوجھ اٹھانے والے اور لکڑہارے اور گدھے والے اور اونٹ والے اور پانی والے اور خدمت کرنے والے ہیں اور مکہ کی فضا بہت گرم اور کم بارش والی ہے باوجود اس کے کہ وہاں طائف کو گھیرنے والے اونچے پہاڑوں سے بارش کا پانی آنے کی وجہ سے اکثر سیلاب آجاتا ہے۔ وہاں کی ہوائیں ترجمہ

صفحہ ۹۷ چلنے میں ہر مرتبہ ایک ساعت میں مختلف ہوتی رہتی ہیں۔ اسی وجہ سے مکے والے کہتے ہیں کہ اللہ نے ستر ہوائیں پیدا کی ہیں ان میں ٦٩ مکے میں ہیں اور ایک ساری دنیا میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ہوا شہر میں گھیرنے والے پہاڑوں کے درمیان ہیں جیسے دوامہ پانی کی سطح پر ناچتا ہے گھومتی ہے اس حال میں کہ تو دیکھے کہ ہوا مکان میں پچھم یا اتر کے کھڑکی سے آتی ہے رک جاتی ہے اور پورب یا اتر یا دکھن کی کھڑکی سے آنے لگتی ہے۔ اس وجہ سے وہاں کے مکانات بہت سی کھڑکی والے ہوتے ہیں اور اکثر چاروں طرف ہوتی ہیں تاکہ تو ہوا سے محروم نہ رہے چاہے وہ کسی طرف سے چلے اور سمندر کی ہوا مکے والوں کے نزدیک بہت اچھی ہے اور پچھم سے آتی ہے اس لئے کہ وہ سمندر کی سمت سے آتی ہے۔ پھر شام کی ہوا جس کو شمال کہتے ہیں۔ اتر اور دکھن کی ہوائیں گرم ہیں۔ اور مکہ والے کوؤں کا پانی پیتے ہیں مثلاً زمزم یا وہ کوئیں جو اطراف مکہ میں ہیں مثلاً زاہر اور عسقلانی اور جعرانہ وغیرہ یا اُن حوضوں کا پانی پیتے جن میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے یا چشموں کا یا نہر زبیدہ کا جس کا پانی شہر تک نہروں میں ترجمہ صفحہ ۹۸ زمین کے نیچے جاری ہے اس کے خزانے بڑی سڑکوں پر ہیں جہاں پانی بھرنے والے اپنی مشکوں کو بھرتے ہیں۔

حرم شریف مدینہ منورہ

مرتکزہ۔ ثابت ہے۔ قائم	طبقہ۔ مکان کی منزل
صیوان۔ چینی کے	مکسوہ۔ پہنایا ہوا
قبہ۔ گنبد	موشی۔ آراستہ
درابزین۔ جنگلا سلاخوں	حظیرہ۔ احاطہ۔ باڑہ

ترجمہ۔ حرم شریف مدینہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے جو وسط شہر میں پورب کی طرف واقع ہے وہاں کی ہوا لطیف اور منظر خوبصورت اوسط درجہ کی مستطیل صورت میں ہے۔ لمبان اس کی اتر سے دکھن تک ½ ١١٦ میٹر اور چوڑان پورب سے پچھم تک قبلہ کے سمت سے ٨٦ میٹر ٣٥ سینٹی میٹر یا باب شامی کے سمت سے ٦٦ میٹر ہے اور اپنی وضع میں دو قسم پر تقسیم ہے مسجد اندر صحن۔ مسجد قبلہ عثمان رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتی

ہے یعنی قبلہ کی طرف کی دیوار سے صحن تک ایک طرف سے اور لمبان میں باب رحمت اور
باب نسا کے درمیان دوسری جانب سے اور یہ قسم کل کی کل قبون سے ڈھکی ہوئی ہے ایسی
محرابوں پر ہیں جو سونے کے پانی سے آراستہ سنگ مرمر کی منزل میں چینی کے سونا چڑھائے
ہوئے کھمبوں پر ہیں۔ اور دوسری قسم صحن ہے جس کا نام حصوہ ہے شکل اس کی
شامی دروازہ تک مستطیل ہے۔ ترجمہ صفحہ ۹۹ اور تین طرف سے اس کو تین سائبان
جن میں ڈاٹ دار کھمبے اور ان پر گنبد ہیں جو بادل سے ٹکراتے ہیں گھیرے ہے۔ حرم شریف کے
کل کھمبوں کی تعداد معہ ان کھمبوں کے جو دیواروں سے ملے ہوئے ہیں ۳۲۷ ہے۔ جن میں
سے ۲۲ مقصورہ شریف کے اندر داخل ہیں۔ باب شامی میں داخل ہونے کی جگہ پر مدرسہ مجیدیہ
ہے اور اسمیں داخل ہونے کی جگہ میں حرم شریف کے اندر سے ایک دروازہ جس کو باب توسل
کہتے ہیں اور اس کے ایک جانب پچھم کی طرف حرم شریف کے خاص خادموں کا مکان اور ان
کے ہاتھ منہ دھونے کی اور آرام کی جگہیں ہیں اور اس کے قریب حرم شریف کی روشنی کے واسطے
زیتون کے تیل کا خزانہ ہے پھر مدرسہ کا دروازہ۔ یہ تینوں دروازے اتر کے سائبان میں ہیں
اور وسط صحن میں پورب کی طرف چھوٹے احاطہ میں جو لوہے کے سلاخوں سے گھرا ہوا ہے
اس میں چند چھوٹے پیڑ بڑے درختوں کے گرد ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا کے باغ کا نشان ہے اور کہا گیا ہے کہ اس احاطہ کے کنوئے کا پانی لذیذ ہے جس کا نام بئر النبی
ہے ترجمہ صفحہ ۱۰۰ اور بعض لوگ اس کو زمزم مدینہ کہتے ہیں۔ اور اس احاطہ کے بعد شیشم
کی لکڑی کی جالی پورب کے سائبان سے لمبائی کے برابر ہے۔ یہ اس امر کا اشارہ ہے کہ یہ
عورتوں کے واسطے مخصوص۔ یہاں وہ نماز پڑھتی ہیں، و حرم میں ٹھہرتی ہیں اور اس
سائبان کے دکھن حرم شریف خادموں کے لئے مخصوص چبوترہ اور یہ چبوترہ قریب ۱۲ میٹر
لانبا اور ۸ میٹر چوڑا ہے اور زمین سے قریب ۴۰ سانتی میٹر کے اونچا ہے۔ حضور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اصحاب صفہ کی جگہ تھی جو پرہیزگار اور ایک جگہ بیٹھے رہتے۔
ان کل ضروریات زندگی غذا و لباس سب حضور ان کو دیتے تھے۔
اس چبوترہ کے قریب دکھن کی طرف ایک اور چبوترہ اس سے چھوٹا مقصورہ شریف
سے اتر کی طرف ہے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھتے تھے۔ ان دونوں چبوتروں
کو ایک لکڑی جو باب جبریل تک پورب طرف سے جدا کرتی ہے اور داہنے طرف اس کے اندر چھوٹا

چبوترہ ہے جس پر شیخ حرم بیٹھتے ہیں ترجمہ صفحہ ۱۰۱ اور اس کے قریب مقصورہ شریف کے مخصوص اشیا کا خزانہ ہے جو حرم شریف کے پورب کی طرف واقع ہے اور روزہ شریف مقصورہ شریف کے پچھم ہے۔ یہی وہ مسافت ہے جو قبر شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر کے درمیان میں ہے حضور کے فرمودہ کے مطابق۔ میری قبر اور ممبر کے درمیان میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور یہ ۲۲ میٹر لانبا اور قریب ۱۵ میٹر کے چوڑا ہے اور روضہ شریف کو حضرت عمر اور حضرت عثمان کی بنائی ہوئی عمارت سے جدا کرتا ہے۔ اس کے دکھن پیتل کا باڑا (جنگلا) ہے جس کی بلندی ایک میٹر کے قریب ہے۔ اور روضہ ہمیشہ ہر وقت اپنے درجہ کی بزرگی کی وجہ سے مردوں کے واسطے مخصوص ہے اور روضہ شریف کے پچھم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ ہے۔ یہ اللہ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے بہت ہی خوبصورت اور نہایت ہی باصنعت ہے یہ مقصورہ شریف کے سامنے قبلہ کی طرف ہے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منگل کے دن ۱۵ شعبان ۲ھ میں جبکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا بنایا ہے اور قبلہ کے پچھم ممبر شریف ہے۔ ترجمہ صفحہ ۱۰۲ اور پتھر کا ہے عمدہ سونے کی پتیوں سے نقش کیا ہوا بہت خوبصورت اور نہایت عمدہ صنعت اس کو سلطان مراد ثالث نے بطور ہدیہ حرم شریف کے لئے ۹۹۸ھ میں بھیجا تھا اور یہ قایتبائی کے ممبر کی جگہ رکھا گیا اور وہ اس جگہ سے متصل ہے جہاں حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ممبر تھا۔
اور حرم شریف میں قسم قسم کے بچھی قیمتی جانمازیں بچھی ہیں ان میں زیادہ نور لفہ کی بنی ہوئی ہیں خاص کر روضہ شریف میں۔ حاصل کلام یہ ہے وہ اللہ کے آیتوں میں ایک آیت اپنی پاکی لطافت وعزت عمدگی منظر میں یہاں تک جو اس میں داخل ہوتا ہے اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا اور اس کے پانچ دروازے ہیں۔ باب السلام۔ باب الرحمۃ پچھم میں باب مجیدی اتر میں۔ باب النسار۔ باب جبرئیل یا باب البقیع پورب میں اور یہ کل دروازے عشا کی نماز کے بعد مقفل ہو جاتے ہیں فجر کے تھوڑی دیر کے پہلے تک یہ قاعدہ حضرت عمر کے وقت سے ہے اور باب الرحمۃ و باب السلام کے قریب باہر کی طرف ٹونٹیاں (نل) ترجمہ صفحہ ۱۰۳ وضو کے واسطے سلطان عبدالمجید نے بنایا تھا۔ اسی طرح پائخانے اس دور ہیں۔

بیت المقدس

شرائط ۔ شریف زادے — شاہقۃ ۔ بلند
وطستہ ۔ اچھی زمین جگہ درمیانی حالت کی چیز — و تد ۔ ستون
صہریج ۔ حوض — دروب ۔ سوراخ

ترجمہ ۔ یہ مشہور شہر پیغمبروں کا وطن اور شریف زادوں کا قبلہ اور وحی اترنے کا مقام تھا۔ اس کی بنا حضرت داؤد نے ڈالی اور حضرت سلیمان نے مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس وحی نازل فرمائی کہ اپنی حاجت مجھ سے مانگ تو حضرت سلیمان نے عرض کیا اے میرے رب میں تجھ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگتا ہوں حکم ہوا یہ تیرے واسطے ہے۔ حضرت سلیمان نے عرض کیا اور میں یہ سوال کرتا ہوں جو اس گھر میں آئے اور نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اس کو بخش دے حکم ہوا یہ تیرے واسطے ہے۔ پھر زمانے نے اپنی شریں اس پر لگائیں اور قومیں اس پر غالب ہوئیں اور اس کو برباد کر دیا اور اس کو فارس کے ایک بادشاہ نے آباد کیا تو پہلے سے زیادہ آباد اور مردم شماری والا ہو گیا اور اس وقت اسی حالت میں ہے۔ اس کی زمین اور چاروں طرف پہاڑ ہیں اس کے قریب مزروعہ زمین نہیں ہے۔ کاشت پہاڑوں کے کنارے ہے۔ خاص کر کھلے میدان میں ہے اس کے بیچ میں ایک ستون ہے ساری کی کل زمین پتھر کی ہے جس میں بہت اچھی عمارتیں ہیں وہاں لوگ بارش کا پانی پیتے ہیں وہاں کوئی ایسا گھر نہیں جس میں حوض نہ ہو جو پرنالہ کے راہ سے وہاں پانی جمع ہوتا ہے ترجمہ صفحہ ۱۰۴۔ وہاں دروب پتھر کے ہیں گندے نہیں ہیں لیکن اُن کا پانی خراب ہے اور وہاں تین تالاب ہیں برکہ بنی اسرائیل برکہ سلیمان برکہ عیاض محمد بن البشاری مقدسی نے کہا ہے کہ وہ گرمی و سردی میں متوسط درجہ کا ہے اور بہت کم وہاں برف گرتی ہے تو وہاں کی عمارتوں سے اچھی عمارت نہ دیکھے گا نہ وہاں کی مسجدوں سے زیادہ ستھرہ مسجد۔ اللہ تعالیٰ نے تری اور نرم زمین و پہاڑ کے میوے اور مختلف کی قسم کی اشیا وہاں جمع کر دی ہیں مثلاً نارنگی بادام اخروٹ انجیر کیلا۔

الانتخاب من کلام علی المرتضےٰ

(حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کا انتخاب)

صفحہ ۱۰۵۔ نظم ۱

اکفاء۔ جمع کفو۔ ہمسر مثل۔ برابر والا
ادعیہ۔ جمع وعاء۔ ظرف۔ برتن
اتیان۔ آنا
علیاء۔ مونث اعلیٰ

تمثال۔ مثال پیش کرنا۔ تصویر
حسب۔ باپ دادا پر فخر کرنا
علیا۔ برتری

ترجمہ شعر ۱۔ آدمی باعتبار مثال برابر ہیں۔ ان کے باپ حضرت آدم اور ماں حضرت حوا ہیں۔
شعر ۲۔ اور اس میں شک نہیں کہ لوگوں کی مائیں ظرف ہیں۔ اور نسب جوڑنے کیواسطے باپ ہیں
۳۔ تو اگر ان لوگوں کیواسطے انکی اصل میں کوئی بزرگی ہے۔ کہ اس پر فخر کریں تو مٹی اور پانی ہے
۴۔ اور اگر تو فخر لاتا ہے (کرتا ہے) کسی نسب والے پر۔ تو ہمارا تعلق سخاوت اور بزرگی سے ہے
۵۔ نہیں فضل ہے مگر علم والے کے واسطے وہ لوگ۔ ہدایت پر ہیں اور ہدایت چاہتے والے کے واسطے رہبر ہیں۔ ۶۔ اور قیمت مرد کی وہ ہے جو وہ اچھا کام کرتا ہے۔ اور جاہل علم والوں کے دشمن ہیں۔
۷۔ تو علم حاصل کرنے کے واسطے کھڑا ہوا اور اس کا بدل نہ چاہو۔ اسواسطے کہ عام لوگ مردہ اور علم والے زندہ ہیں۔

نظم ۲

طور۔ ایک بار

ترجمہ شعر ۱۔ روزی کی طلب تمنا پر موقوف نہیں ہے۔ مگر اپنا ڈول ڈولوں میں ڈال۔
وہ ایک بار تیرے پاس لبالب لائے گا اور ایک بار کالی مٹی اور تھوڑا پانی۔

نظم ۳

تحرز ۔ پرہیز کر | فناء ۔ فراخ ۔ کشادہ صحن ۔ مٹنا
صفوۃ ۔ صفائی

ترجمہ شعر ۱۔ دنیا سے پرہیز کر سو سننے اس کا میدان ۔ مٹنے کا گھر ہے بقا کا گھر نہیں ہے صفحہ ۱۰۶
شعر ۲۔ اسکی صفائی میلے پن سے ملی ہوئی ہے اور اس کا آرام تکلیف کے ساتھ ہے۔

نظم ۴

طوبیٰ ۔ خوشخبری ۔ مبارکباد ۔ پسندیدہ | ارق ۔ بیدار
کنف ۔ پناہ | ابتہال ۔ رونا

ترجمہ شعر ۱۔ حاضر ہوں حاضر ہوں ۔ تو بندہ کا مولا ہے ۔ اس بندہ پر رحم کر جسکی پناہ کی جگہ تیرے طرف ہے شعر ۲۔ اے برتری والے تجھ پر میرا بھروسہ ہے ۔ خوشخبری ہے اس کیلئے جسکا تو مالک ہے شعر ۳۔ اس کو خوشخبری جو پشیمان بیدار ہے ۔ اور ذوالجلال سے اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے شعر ۴۔ اس کو نہ کوئی بیماری نہ کچھ آزار ۔ اپنے مالک کی محبت سے زیادہ ہے ۔ شعر ۵۔ جب وہ اندھیرے میں گریہ و زاری کرتا ہوا تنہا ہوتا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے اور لبیک کہتا ہے شعر ۶۔ اے میرے بندہ تو نے سوال کیا اور تو میری پناہ میں ہے ۔ اور جو کچھ تو نے کہا ہم نے اس کو سب سنا ۔ شعر ۷۔ تیری آواز کے ہمارے فرشتے مشتاق ہیں ۔ اس وقت ہم نے تیرا گناہ معاف کر دیا ۔ شعر ۸۔ تو نے جنت میں ہے جس کی تو نے تمنا کی خوشخبری ہے مبارکباد ہے ۔ پسند ہے شعر ۹۔ مجھ سے مانگ بغیر شرم اور خوف کے ۔ اور ڈر نہیں میں تو اللہ ہوں ۔

نظم ۵

ا ۔ کیا ۔ کیا نہ | رزء ۔ مصیبت | عدیل ۔ مثل
آسی ۔ زخم کرنا | عادی ۔ دشمنان | معقل ۔ جائے پناہ
حرز حریز ۔ خوب مضبوط جگہ | غشی ۔ چھپانا | رواح ۔ رات کو
عتدی ۔ صبح کرنا | ضم ۔ جمع کرنا ۔ ملانا | جوانح ۔ پہلو کی ہڈیاں
دجی ۔ تاریکی

ترجمہ شعر ۱۔ کیا نہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دینے اور دفن کرنے کے بعد مع ان کے کپڑوں کے تکفین ہوکر جانے دے سے پر جو قبر میں ہے ۔ شعر ۲۔ مبتلائے مصیبت کئے گئے ہم رسول اللہ

(کے فراق) میں نہ دیکھیں گے ہم اپنے بیں۔ ان کا مثل جب تک ہم بری حالت میں جئیں گے۔ صفحہ ۱۰۷ شعر ۳۔ وہ ہمارے واسطے مثل قلعہ کے تھے اپنے اہل و عیال کے علاوہ۔ ان کیواسطے پناہ کی بہت مضبوط جگہ ہے دشمنوں سے۔ شعر ۴۔ اور ہم ان کے زیارت سے نور و ہدایت دیکھتے تھے۔ صبح شام جب وہ ہم میں صبح شام فرماتے تھے۔ شعر ۵۔ ان کی موت کے بعد ہم پر اندھیری چھا گئی۔ دن کو اور وہ زیادہ ہو گئی اندھیری رات کی تاریکی سے۔ شعر ۶۔ اسے اس سے اچھے جس نے پہلو کی ہڈیوں اور پیٹ کے اعضا کو ملایا۔ اے اس میت سے اچھے جس کو مٹی اور خاک نے لپٹایا۔ شعر ۷۔ گویا کہ لوگوں کے معاملات آپ کے بعد رکھے گئے ہیں مبتلائے موج کشتی میں جبکہ موج دریا میں بلند ہوئی۔ شعر ۸۔ اور زمین کی فراخی لوگوں پر باوجود اپنی کشادگی تنگ ہوگئی رسول اللہ کے نہ ہونے کی وجہ سے جب کہا گیا کہ آپ تشریف لے گئے شعر ۹۔ مسلمانوں پر مصیبت نازل ہوئی۔ مثل سخت پتھر کے شگاف کے سخت پتھر کے شگاف کے واسطے درستی نہیں ہے۔ صفحہ ۱۰۸ شعر ۱۰۔ ہر نماز کے وقت ان کو اٹھاتا ہے بلال اور پکارتا ہے ان کا نام لیکر جبکہ (جیسے) پکارا۔ شعر ۱۱۔ لوگ ہرگز اس مصیبت کو کم نہ جانیں۔ ہرگز نہیں جوڑی جائے گی وہ ہڈی جو ٹوٹی۔ شعر ۱۲۔ لوگ مردہ کا ترکہ مانگتے ہیں۔ اور ہم میں نبوت و ہدایت کی وراثت ہے۔

نظم ۔ ۶

اشتمال ۔ گھیرنا	یاس ۔ نا امیدی
رحیب ۔ وسیع	کرب ۔ اندوہ ۔ غم
ارساء ۔ قائم رہنا ۔ جگہ پکڑنا	اریب ۔ دانا
ضیر ۔ گزند ۔ تکلیف	غوث ۔ فریادرس
قنوط ۔ ناامید ہونا	

ترجمہ شعر ۱۔ جب دل ناامیدی کو گھیر لیتا ہے (مایوس ہو جاتا ہے) اور سینہ اس (غم) کی وجہ سے جو اس میں ہے تنگ ہو جاتا ہے۔ شعر ۲۔ اور گھر کر لیتی ہیں بلائیں اور ٹھہر جاتی ہیں اور جم جاتی ہیں غم اپنے جگہوں میں۔ شعر ۳۔ اور نہ ہیں دکھائی دیتی تکلیف دور کرنے کی وجہ اور عقلمند اپنی ترکیب سے بے پرواہ نہیں ہوتا۔ شعر ۴۔ تیرے پاس ناامیدی کی حالت میں فریادرس آئے گا۔ مہرباں قبول کرنیوالا اس کے ذریعہ احسان کریگا۔ صفحہ ۱۰۹ شعر ۵۔ کل حادثے جب

انتہا تک پہنچ جاتے ہو۔ تو اس فریادرس کے ساتھ پہنچی ہو راحت قریب۔

نظم ۔ ۷

اِفتقار ۔ محتاج ہونا | دَنَس ۔ میل ۔ میلا کندہ
داوِہ ۔ دوا کر ۔ علاج کر | اجرب ۔ گرگیں پوست ۔ مبتلائے خارش

ترجمہ شعر ۱۔ ہرگز نہ طلب کر روزی ذلت سے۔ اور بلند کر اپنے ذات کو گری ہوئی خواہش سے۔ شعر ۲۔ اور جب تو محتاج ہو اپنی محتاجی کا علاج بے پروائی سے کر۔ ہر بلیدی سے جیسے گرگیں پوست کہا جاتا ہے۔ شعر ۳۔ یقیناً تیری کل روزی رجوع کرے گی۔ اگرچہ وہ تاروں کی جگہ سے بھی دور ہو۔

نظم ۔ ۸

طرب ۔ سب | اقبال ۔ آنا

ترجمہ شعر ۱۔ جب دنیا تجھ پر بخشش کرے تو تو اس کے ذریعے سے بخشش کر۔ لوگوں پر اسواسطے کہ وہ واپس نہ آئے گی۔ شعر ۲۔ نہ تو سخاوت اس کو مٹائے گی جب وہ متوجہ ہوگی نہ بخل اس کو باقی رکھے گا جب جائے گی۔

نظم ۔ ۹

شہ پارہ ۔ حادثہ | طرب ۔ سب
ابدار ۔ ظاہر کرنا | تقبیح ۔ برا ٹھہرانا

ترجمہ شعر ۱۔ میں نے ہر سخت حادثہ پر غالب ہونا چاہا تو اس پر غالب ہو گیا۔ اور افلاس نے مجھ پہ غلبہ پایا تو وہ غالب ہو گیا۔ شعر ۲۔ اگر میں اس کو ظاہر کرتا تو تفضیحت کرتا ہے۔ اگر میں ظاہر کرتا ہوں۔ تو قتل کرتا۔ برا ہو ایسے ساتھی کا بندہ۔

نظم ۔ ۱۰

فطنۃ ۔ عقلمندی ۔ زیرکی | حظ ۔ نصیب ۔ حصہ
ملیک ۔ بادشاہ ۔ اللہ تعالیٰ

ترجمہ شعر ۱۔ اگر دنیا ملتی زیرکی سے۔ اور فضیلت سے اور عقل سے تو میں بڑے درجوں تک پہنچتا شعر ۲۔ لیکن روزیاں حصہ اور قسمت۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں

طالب کی تدبیر سے نہیں

منظم ۱۱

ارب ۔ مقصد
شنین ۔ عیب گیری کرنا
محظور ۔ ممنوع

مکسب ۔ ذریعہ روزی ۔ پیشہ
نجدہ ۔ دلیری

ترجمہ شعر ۱۔ اللہ کی دی ہوئیں چیزوں میں سے مرد کے واسطے اس کی عقل ہے ۔ اچھا ہوں یا کوئی چیز اس کے برابر نہیں ہے ۔ شعر ۲ ۔ جب اللہ تعالیٰ مرد کی عقل کو اس کے واسطے مکمل کر دیتا تو اس کے اخلاق و مقاصد مکمل ہو جاتے ہیں ۔ شعر ۳ ۔ وہ جواں مرد لوگوں میں عقل کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے ۔ اُس کا علم اور تجربے عقل کے مطابق جاری رہتے ہیں ۔ شعر ۴ ۔ جوانمرد کو اس کی عقل کی درستی لوگوں میں زینت دیتی ہے ۔ اگرچہ اس پر وہ ذریعہ جس سے روزی کمائے بند ہوں ۔ شعر ۵ ۔ مرد کو اس کی عقل کی کمی بدنام کرتی ہے ۔ اگرچہ اس کی اصل اور درجہ بزرگ ہوں ۔ شعر ۶ ۔ جو شخص عقل اور جوانمردی میں غالب ہے اس زندگی بسر کرنے کے معاملہ میں کوشش کرنے والا غالب ہے ۔

صفحہ ۱۱۱ ۔ منظم ۱۲

انا ذا ۔ میں ایسا ایسا ہوں
کان ابی ۔ میرا باپ ایسا ایسا تھا

ترجمہ شعر ۱ ۔ جس کا چاہ اس کا بیٹا ہوا ادب حاصل کر تجھ کو اچھا ادب نسب سے بے پرواہ کر دیگا
شعر ۲ ۔ حسب نسب والے کو اس کے متعلق نسبت بے پرواہ نہیں کرتی بغیر زبان اور بغیر ادب کے
شعر ۳ ۔ بیشک جوانمرد وہ ہے جو کہے میں ایسا ایسا ہوں ۔ وہ شخص جوانمرد نہیں ہے جو کہے میرا باپ ایسا ایسا تھا ۔

منظم ۱۳

نحاس ۔ تانبا
حدید ۔ لوہا

ترجمہ شعر ۱ ۔ اے جہالت سے نسب پر فخر کرنے والے بیشک لوگ ایک ماں باپ سے ہیں ۔
شعر ۲ ۔ کیا تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ چاندی سے پیدا کئے گئے ہیں ۔ یا لوہے سے یا تانبے سے یا سونے سے ۔ شعر ۳ ۔ کیا تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں ایسی فضیلت سے ۔ کیا وہ گوشت ہڈی پٹھے کے علاوہ ہیں ۔ شعر ۴ ۔ نہیں فخر سوا بر قرار عقل ۔ اور حیا اور عفت اور ادب کے

منظم ۱۴

خطوب ۔ جمع خطب ۔ حال ۔ اہم کام
عتاب ۔ جواب ۔ اعتراض
وکل ۔ سپرد کرنا

ترجمہ شعر ۱ ۔ اپنے بھائی کے عیب پر پردہ ڈال ۔ اور چھپا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھ شعر ۲ ۔ بیوقوف کے ظلم پر صبر کر ۔ اور زمانہ کے اہم کاموں پر ۔ شعر ۳ ۔ مہربانی کر کے اعتراض چھوڑ دے ۔ اور ظالم کو اس کے حساب کرنے والے کے سپرد کر ۔

منظم ۱۵

اقلا ۔ دشمن قرار دینا
ازدیاد ۔ زیادہ کرنا
ادمان ۔ ہمیشہ کرنا
اکثار ۔ بہت کرنا
تواتر ۔ پے در پے
منادمت ۔ مصاحبت
افساد ۔ تباہ کرنا
غب ۔ ایک دن درمیان دیکر

ترجمہ شعر ۱ ۔ اگر تو چاہے کہ دشمن قرار دیا جائے تو پے در پے زیارت کر ملاقات کر اور اگر تو چاہے کہ محبت کو زیادہ کرے تو ایک دن درمیان دیکر مل صفحہ ۱۱۲ شعر ۲ ۔ ملاقات انسان کی ایک دفعہ اچھی ہے ۔ اور اگر اس کی ہمیشہ کرنے میں زیادتی کرتے ہیں تو محبت کو برباد کرتے ہیں ۔

منظم ۱۶

شیب ۔ سفید بال ۔ سفیدی
خرب ۔ تباہی ۔ بربادی
لا تجمع ۔ سرکشی نہ کر
روم ۔ جستجو کرنا ۔ تلاش کرنا
طمح ۔ نظر اٹھا کے دیکھنا
حبس ۔ روکنا
احفار ۔ گھوڑے کے سم گھسنا

ترجمہ شعر ۱ ۔ میرا سر سفید ہوا (میں بوڑھا ہوا) لالچ بوڑھی نہیں ہوئی ۔ بیشک لالچی دنیا میں یقیناً غم وغصہ میں ہے ۔ شعر ۲ ۔ تجھے کیا ہو گیا ہے میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ جب میں کسی درجہ کو تلاش کرتا ہوں ۔ اور اس کو پا جاتا ہوں تو میری آنکھ دوسرے رتبہ کی طرف بلند ہوتی ہے ۔ شعر ۳ ۔ تیرے خدا کی قسم بہت سے گھروں پر میں گزرا ہوں ۔ کہ وہ آباد تھے لذت اور مسرت سے ۔ شعر ۴ ۔ موت کا عقاب ان کے گرد اڑا ۔ تو وہ اس کے بعد

مصیبت اور بربادی کے واسطے ہو گئے۔ شعر۵۔ اپنی باگ روک طلب میں سرکشی نہ کر تیرے خدا کی قسم روزی طلب پر موقوف نہیں ہے۔ شعر۶۔ مال کو کھاتا ہے وہ شخص جس نے سواری کے سم نہیں گھسے۔ اور مال کو چھوڑتا ہے وہ شخص جس نے طلب میں کوشش کی۔

صفحہ ۱۱۳ منظم ۱۷

زوج حمامۃ۔ کبوتر کا جوڑا | ایکۃ۔ مرغزار

ترجمہ شعر۱۔ ہم کبوتر کے جوڑے کی طرح مرغزار میں تھے۔ صحت اور شباب سے فائدہ حاصل کرنے والے۔ شعر۲۔ زمانہ ہم میں گھس پڑا اور ہم میں جدائی ڈال دی۔ یقیناً زمانہ دوستوں کو جدا کرنے والا ہے۔

منظم ۱۸

ایذان۔ اعلام۔ خبر دینا۔ جتانا | اعشار۔ $\frac{1}{10}$

لم تبلغا۔ لم تبلغ کی جگہ بنانا چاہیئے

ترجمہ شعر۱۔ دو چیزیں ہیں اگر ان دونوں پر خون روئیں۔ میری دونوں آنکھیں یہاں تک کہ وہ خبردار کر دی جائیں جانے سے۔ شعر۲۔ تو نہ پہنچیں گی وہ دونوں اپنے حق ادا کرنے میں $\frac{1}{10}$ تک۔ جوانی کا تلف ہونا اور دوستوں کی جدائی۔

منظم ۱۹

عدل۔ برابر ہونا | النصیب۔ حصہ | غیب۔ غائب ہونا

ترجمہ شعر۱۔ ایسا محبوب جس کے برابر (جس کا سا) کوئی محبوب نہیں ہے۔ اس کے سوا میرے دل کے واسطے حصہ نہیں ہے۔ شعر۲۔ وہ محبوب میری آنکھ اور جسم سے غائب ہوا اور میرے دل سے نہیں غائب ہوتا۔

منظم ۲۰ (سوال)

نسیان۔ بھولنا | خلۃ۔ دوستی

ترجمہ شعر۱۔ میرا کیا حال ہے۔ کہ کھڑا ہوا اسلام کرنے کے لئے قبر دل پر۔ اور محبوب کی قبر پر تو محبوب نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ شعر۲۔ اے محبوب تجھے کیا ہوا کہ

ہمارا جواب نہیں دیتا۔ کیا تو دوستوں کی دوستی بھول گیا۔

منظم ۲۱ (جوابہا)

جنادل۔ جمع جندل۔ پتھر	محاسن۔ اچھا بیان
رہین۔ رہن رکھا ہوا	اتراب۔ احباب۔ ہم عمر

ترجمہ شعر ۱۔ محبوب نے کہا کیسے مجھے قدرت ہو تم کو جواب دینے کی۔ حالانکہ میں پتھروں اور مٹی میں رہن ہوں۔ شعر ۲۔ مٹی نے میری خوبیاں کھا لیں تو میں نے تم کو کھلا دیا۔ اور میں نے اہل و عیال اور احباب سے پوشیدگی اختیار کی۔ شعر ۳۔ تم پر ہمارے طرف سے سلام کٹ گئی۔ میرے اور تمہارے درمیان احباب کی دوستی۔

منظم ۲۲

کر۔ لوٹنا۔ لوٹانا	سبت۔ سنیچر کا دن
بلی۔ پرانا ہونا	شمل۔ جمع ہونا۔ متفرق اور پریشان
شتت۔ الگ ہونا	کام۔ گردہ۔ اکٹھا کام

ترجمہ شعر ۱۔ کیا نہیں دیکھا تو نے کہ زمانہ ایسے دن رات ہیں۔ جو پلٹتے رہتے ہیں ایک سنیچر سے دوسرے سنیچر تک۔ شعر ۲۔ تو تو کہدے نئے کپڑے سے کہ پرانے ہونے سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔ اور کہدے گردہ کے جمع ہونے سے کہ الگ الگ ہونے سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔

منظم ۲۳

تقویم۔ سیدھا کرنا	تعویج۔ ٹیڑھا کرنا
سماجتہ۔ برائی	ذل۔ ذلت
اسنہ۔ جمع سنان۔ نیزے کی نوک	فضا۔ فراخ زمین

ترجمہ شعر ۱۔ بیشک اگر میں علم کا محتاج ہوں تو بیشک میں، جہل کا بعض وقت بہت زیادہ محتاج ہوں۔ شعر ۲۔ اور میرے پاس ایک گھوڑا ہے حلم کے واسطے حلم کی لگام دیا ہوا۔ اور میرے پاس ایک گھوڑا ہے جہل کے واسطے جہل کی زین کسا ہوا۔

شعر ۳۔ تو جو مجھے سیدھا کرنا چاہے میں سیدھا ہوں۔ اور جو مجھے ٹیڑھا کرنا چاہے میں

پڑھتا ہوں۔ شعر ۴۔ جہالت سے راضی نہیں ہوں اور نہ وہ میری عادت ہے۔ لیکن میں راضی ہوں جس وقت اسکا زیادہ حاجتمند ہوں۔ صفحہ ۱۱۵۔ شعر ۵۔ تو اگر مجھ کو کچھ لوگ کہیں کہ اس میں برائی ہے۔ تو ان نے سچ کہا آزاد کی ذلت بہت بری ہے۔ شعر ۶۔ آگاہ ہو اکثر کشادہ زمین دہاں کے رہنے والوں کے واسطے تنگ ہو گئی ہے۔ اور ممکن ہوا ہے نیزوں کے درمیان سے نکلنا

نظم ۲۴

واضحہ۔ دانت جو ہنسنے میں کھل جاتے ہیں | بارحہ۔ کل کی رات
اروغ۔ زیادہ مکار

ترجمہ شعر ۱۔ جس دوست سے میں نے دوستی کی۔ نہ چھپ رہے اللہ ہنسی میں اس کے ظاہر ہونے والے دانت۔ شعر ۲۔ وہ سب لومڑی سے زیادہ مکار نکلے کیسی زیادہ مشابہ ہے آج کی رات کل کی رات سے۔

نظم ۲۵

ممازحہ۔ مذاق کرنا | لقا۔ ملاقات۔ دیکھنا
عریض۔ معترض

ترجمہ شعر ۱۔ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کر تو نجات پائے گا سلامتی کی حالت میں۔ جس نے بروں کی صحبت اختیار کی کسی دن زخمی کیا جائے گا۔ شعر ۲۔ اور اپنے کو جاہل کے مذاق سے بچا۔ ورنہ تو وہ پائے گا جو تو پسند نہیں کرتا جس وقت (جاہل) مذاق کیا جائیگا۔ شعر ۳۔ اور نہ ہو تو اعتراض کرنے والا کہ گالی گلوج کرے۔ اس شخص سے جو تیرے پاس آئے۔ ورنہ تو اس کتے کے مشابہ ہو گا جو بیوقوفی سے کھنہ نکتا ہے۔ شعر ۴۔ جب کوئی شریف تیرے پاس غرض لیکر آئے۔ تو اُس آزاد عزت دار بزرگ کی سی بات کر جو جوانمردی کرتا ہے۔ صفحہ ۱۱۶۔ شعر ۵۔ سر اور آنکھوں سے میری طرف سے اُس کی حاجت کا پورا کرتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کی تعریف خریدے گا فائدہ حاصل کرے گا۔

نظم ۲۶

بر۔ نیکی۔ بخشش۔ اطاعت | انجاز۔ وعدہ وفا کرنا۔ حاجت پوری کرنی
اذی۔ رنجیدہ کرنا۔ رنج | مشاہد۔ جمع مشہد۔ محفل
مساعد۔ مددگار | غض۔ تحمل کرنا برداشت کرنا۔ آنکھ بند کرنا
طرف۔ آنکھ | جاحد۔ انکار کرنے والا

ترجمہ شعرما۔ اپنے اوپر لازم جان ماں باپ کی دونوں کی فرمانبرداری۔ اور اپنوں کیساتھ نیکی اور بیگانوں کے ساتھ بخشش۔ شعر ۲۔ اور نہ صحبت اختیار کر مگر پرہیزگار مہذب۔ پاک باز۔ پارسا۔ وعدوں کے پورا کرنے والے کی۔ شعر ۳۔ اور جب تو ملے تو آزادادب والے۔ زینت محفل جوانمرد آزادوں کی اولاد سے مل۔ شعر ۴ اور ان کو تکلیف دینے سے اور حفاظت کر اپنی زبان کی اور رغبت کر مددگار دوست کی محبت کیطرف اپنی تجھ پہ ستے رہیں شعر ۵۔ اور برائی پر نظر نہ ڈال۔ اور پرہیز کر پڑوسی کو تکلیف دینے سے اور تعریف کی رسی پر مضبوط چنگل مار۔ شعر ۶۔ ہر حادثے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر۔ وہ تیری حفاظت کرے گا ہر حاسد کی نظر بد سے زمانہ کی انتہا تک۔ صفحہ ۱۱۷ شعر ۷۔ اور اللہ پر بھروسہ کر اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھ۔ اور اس کی نعمتوں کا منکر نہ ہو۔ شعر ۸۔ اور کوشش کر مال خرچ کر کے بلندی برتری کی طلب میں۔ عام لوگوں کی تعریف کئے ہوئے بزرگ کی ہمت کیساتھ شعر ۹۔ اور نہ بنا دنیا کے واسطے کوئی عمارت امید کر کے۔ ہمیشگی کی کوئی زندہ روئے زمین پر ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے۔ شعر ۱۰۔ اور جس دوست کی محبت اللہ کے واسطے نہیں ہے باآواز بلند اس سے کہدے۔ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

نظم ۲۷

تغرب۔ مسافر ہونا۔ سفر کرنا	انفرج۔ کشائش پانا۔ تنگی سے دور ہونا
فیافی۔ جمع فیفاء۔ بیاباں بے آب	ہوان۔ ذلیل ہونا۔ ذلت

ترجمہ شعر ۱۔ بزرگی کی طلب میں وطنوں سے غربت اختیار اور سفر کر اس لئے کہ سفر میں پانچ فائدے ہیں۔ شعر ۲۔ غم سے رہائی۔ اور حاصل کرنا روزی کا۔ اور علم کا اور ادب کا اور عزت دار کی صحبت۔ شعر ۳۔ اگر کہا جائے کہ سفر دل میں ذلت اور محنت ہے۔ اور میدانوں کا طے کرنا ہے اور سختیوں کا جھیلنا ہے صفحہ ۱۱۸۔ شعر ۴ جواں مرد کا مرجانا اس کے واسطے اچھا ہے اس کے رہنے سے۔ ذلت کے گھر میں بدخواہ حاسد کے درمیان میں۔

نظم ۲۸

فند۔ جھوٹ۔ دروغ

ترجمہ شعر ۱۔ آدمی زیادہ نہیں۔ نہیں نہیں بلکہ کم بھی نہیں ہیں۔ اللہ جانتا ہے میں

جھوٹ نہیں بولتا۔ شعر ۲۔ بس جب اپنی آنکھ کھولتا ہوں تو یقیناً کھولتا ہوں بھنوں پر لیکن ایک کو بھی نہیں دیکھتا۔

منظم ۲۹

ترجمہ شعر ۱۔ میں نے زمانہ کو دیکھا قسم قسم کی گردش کرتا ہے۔ نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی۔ شعر ۲۔ بادشاہوں نے محل بنائے۔ نہ بادشاہ باقی رہے نہ محل۔

منظم ۳۰

دوارس۔ جمع دارس۔ پرانا

ترجمہ شعر ۱۔ پرانی قبروں والوں کو سلام۔ گویا کہ وہ مجلسوں میں نہیں بیٹھے۔ شعر ۲۔ نہ ان لوگوں نے ٹھنڈا پانی پیا۔ نہ خشک و تر کھایا۔

منظم ۳۱

معدن۔ کان

رائع۔ دیکھنے والا

مقارب۔ بیچ کی راہ چلنے والا

نازع۔ جھگڑا کرنیوالا۔ غریب پردیسی مسافر

ترجمہ شعر ۱۔ تو حلم کی کان ہو اور اذیت دینے سے درگزر، اس لئے کہ تو دیکھنے والا ہے اس کو جو تو نے کیا ہے اور سنا۔ شعر ۲۔ اگر تو محبت کرنے والا ہے تو محبت کر اس حال میں کہ تو بیچ کی راہ چلنے والا ہے۔ اس واسطے کہ تو نہیں جانتا کہ کب تو سفر کرنے والا ہے۔ شعر ۳۔ اگر تو عداوت کرنے والا ہے تو عداوت کر اس حال میں کہ تو بیچ کی راہ چلنے والا ہے اس واسطے کہ تو نہیں جانتا کہ کب تو لوٹنے والا ہے۔

منظم ۳۲

فضل۔ احسان

مَن۔ احسان جتانا

جانب۔ پہلو۔ اغل بغل

قلہ۔ پہاڑ کی چوٹی

حسنہ۔ بھلائی

جبہ۔ بہنا

منیعہ۔ بلند

داعیہ۔ سبب۔ باعث

تعاہد۔ عہد۔ پیمان

وقیعہ۔ لڑائی۔ فتنہ۔ فساد۔ بیٹھ پیچھے برائی

تلتطخ۔ آلودہ ہونا

قطیعہ۔ تفرقہ۔ جدائی

ترجمہ شعر ۱۔ مہربانی طبیعت کی شرافت و بزرگی ہے۔ اور احسان جتانا نیکی کو برباد کر دیتا ہے
شعر ۲۔ اور بخیلائی ہر طرف سے زیادہ روکنے والی ہے۔ اونچے پہاڑ کی چوٹی سے۔
شعر ۳۔ اور شر زیادہ تیز روانی والا ہے۔ تیز بہنے والے پانی کے بہنے کی تیزی سے۔
شعر ۴۔ دوست سے پیماں شکنی۔ جدائی کا سبب ہوتی ہے۔ صفحہ ۱۱۹۔ شعر ۵۔ تو
آلودہ نہ ہو فتنہ و فساد سے لوگوں میں۔ ورنہ (یعنی لوگوں میں فتنہ و فساد برپا نہ کر) تو
خود فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ شعر ۶۔ بناوٹ نہیں دیر کرتی۔ اصل کی طرف لوٹنے سے۔
شعر ۷۔ پیدائشی عادی بنائے گئے ہیں لوگ۔ اچھے اور برے اخلاق کے۔

نظم ۳۳

ترجمہ شعر ۱۔ دنیا کی لالچ چھوڑ۔ عیش کی طمع نہ کر۔ شعر ۲۔ مال جمع نہ کر۔ اس لئے کہ تو
نہیں جانتا کس لئے جمع کرنا۔ شعر ۳۔ تو نہیں جانتا کہ کس زمین میں تو۔ یا اس کے علاوہ
پٹکا جائے گا (مرے گا)۔ شعر ۴۔ روزی بٹی ہوئی ہے۔ برا گمان مفید نہیں ہے شعر ۵۔ محتاج
ہے جس نے لالچ کی۔ غنی ہے جس نے قناعت کی۔

نظم ۳۴

قصر۔ غایۃ۔ انتہا۔ انجام
تشتت۔ پراگندگی۔ الگ الگ
شعب۔ شگاف

بلی۔ بوسیدگی۔ پرانا ہونا۔
التیام۔ زخم کا بھرنا۔ جڑنا
انصداع۔ پھٹنا

ترجمہ شعر ۱۔ نئے کا انجام پرانا ہوتا ہے۔ دنیا سے وصل (کا انجام) جدائی ہے۔
شعر ۲۔ کون سی یکجائی نہیں ہوئی۔ اس یکجائی سے پریشانی کیلئے۔ شعر ۳۔ یا کون سا شگاف
جڑنے کے قریب ہوا۔ کہ نہیں الگ الگ کر دیا اس کو اس کے پھٹنے نے۔ شعر ۴۔ یا کون
کسی چیز سے نفع حاصل کرنے والا ہے۔ کہ پھر کمل ہو گیا اس کے واسطے اس چیز سے نفع حاصل
کرنا۔ شعر ۵۔ (ہائے) سختی اس زمانے کی۔ جو ہمیشہ رہا مختلف طبیعتوں والا۔
شعر ۶۔ انکی (عرب کی) مثلوں میں کہا گیا ہے۔ تیرے واسطے کافی ہے اسکی برائی سے برائی کا سننا۔

نظم ۳۵

عُدّہ۔ ساز و سامان
رؤف۔ مہربان

ترجمہ شعر ۱۔ اے گنہگار تو ہرگز مایوس نہ ہو۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے مہربان ہے

صفحہ ۱۲ شعر ۲۔ اور ہرگز کوچ نہ کر بغیر ساز سامان۔ اس واسطے کہ راہ خوفناک ہے خوفناک ہے

نظم ۳۶

الوق عقاب۔ رچونکہ یہ جانور اپنے انڈوں کی بہت حفاظت کرتا ہے اس وجہ سے جو کام ہو نہیں سکتا اس کے واسطے مثل ہے کہ وہ الوق کا انڈا ہے)

ترجمہ شعر ۱۔ میں نے سفر کیا کہ اس سے پوچھوں جو میرے سامنے آئے۔ کہ کیا آدمیوں میں کوئی سچا دوست ہے۔ شعر ۲۔ تو لوگوں نے کہا دو نادر چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ سچا دوست اور الوق کا انڈا۔

نظم ۳۷

چیزوم۔ سینہ۔ حیازیم جمع۔ گھوڑے کے سینہ کا وہ مقام جہاں پر تنگ کستے ہیں | اشدد الحیازیم۔ کنایہ ہے صبر سے

ترجمہ شعر ۱۔ کَس اپنے سینوں کو موت کے واسطے یعنی صبر کر اس واسطے کہ موت ضرور تجھ سے ملے گی۔ شعر ۲۔ اور موت سے بیقرار نہ ہو جب وہ تیرے قریب آئے۔ شعر ۳۔ اس واسطے کہ زرہ اور خود (حفاظت کا ظاہری ساز سامان)۔ لڑائی کے دن تیرے واسطے کافی ہے۔ (ہوگا وہی جو ہونیوالا ہے) شعر ۴۔ زمانے نے جیسے تجھ کو ہنسایا۔ ویسے ہی تجھ کو رلائے گا۔ شعر ۵۔ میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں۔ اگرچہ وہ درویش ہیں۔ شعر ۱۶ (مگر) بہادری کی طرف تیزی کرنے والے ہیں۔ گمراہی کو چھوڑنے والے ہیں۔

نظم ۳۸

محق گھٹنا۔ گھٹانا۔ نیست و نابود کرنا

ترجمہ۔ شعر ۱۔ اگر جیا آدمی ساٹھ سال۔ تو آدھی عمر کو راتیں گھٹا دیتی ہیں۔ شعر ۲۔ اور چوتھائی زندگی ایسے گزرتی ہے کہ آدمی نہیں پہچانتا۔ اپنی غفلت کی وجہ سے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے شعر ۳۔ اور چھوٹوں حصہ زندگی کا امیدیں اور حرص ہے۔ اور پیشوں اور بال بچوں کے ساتھ مشغولی ہے۔ شعر ۴۔ اور باقی زندگی بیماریاں اور بڑھاپا ہے۔ اور کوچ اور انتقال کا غم۔ شعر ۵۔ اس لئے آدمی کے واسطے درازی عمر کی محبت جہالت ہے اور تقسیم عمر کی اسی مثال کی طرح ہے۔

نظم ۳۹

رواح ۔ رات کرنا	نفس ۔ ذات ۔ جان ۔ سانس ۔ خون
معرج ۔ بلند ہونا	تعزز ۔ عزیز ہونا ۔ غالب ہونا
ہوی ۔ خواہش	نازح ۔ مسافر ۔ دور
افتقاد ۔ نہ پانا	شطوط ۔ دور ہونا
فاطمًا ۔ بعض نسخوں میں فاطمًا ہے	مدہ ۔ زمانہ کا حصہ
رزء ۔ مصیبت	

ترجمہ شعر ۱۔ خبردار ہو ۔ درازی حیات کی طرف کوئی راہ نہیں ہے ۔ تو میں ہوں اور یہ موت کرٹلنے کی نہیں۔ صفحہ ۱۲۱ شعر ۲ ۔ میں اگرچہ ہوں موت پر یقین کرنے والا ۔ (مگر) مجھ کو موت کے سوا بہت امید ہے ۔ شعر ۳ ۔ زمانہ کے بہت سے رنگ ہیں رات کرتا ہے دن کرتا ہے ۔ اور ہمارے نفوس ان کی رنگوں کے درمیان جاری ہیں ۔ شعر ۴ ۔ اور صحیح منزل جیسے بلند کوئی مقام نہیں ہے ۔ ہر شخص کے لئے زمانہ کی رنگ رنگ حالت سے اس کے طرف راہ ہے ۔ شعر ۵ ۔ میں نے ظاہری عزت و غلبہ کے زمانہ کا ذکر چھوڑ دیا ۔ ہر عزت دار اس موقع پر ذلیل ہے ۔ شعر ۶ ۔ میں دنیا کی علتیں اپنے اوپر بہت دیکھتا ہوں ۔ دنیا دار الموت کے زمانہ تک بیمار ہے ۔ شعر ۷ ۔ میں یقیناً اس کا مشتاق ہوں جس سے میں محبت کرتا ہوں ۔ تو کیا میرے لئے جس کی میں خواہش کرتا ہوں راہ ہے ۔ شعر ۸ ۔ اور میں اگرچہ دور کر دیا ہے مجھ کو گھر نے حالت سفر میں ۔ مجھ سے پہلے خوبصورت خوب میرت جدائی میں مرگیا ہے ۔ شعر ۹ ۔ جدائی کے بارہ میں قتل جوڑنیوالے نے کہا ہے ۔ جدائی کے دن کا کوچ جدائی سے زیادہ ضرر رساں ہے ۔ شعر ۱۰ ۔ دو دوستوں کی ہر یکجائی کے واسطے جدائی ہے ۔ اور ہر وہ چیز جو جدائی کے سوا ہے کم ہے ۔ شعر ۱۱ ۔ میری جدائی (حضرت فاطمہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۔ اس امر کی دلیل ہے کہ دوست ہمیشہ نہیں رہے گا ۔ شعر ۱۲ ۔ یہاں ان لوگوں کی جدائی کے بعد عیش ہو ۔ تیری جان کی قسم ایسی چیز ہے کہ اس کے طرف راہ نہیں ہے ۔ شعر ۱۳ ۔ میری یاد چھوڑ دیگا اور میری محبت بھول جائے گا ۔ اور ظاہر ہوگا دوست کے لئے میرا شغل ۔ شعر ۱۴ ۔ نہ دوست غمگین ہے نہ وہ شخص غمگین ہے جس کو راضی کر دے میرے بعد میرا عوض ۔ شعر ۱۵ ۔ لیکن میرا دوست وہ ہے جس کا وصل ہمیشہ رہے ۔ اور اس کا دل میرے راز کی حفاظت کرے اور میرے معاملات میں دخل دے ۔

شعر ۱۶۔ جس دن میری زندگی کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ (اُس دن) رونے والوں کا رونا کم ہوگا۔
صفحہ ۳۲ ۱۳ ۱ شعر ۱۷۔ جوان چاہتا ہے کہ اس کا محبوب نہ مرے۔ جو وہ چاہتا ہے اس کے طرف
راہ نہیں ہے۔ شعر ۱۸۔ مال کی مصیبت اور اس کا نہ ہونا کوئی بڑی چیز نہیں ہے۔
لیکن بزرگوں کی مصیبت (جدائی) بڑی چیز ہے۔ شعر ۱۹۔ اسی وجہ سے میرے پہلو سے
خوابگاہ موافقت نہیں کرتی۔ اور دل میں سوزش فراق کی وجہ سے پیاس ہے۔

نظم ۴۰

مُنیٰ۔ آرزو

ترجمہ شعر ۱۔ اگر علم آرزو سے حاصل ہو جاتا۔ تو دنیا میں کوئی جاہل نہ باقی رہتا (سب
عالم ہو جاتے)۔ شعر ۲۔ کوشش کر سستی نہ کر غافل نہ ہو برا انجام اس کے واسطے ہے جس نے
سستی کی۔

نظم ۴۱

ترجمہ شعر ۱۔ ہمارے درمیان خدا کی تقسیم پر ہم راضی ہوئے۔ ہمارے لئے علم اور جاہلوں
کے واسطے مال۔ شعر ۲۔ مال قریب تر فنا ہو جائے گا۔ اور بیشک علم باقی اور بے زوال ہے۔

نظم ۴۲

ساعۃ۔ قیامت	سحاب۔ بادل
انفطار۔ پھٹنا	یصدر۔ آئیگا
اثقال۔ بوجھ	مثقال۔ وزن
موقف۔ ٹھہرنے کی جگہ	قہوہ۔ شراب
مر۔ چلنا	

ترجمہ شعر ۱۔ جب قیامت قریب آئے گی ہائے افسوس۔ اور زمین ہلائی جائے گی اس کی
جنبش میں۔ شعر ۲۔ اور پہاڑ چلیں گے تیزی سے۔ بادل کے چلنے کی مثل تو ان کا حال
دیکھے گا۔ شعر ۳۔ اور پھٹ جائے گی زمین ایک پھونک سے۔ اس وقت وہ اپنے بوجھ
نکال دے گی (یعنی مردے اور خزانے)۔ شعر ۴۔ اور لا بد ہوگا (ضرور) پوچھنے والا کہنے
والا۔ لوگوں سے آج اس کو کیا ہوا ہے۔ شعر ۵۔ زمین اپنے پروردگار سے بیان کرتی
ہے۔ تیرے پروردگار نے اس کو وحی کیا ہے (حکم دیا ہے)۔ شعر ۶۔ اور ہر چیز اپنے

ٹھکانے پر آئے گی (اصلی قرارگاہ)۔ بوڑھے اور ان کے بچے کھڑے ہوں گے۔
شعر ۷۔ نفس نے جو کچھ کیا ہے دیکھے گا ظاہر طور سے۔ اگرچہ ایک ذرہ اس کا وزن ہو۔
شعر ۸۔ قدرت والا خدا اس کا حساب کرے گا۔ یا اس پر الزام ہوگا یا اس کیلئے انعام ہوگا
صفحہ ۱۴۲۔ شعر ۹۔ تو لوگوں کو بغیر شراب پیئے نشے میں مدہوش پائے گا۔ لیکن آنکھ
وہ دیکھے گی جس نے اسے خوف زدہ کیا ہے۔ شعر ۱۰۔ میرے گناہ میرے لئے بلا ہیں
اور کوئی چارہ میرے واسطے نہیں۔ جب میں قیامت میں اس کا اٹھانے والا ہوں گا
شعر ۱۱۔ میں معاد (لوٹنے کی جگہ۔ آخرت) کو بھول گیا ہائے مصیبت۔ اور میں نے
نفس کی آرزو پوری کی۔

نظم ۴۳

ترجمہ شعر ۱۔ تم کو تین چیزوں کا چھپانا لازم ہے۔ اپنی بہادری اپنا علم۔ اپنا مال۔
شعر ۲۔ اس لئے کہ لوگ ان کے دشمن ہیں۔ اور ان کو راضی نہ کریگا مگر ان کا مٹ جانا۔

نظم ۴۴

سید البطحا } ۔ ابو طالب
ابن رئیسہا }
خیم ۔ طبیعت ۔ خصلت
ال ۔ قرابت

سیدۃ النسوان } ۔ حضرت خدیجہ کبریٰ
اول من صلی }
ساق ۔ روانہ ۔ بھیجا

ترجمہ شعر ۱۔ اے میری دونوں آنکھیں سخاوت کرو (خوب آنسو بہاؤ) اللہ تم پر برکت
نازل فرمائے۔ دو انتقال کرنے والوں کیلئے جن کا مثل نہیں شعر ۲۔ بطحا کے سردار
اور وہاں کے رئیس کے بیٹے پر۔ عورتوں کی سردار جس نے سب سے پہلے نماز پڑھی۔
شعر ۳۔ تہذیب یافتہ اللہ نے اس کی خصلت پاک کی۔ برکت والی اللہ اُس پر فضل کیا۔
شعر ۴۔ ان دونوں کی مصیبتوں (انتقال) نے آسمان و زمین کا درمیان (دنیا) میرے
لئے تاریک کر دیا۔ تو رات بسر کی میں نے سختی اٹھاتے ہوئے ان دونوں کے غم و ماتم سے
شعر ۵۔ ان دونوں نے اللہ کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد کی۔ اُس کے
مقابلہ میں جس نے دشمنی کی دین کی اور ان دونوں نے رعایت کی قرابت کی۔

نظم ۴۵

اسباغ۔ پورا کرنا۔ کمل کرنا
تمکین۔ قدرت دینی
احزاب۔ گروہ
اجزال۔ عطا کا پورا کرنا
مقول۔ زبان
طلاقہ۔ تیزی

بیان۔ کسی چیز کو صاف اور ظاہر کرنا خواہ زبان سے خواہ کسی ذریعہ سے

ترجمہ شعر ۱۔ ہر قسم کی خوبیوں والے فضل کرنے والے خدا ہی کی حمد ہے۔ کام پورا کرنے والا۔ مالک عطا۔ کمل بخشش کرنے والا۔ شعر ۲۔ شکر ہے اس کے قدرت دینے پر اپنے رسول کو۔ اپنی مدد کے ذریعہ سے گمراہ جاہلوں پر۔ شعر ۳۔ اکثر نعمتیں ایسی ہیں کہ میں اس کے پانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوشش کے ذریعہ سے اگرچہ میں کام میں لاؤں زبان کی تیزی کو۔ شعر ۴۔ خدا کی قسم اس کا فضل مددگار رہا۔ اس کی طرف سے میرا سوال کیا میں نے یا نہ سوال کیا۔ شعر ۵۔ گروہ (مخالف) نے دیکھ لیا اسکی مدد سے۔ صاف ظاہر کرنے والے نبی مرسل کی فوج کو۔ صفحہ ۴۳۱ شعر ۱۔ جو کچھ اس میں ہے نصیحت ہے سمجھدار کے واسطے۔ خواہ وہ عقل والا ہو یا نہ ہو۔

نظم ۴۶

ترجمہ شعر ۱۔ خبردار اے وہ موت جو مجھ کو نہ چھوڑے گی۔ مجھے آرام دے تو نے سب دوستوں کو فنا کر دیا۔ شعر ۲۔ میں تجھ کو ان سب کو تکلیف دینے والی دیکھتا ہوں جن کو میں چاہتا ہوں۔ گویا تو دلیل کیساتھ انکی طرف قصد کرتی ہے۔

نظم ۴۷

انشا۔ پیدا کرنا
استحداث۔ نئی چیز لانا
ابتداع۔ نئی چیز پیدا کرنی
نسم۔ جان۔ روح۔ جاندار

ترجمہ شعر ۱۔ آدمی کی کیفیت آدمی نہیں جانتا۔ تو کیسے اللہ کے قدیم ہونے کی کیفیت جانیگا۔ شعر ۲۔ وہی وہ ہے جس نے چیزوں کو نئے سرے سے پیدا کیا ہے۔ تو کیسے اس کو نیا بنا ہوا ذی روح جانیگا۔

نظم ۴۸

استکمال۔ پورا کرنا
افلال۔ محتاج ہونا
عدیم۔ مفلس
اکثار۔ بہت ہونا۔

ترجمہ شعر ۱۔ بہت خردمند دانشور دانا۔ کامل عقل مفلس محتاج ہیں شعر ۲۔ بہت جاہل زیادہ ہے ان کا مال۔ یہ غالب دانا کا حکم ہے

نظم ۴۹

جف۔ سوکھنا
ابدا۔ پیدا کرنا۔ ایجاد کرنا

ترجمہ شعر ۱۔ اللہ نے کام کا فیصلہ کیا اور قلم سوکھ گیا۔ اور جو ہمارے پروردگار نے فیصلہ کیا اس میں ظلم نہیں کیا۔ شعر ۲۔ جب اس نے فیصلہ کیا تو معاملہ میں خیانت نہیں کی۔ اور جب اس نے حکم دیا تو حکم میں ظلم نہیں کیا۔ شعر ۳۔ مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہماری روزی پیدا کی۔ اور ہماری روحیں عدم میں تھیں۔

نظم ۵۰

الیکما۔ ذور ہو

ترجمہ شعر ۱۔ نجومی اور طبیب دونوں نے کہا۔ مردے اٹھائے نہ جائیں گے میں نے کہا دور ہو۔ شعر ۲۔ اگر تم دونوں کی بات صحیح ہے تو میں نقصان میں نہیں ہوں۔ اگر میری بات سچ ہے تو تم دونوں نقصان میں ہو۔

نظم ۵۱

ترجمہ شعر ۱۔ زمانہ نہیں ہے مگر جاگنا اور سونا۔ اور دونوں کے درمیان میں رات اور دن ہیں صفحہ ۱۲۵ شعر ۲۔ ایک قوم زندہ ہوتی ہے ایک قوم مرتی ہے۔ زمانہ فیصلہ کرنے والا ہے اس پر ملامت نہیں ہے۔

نظم ۵۲

رعی۔ حفاظت کرنی
نقم۔ جمع نقمہ۔ سزا۔ عقوبت
فرون۔ احباب
تفانوا۔ فنا ہو گئے
موسر۔ مالدار
معسر۔ مفلس
قدر۔ قدرت۔ طاقت۔ فراخی
دبت۔ آہستہ چلنا

ترجمہ شعر ۱۔ اگر تو نعمت میں ہو تو اس کی حفاظت کر اس لئے کہ گناہ نعمتوں کو مٹا دیتے ہیں۔ شعر ۲۔ اور اس کی حفاظت اللہ کے شکر کے ساتھ۔ اسواسطے کہ سخت بلا بھیجنے والا ہے۔ شعر ۳۔ کہاں ہیں احباب اور ان کے گرداگرد تھے۔ سب فنا ہو گئے میرا پروردگار حاکم ہے۔

شعر۴ ۔ تو خواہ مالدار ہو خواہ مفلس ۔ زندگی نہ کاٹے گا مگر غم میں ۔ شعر۵ ۔ تیری دنیا کی مٹھاس زہریلی ہے ۔ تو شہد نہیں کھاتا مگر زہر کے ساتھ ۔ شعر۶ ۔ تیری دنیا کے اوصاف مذموم (مذمت کئے ہوئے) ہیں ۔ تو تعریف نہیں حاصل کرتا مگر مذمت کے ساتھ ۔
شعر۷ ۔ جب کام پورا ہوا تو اس کی خرابی نزدیک ہوئی ۔ تو زوال کی امید کر جب کہا گیا کہ مکمل ہو گیا ۔ شعر۸ ۔ بہت قدرت اور فراخی کا زمانہ آہستہ آہستہ چلا گیا ۔ اور آدمی نے نہ جانا یہاں تک کہ مصیبت یکبارگی آ گئی ۔

منظم ۵۳

ترجمہ شعر۱ ۔ جو شخص تعریف کرتا ہے دنیا کی عیش کے سبب سے جس نے ان کو خوش کیا میری جان کی قسم وہ عنقریب دنیا کو برا کہے گا ۔ شعر۲ ۔ جب دنیا آتی ہے تو آدمی کے واسطے فتنہ ہوتی ہے ۔ اور منہ پھیرتی ہے تو اس کا غم اندوہ بہت ہوتا ہے

منظم ۵۴

تنزہ ۔ دور ہونا	انحلال ۔ گرہ کھلنا
المام ۔ اترنا ۔ نزدیک ہونا	آلاء ۔ نعمتیں
نظام ۔ تاگا جس سے موتی گوندھا جائے	مناقشہ ۔ چھان بین کرنا
مصادقہ دوستی	ضغن ۔ کینہ

ترجمہ شعر۱ ۔ کمینوں کی صحبت سے پرہیز کر ۔ اور بزرگوں (بزرگوں) کی اولاد کے نزدیک ہو
شعر۲ ۔ ایک دن بھی دنیا پر بھروسہ نہ کر ۔ اس لئے کہ دنیا بکھرنے والی ہے لڑی کو ۔
صفحہ ۱۶۲ شعر۳ ۔ اور کسی قوم کی اچھائی پر حسد نہ کر ۔ اور ان میں سے ہو جائیگا تو بہشت
شعر۴ ۔ اور بھروسا کر اپنے برتری والے خدا ۔ اور نعمتوں والے خدا اور بڑے بڑے نعمت والے خدا پر ۔ شعر۵ ۔ اور علم کا طالب اور اس کا بحث کرنے والا ہو ۔ اور حلال و حرام میں چھان بین کر ۔ شعر۶ ۔ اور بری گفتگو نہ کر ۔ ایسی گفتگو کر کہ اللہ اس سے راضی ہو ۔
شعر۷ ۔ اگر دوست خیانت کرے تو تو خیانت نہ کر ۔ اور اپنی حفاظت اور حرمت ملی پر ہمیشہ قائم رہ ۔ شعر۸ ۔ اور بھائیوں سے کینہ نہ رکھ ۔ اور درگزر کا عادی ہو نجات پائے گا اذ لوگوں سے ۔

منظم ۵۵

شدق ۔ دہن

ترجمہ شعر۔۱۔ میں دیکھتا ہوں کہ احسان آزاد کے نزدیک قرض ہے۔ اور غلام کے نزدیک ذلت اور عیب۔ شعر۲۔ جیسے پانی کا قطرہ سیپ میں موتی ہو جاتا ہے۔ اور سانپ کے منہ میں زہر۔

منظم ۵۶

مختوم ۔ مہر لگا ہوا | غلق ۔ دروازہ کا قفل

ترجمہ شعر۔۱۔ نہ امانت رکھ اپنا راز مگر شریف کے پاس۔ راز بزرگ لوگوں کے پاس پوشیدہ۔ شعر۲۔ راز میرے پاس مقفل گھر میں ہے۔ جسکی کنجی کھو گئی ہے اور دروازہ پر مہر لگی ہوئی ہے

منظم ۵۷

اعوان ۔ مددگار | مرتع ۔ چراگاہ

ترجمہ شعر۔۱۔ تو ہرگز ظلم نہ کر جبکہ قدرت ہو۔ اس واسطے کہ ظلم کے چرنے کا میدان ندامت تک پہنچاتا ہے۔ شعر۲۔ اے میرے پیارے بیٹے ظلم سے پرہیز کر مددگار ہونے کی حالت میں۔ تاکہ تیرے رات کا تیر تاریکی میں نہ لگے۔ شعر۳۔ تیری آنکھ سوتی ہے اور مظلوم جاگتا ہے۔ تجھ کو بددعا دیتا ہے اور اللہ کی آنکھ نہیں سوتی۔

منظم ۵۸

ترجمہ شعر۔۱۔ اگر لوگ مذاق کریں تو تو ہرگز مذاق نہ کر۔ میں نے کسی قوم کو نہیں دیکھا کہ مذاق کیا اور سلامت رہے۔ شعر۲۔ زخم زبان کا زخم ہے تو اس کو جانتا ہے۔ بہت ایسی بات ہے کہ جس سے خون بہتا ہے۔

صفحہ ۱۲۷۔ منظم ۵۹

عصمتہ ۔ جائے پناہ
مستجیر ۔ پناہ چاہنے والا
ھدم ۔ توڑنا
غیث ۔ بارش
محول ۔ قحط کے سال

ترجمہ شعر۔۱۔ اے ابوطالب پناہ چاہنے والے کی جائے پناہ۔ اور قحط کے سال کی بارش اور تاریکی کے نور۔ شعر۲۔ تیرے نہ ہونے نے یاد کرنے / حفاظت کرنے والوں کو توڑ دیا۔ اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا چچا تھا۔

منظم ۶۰

ترجمہ شعر ۱۔ اچھی زندگی بسر کرنے کیلئے زخمی دل (رنجیدہ) نہ ہو۔ روزی بخشش والے خدا کے اختیار میں ہے۔ شعر ۲۔ دل غنی ہو اور تھوڑے پر قناعت کر۔ مرجا لیکن کمینہ سے ذریعہ معاش نہ مانگ۔

منظم ۶۱

ترجمہ شعر ۱۔ الٰہی تو فضل اور احسان والا ہے۔ اور میں گناہ گار ہوں مجھ کو بخش دے۔ شعر ۲۔ اے میرے پروردگار میرا گمان تجھ سے اچھا ہے۔ لہٰذا اے اللہ میرے اچھے خیال کو پورا کر دے۔

منظم ۶۲

عضض۔ انگلی چبانا
زلہ۔ لغزش
زہرہ۔ اچھا منظر
قرع۔ ندامت سے دانت پیسنا
احتباس۔ روکنا

ترجمہ شعر ۱۔ اے میرے اللہ مجھ پہ عذاب نہ کر کہ میں۔ جو کچھ مجھ سے ہوا اس کا اقرار کرنے والا ہوں۔ شعر ۲۔ اور میرے پاس کوئی تدبیر نہیں ہے سوا میری امید کے۔ تیری عفو پر اگر تو نے بخشدیا تو میرا خیال اچھا ہے۔ شعر ۳۔ مجھ سے گناہوں میں بہت لغزشیں ہوئی ہیں۔ میں اپنی انگلی چباتا ہوں اور ندامت سے دانت پیستا ہوں۔ شعر ۴۔ لوگ میرے بارے میں اچھا گمان کرتے ہیں۔ اگر تو مجھے نہ بخشے تو میں سب سے برا ہوں۔
شعر ۵۔ میرے سامنے لانبی رکاوٹ ہے۔ گویا کہ میں اس کے واسطے بلایا گیا ہوں۔
شعر ۶۔ میں پاگل بنادیا گیا ہوں دنیا کے اچھے منظر پر اور زندگی اسی کی تمنا میں فنا ہوگئی۔
شعر ۷۔ کاش میں دوست رکھنا ترک دنیا کو۔ اور دنیا والوں کی طرف ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا۔

منظم ۶۳

ترجمہ شعر ۱۔ دنیا بدلتی ہے دنیا والوں میں۔ روزانہ دو دفعہ۔ شعر ۲۔ اس کی صبح جمع ہونے کے واسطے ہے۔ اور شام پراگندگی کے واسطے۔

صفحہ ۱۲۸ منظم ۶۴

ملوا راۃ ۔ چھپ نا | رمی ۔ کنایہ ہے برا کہنے اور گالی دینے سے

ترجمہ شعر ۱ ۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ نہیں ہیں اس کے بھائی ۔ بھائی اے شخص ۔ شعر ۲ ۔ اس کے بھائی سب ظالم ہیں ۔ ان کے دو زبان اور دو منہ ہیں ۔ شعر ۳ ۔ تجھ سے خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور اُن کے دل میں بیماری ہے جس کو چھپاتے ہیں ۔ شعر ۴ ۔ جب تو انکی آنکھ سے اوجھل ہوتا ہے ۔ تجھ پر مکر سے جھوٹا الزام لگاتے ہیں ۔ شعر ۵ ۔ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اس زمانے والے محبت کے ساتھ دو آدمی تجھ کو دوست نہیں رکھتے ۔ شعر ۶ ۔ اے مرد اکیلا رہ ۔ اپنے زمانہ کے کسی انسان سے انس نہ کر ۔

منظم ۶۵

ترجمہ شعر ۱ ۔ نجومی میرے پاس آکر تاروں سے ڈراتا ہے ۔ اور اس سے ڈراتا ہے جو تاروں کی شر سے ہونے والا ہے ۔ شعر ۲ ۔ میں اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں اور تاروں سے ۔ تو میں ان کے شر سے بے خوف ہوں ۔

منظم ۶۶

ترجمہ شعر ۱ ۔ بیشک اخلاق کی اچھائیاں پاکیزہ ہیں ۔ اُن مکارم اخلاق میں دین پہلا اور عقل دوسری ہے ۔ شعر ۲ ۔ اور علم تیسرا اور حلم چوتھا ۔ اور سخاوت پانچواں اور فضل چھٹواں ہے ۔ شعر ۳ ۔ اور احسان ساتواں اور صبر آٹھواں ۔ اور شکر نواں اور نرمی ان کا باقی ماندہ ہے ۔ شعر ۴ ۔ اور نفس جانتا ہے کہ میں اس کو دوست نہیں رکھتا اور میں راہ راست پر نہیں ہوتا مگر جبکہ اُس کی نافرمانی کروں ۔

منظم ۶۷

ترجمہ شعر ۱ ۔ کاش ہم جب مرتے تو چھوڑ دیئے جاتے ۔ تو یقیناً موت ہر زندہ کیواسطے راحت ہوتی ۔ شعر ۲ ۔ لیکن جب مریں گے اٹھائے جائیں گے ۔ اور اس کے بعد ہم پوچھے جائیں گے ہر چیز سے

صفحہ ۱۲۹

الالتقاط من کلام النبلا

نظم-۱

کم - کتنی مقدار، کتنی دیر، کتنی تعداد۔
اِبّان - وقت آپہنچا
تشتّت - پراگندہ ہونا
جلمد - پتھر دھوبیوں کا
اساءۃ - برائی کرنی
اشتفا - شفا پائی
کابنۃ - برا حال ہونا
غلیل - پیاس
تنفس - سانس لینا
مکابدہ - رنجیدہ ہونا، سختی دیکھنا

مھل - آہستگی اور نرمی سے پیش آنا
رثی - رثایۃ - رحم اور مہربانی کرنی
رقۃ - مہربانی کرنی
صبابۃ - سوزش عشق
کربۃ - اندوہ
ہمی - بہنا
خمود - بجھنا
تنہد - غم میں سانس لینا

ترجمہ شعر ۱- اے زمانہ نرمی اختیار کر کتنا ظلم و ستم کرے گا اور کب تک میرے بھائیوں کو صبح شام لے جائیگا۔ شعر ۲- کیا وقت نہیں آیا کہ تو رحم کرے میرے پریشانی کی درازی پر اور مہربانی کرے اے وہ جس کا دل مثل پتھر کے ہے۔ شعر ۳- اور میرے دوستوں کے ساتھ برائی اس چیز کے ذریعہ سے جس سے میرے اوپر ہنسا یا میرے دشمنوں کو اس چیز کے ذریعہ سے جو تو نے میرے ساتھ برائی کی۔ شعر ۴- اور شفا پائی دشمن کے دل نے دیکھکر میری غربت اور سوزش عشق اور تنہائی۔ شعر ۵- کیا نہیں کافی جو غم مجھ پر لوٹ پڑا- اور احباب کی جدائی اور دردمند آنکھ۔ شعر ۶- یہاں تک آزمایا گیا میں قید خانہ کی تنگی میں نہیں میرے لئے۔ اس میں کوئی انیس سوا ہاتھ چبانے کے۔ شعر ۷- اور آنسو بہتے ہیں

مثل بادلوں کے فیض۔ اور شوق کی پیاس اس کی آگ نہیں بجھتی۔ شعر ۸۔ اور بری حالت اور سوزش عشق اور یاد۔ اور حسرت اور لمبی سانس اور آہ۔ شعر ۹۔ میں شوق کی سختی اٹھاتا اور تلف کرنے والے رنج کی۔ اور پڑ گیا ہوں میں قائم اور بٹھا دینے والے غم میں۔ شعر ۱۰ میں (ایک نسخہ میں لم الق نہیں ہے بلکہ لم یبق ہے)

پہلا مصرع نہیں باقی رہا میرے واسطے مہربان رحمت والا
نہیں ملاقات کی میں نے مہربان رحمت والے سے

دوسرا کہ توجہ کرے میری طرف آمد و رفت کرنیوالے کے توشہ کے ساتھ۔ شعر ۱۱۔ کیا کوئی محبت والا سچا دوست ہے۔ کہ میری بیماریوں اور بے خوابی کی درازی پر مہربانی کرے۔ صفحہ ۱۳۰ شعر ۱۲۔ کہ شکایت کروں میں اس سے اندوہ کی جس کو کھینچ رہا ہوں۔ اور میری آنکھ جاگ رہی ہے نہیں سوئی۔ شعر ۱۳۔ میری رات دراز ہے تکلیف میں اس وجہ سے کہ میں۔ غم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جل رہا ہوں۔ شعر ۱۴۔ میرے آنسو میری شراب میں اور میری بیڑی میرے واسطے کانیوالا ہے۔ اور فکر میرے واسطے نقل اور غم میرے لئے فرش ہے۔

نظم ۲

مشیب ۔ بڑھاپا
الیعاد ۔ امانت رکھنا
ینہب ۔ لوٹنا
ذرالکذوب ۔ جھوٹے کو چھوڑ
تقادم ۔ پرانا ہونا
غصص ۔ اندوہ
سمح ۔ جوانمردی ۔ بہادر ہونا
ثرثرۃ ۔ زیادہ بولنا
رغد ۔ عیش
نکبۃ ۔ خواری ۔ خستگی
ضرع ۔ فروتنی و عاجز ہونا
نقص ۔ کم ہوا

ہرب ۔ بھاگنا
رغم ۔ کسی کے خلاف مرضی کام کرنا
مشید ۔ قصر مستحکم
خوون ۔ خیانت کرنے والا
اشعب ۔ ایک جھوٹے آدمی کا نام ہے
اذناب ۔ جمع ۔ ذنب ۔ گناہ
زجاج ۔ شیشہ
کیس ۔ عقلمند
نکایۃ ۔ دشمن کو نقصان پہنچانا
ریبۃ ۔ امر تکلیف دہ
منزل ۔ کنارہ
اغلی ۔ گراں قیمت

ترجمہ شعر ۱۔ جوانی گئی اور اس کے لئے واپسی نہیں ہے۔ بڑھاپا آیا اس سے گریز
نہیں ہے۔ شعر ۲۔ اور روح تیرے پاس امانت ہے کہ تو اس کا امانت دار بنایا گیا
ہے۔ قریب تر تیرے خیال کے خلاف تجھ سے واپس لے لیجائے گی۔ شعر ۳۔ اس دنیا
پر جس کی تو کوشش کرتا ہے غرور تعجب کی بات ہے (بیکار ہے)۔ ایسا گھر ہے کہ حقیقت
میں کی وہ سامان ہے جو چلا جائے گا۔ شعر ۴۔ جان لے کہ رات اور دن دونوں۔
اُن میں ہماری سانسیں گنی اور شمار کی جاتی ہیں۔ شعر ۵۔ اور جو کچھ جس کو تو نے چھوڑا
اور جمع کیا ہیچ ہے یقیناً تیری موت کے بعد لُٹے گا۔ شعر ۶۔ چھوٹے لڑکو چھوڑ اس کا
ہمدم نہ بن۔ چھوٹا برائی کرتا ہے ساتھی دوست کی۔ شعر ۷۔ تباہ ہو وہ گھر جس کی
نعمتیں ہمیشہ نہ رہیں گی۔ اور محل جلد خراب ہو گا۔ شعر ۸۔ خیانت کرنے والے زمانے
سے بیخوف نہ ہو۔ ہمیشہ سے وہ لوگوں کو ادب سکھاتا ہے۔ شعر ۹۔ اور زمانے کا
انجام اپنے غموں میں۔ ایسے غم ہیں کہ ذلیل ہوتے ہیں اس سے معزز شریف۔
شعر ۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کر اس کی رضامندی حاصل۔ بیشک اسکا فرمانبردار
اس سے قریب ہے۔ شعر ۱۱۔ قناعت میں راحت ہے۔ اور جو چیز گزر گئی اس سے
بے خیال ہونا اور امید نہ لگانا اصل مطلب ہے۔ شعر ۱۲۔ اگر لالچ کرے گا تو ذلت کا
لباس پہنایا جائے گا۔ اشعب (نام لالچی) نے ذلت کا لباس پہنا ہے۔ صفحہ ۱۳۱ شعر ۱۳
بیشک دشمن اگرچہ اس کا زمانہ پرانا ہو گیا۔ کینہ سینوں میں پوشیدہ باقی ہے۔ شعر ۱۴۔ جب
دوست کو تو چاپلوسی کرنے والا دیکھے تو وہ دشمن ہے اور اس کا حق یہ ہے کہ اس سے
پرہیز کرے۔ شعر ۱۵۔ اور پسند کر اپنا دوست اور انتخاب کر اس کو باعتبار فخر کے۔
بیشک ساتھی ساتھی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ شعر ۱۶۔ بیشک لوگوں سے
غنی (بے پرواہ) معزز ہے۔ اور اس کو تو دیکھے گا۔ کہ جو اس کے پاس ہے اس کی امید کیجاتی ہے
اور رغبت کی جاتی ہے۔ شعر ۱۷۔ مرحبا کہہ کے خوشی ظاہر کی جاتی ہے اُسکے آنیکے وقت
قیام کیا جاتا ہے اس کے سلام کے وقت اور قریب بلایا جاتا ہے۔ شعر ۱۸۔ اور
افلاس عیب ہے لوگوں کے واسطے اس لئے کہ وہ۔ یقیناً ذلیل ہوتا ہے اس کی وجہ
سے شریف نسب والا۔ شعر ۱۹۔ اور سب عزیزوں کے واسطے اپنے بازو جھکا۔
ذلت کے ساتھ اور در گزر کر ان کے جو قصور کریں۔ شعر ۲۰۔ اور بات کو تول جب

تو بولے اور نہ ہو بکّی کہ ہر مجلس میں بیان کرے۔ شعر ۲۱۔ اور اپنی زبان کی حفاظت کر اور پرہیز کر بولنے سے۔ اس لئے کہ آدمی زبان کی وجہ سے سلامت رہتا ہے اور ہلاک کیا جاتا ہے شعر ۲۲۔ اور راز پوشیدہ رکھ اور اس کو ظاہر نہ کر۔ اسواسطے کہ شیشہ کی شکست جوڑی نہیں جاتی۔ شعر ۲۳۔ اور ہرگز حرص نہ کر اسواسطے کہ حرص نہیں ہے۔ بڑھانے والے روزی میں بلکہ بدبخت ہوتا ہے حریص اور عذاب کیا جاتا ہے۔ شعر ۲۴۔ لوگوں میں کتنے عاجز ہیں کہ اُن کی روزی آتی ہے۔ عیش کی حالت میں۔ اور محروم رہتا ہے عقلمند اور خراب کیا جاتا ہے۔ شعر ۲۵۔ امانت کی حفاظت کر اور خیانت سے پرہیز کر۔ اور انصاف کر ظلم نہ کر اچھی ہوگی تیری کمائی۔ شعر ۲۶۔ اگر پڑے تجھ پر مصیبت تو صبر کر اس پر۔ کون ہے جس کو تو نے دیکھا ختگی سے سلامت۔ شعر ۲۷۔ اگر زمانے کی طرف سے تکلیف دہ امر کا نشانہ بنایا جائے یا کوئی دشوار اور سخت امر پیش آئے۔ صفحہ ۱۳۲ شعر ۲۸۔ تو گریہ وزاری کر اپنے پروردگار کے حضور میں وہ بہت قریب ہے اس شخص سے۔ جو اس کو پکارے گردن کی رگ زیادہ قریب تر۔ شعر ۲۹۔ جہاں تک ہو سکے تو لوگوں سے کنارے رہ۔ بیشک بہت سے لوگ لائق صحبت نہیں ہیں۔ شعر ۳۰۔ مظلوم کے صحیح نشانہ والے تیر سے بچ اور جان کہ اس کی دعا رد کی نہیں جاتی۔ شعر ۳۱۔ اور جب تو دیکھے کہ وطن میں روزی کمیاب ہوگئی۔ اور تو ڈرے اس میں تنگی راہ سے۔ شعر ۳۲۔ تو سفر کر اس لئے کہ اللہ کی زمین کشادہ فضا والی ہے۔ لمبان چوڑان پورب پچھم کے اعتبار سے۔ شعر ۳۳۔ میں نے تجھ کو نصیحت کی اگر تو میری نصیحت قبول کرے گا۔ تو نصیحت زیادہ قیمتی اس سے ہے جو بیچی جائے اور خریدی جائے۔

محمد بن حسن کے اشعار

ترجمہ شعر ۱۔ علم حاصل کر اس لئے کہ علم علم والے کے واسطے زینت ہے۔ اور فضیلت ہے اور ہر خوبی کا سرنامہ ہے۔ شعر ۲۔ اور روزانہ زیادہ فائدہ حاصل کر۔ علم کا اور علم کے دریا میں پیرے۔

نسفی کے اشعار

نقاء استخواں پر مغز

ترجمہ شعر ۱۔ بیشک تواضع پرہیزگار کی خصلتوں میں سے ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس کا

ہر مغز بلندیوں پر چڑھتا ہے۔ شعر ۲۔ اور عجیب چیزوں میں سے ایک عجیب چیز جاہل کا غرور ہے۔ اس کے حالت پر کہ نہیں معلوم وہ سعید ہے کہ شقی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار

شاسع۔ بعید | ضیق۔ تنگ

ترجمہ: شعر ۱۔ کوشش قریب کرتی ہے ہر دور امر سے۔ اور کوشش بند دروازہ کھولتی ہے۔ شعر ۲۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ غم کرنے کا حقدار وہ شخص ہمت والا ہے جو مبتلا کیا گیا ہو تنگ عیش میں۔ صفحہ ۱۳۳۔ شعر ۳۔ اور تقدیر اور اس کے حکم کی دلیل عقلمند کی تکلیف اور احمق کے خوش حالی ہے۔

متنبی

عزم۔ ہمت | عزائم۔ ہمتیں
عظیم۔ بڑا | عظائم۔ بڑائیاں

ترجمہ: شعر ۱۔ ہمت والوں کے مطابق ان کے کارنامے ہوتے ہیں۔ اور بزرگ سے اس کے مرتبہ کے مطابق بزرگیاں سرزد ہوتی ہیں۔ شعر ۲۔ چھوٹوں کا چھوٹاپن ان کی نظر میں بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور بڑوں کی نظر میں ان کی بڑائیاں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں۔

ابی نصر صفار انصاریؒ

لاترجی۔ نہ آرام کر | شئوم۔ نحوس
مغتبط۔ محسود۔ جسکی حسد کی جائے | مہل۔ تاخیر
بر۔ نیکی

ترجمہ: شعر ۱۔ اے نفس اسے نفس عمل سے آرام نہ کر یعنی نہ چھوڑ۔ نیکی اور احسان اور انصاف میں تاخیر کرے گے۔ شعر ۲۔ ہر کام کرنے والا بھلائی پر حسد کیا جاتا ہے۔ اور بلا و نحوست میں کاہل مبتلا رہتا ہے۔

قاضی امام خلیل احمد سنجری

علقه ۔ لکھ اس کو	تابید ۔ ہمیشہ
فوات ۔ موت	اعتشار ۔ توجہ ۔ ارادہ
نہی ۔ عقل	

ترجمہ شعر ۱۔ علم کی خدمت کر فائدہ حاصل کرنیوالوں کی طرح۔ اور ہمیشہ اس کو پڑھنا رہ اچھے کام کے ساتھ۔ شعر ۲۔ جب تو کوئی چیز یاد کرے تو اس کی تکرار کر۔ پھر خوب تاکید کے ساتھ ساتھ۔ شعر ۳۔ پھر اس کو لکھ تاکہ اس کو دوبارہ دیکھے۔ اور اس کو پڑھ ہمیشہ۔ شعر ۴۔ جب تو اس کے فوت ہو جانے سے بے خوف ہو جائے۔ تو اس کے بعد نئی چیز شروع کر۔ شعر ۵۔ تو نے پہلے پڑھا ہے اس کی تکرار کے باوجود نئی چیز کی طرف توجہ کے ساتھ۔ شعر ۶۔ لوگوں سے علم کا تذکرہ کر تاکہ جیتا رہے۔ عقلمند سے دور شدہ شعر ۷۔ اگر علم چھپائے گا تو بھول جائے گا۔ یہاں تک کہ تو سوا جاہل۔ بیوقوف کے کچھ اور نظر نہ آئے گا۔

صفحہ ۱۳۔ یوسف ہمدانی

راغم ۔ کسی کے خلاف کام کرنے والا	فرام ۔ تو تلاش کر۔ توجہ کر

ترجمہ شعر ۱۔ اگر تو چاہے کہ ملے اپنے دشمن سے اس کے خیال کے خلاف۔ اور اس کو قتل کرے مصیبت میں اور جلائے غم میں۔ شعر ۲۔ تو برتری کا قصد کر اور علم میں زیادتی حاصل کر۔ جس نے علم زیادہ حاصل کیا اس کا حاسد غم میں زیادہ مبتلا ہوا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

وکیع ۔ حضرت وکیع حضرت امام شافعی کے پیر سوء ۔ برائی

ترجمہ شعر ۱۔ میں نے حضرت وکیع سے اپنے حافظہ کی برائی کی شکایت کی۔ تو انھوں نے مجھ کو گناہ ترک کرنے کی نصیحت کی۔ شعر ۲۔ اس واسطے کہ علم اللہ کا نور ہے۔ اور اللہ کا نور گناہ گار کو نہیں دیا جاتا۔

صفحہ ۱۳۵

مجانی الادب

یہ وہ اشعار ہیں جن کو عرب بطور مثل استعمال کرتے ہیں اور اشعار مختلف شاعروں کے ہیں

ثارت ۔ جوش میں آئے
منسوب ۔ صاحب ۔ نسب شریف
درن جب ۔ میل کچیل
ان ابدی ۔ اگر ظاہر کرے
غرۃ ۔ غفلت ۔ بے خبری
غیر ۔ تبدیلی ۔ خرابی ۔

خصب ۔ اہم کام ۔ دشوار کام
عرق ۔ جمع عروق ۔ رگ ریشے ۔ جڑ
مسالمہ ۔ صلح
وثب ۔ کودنا ۔ پھاندنا ۔ حملہ کرنا
مبارک الملک ۔ نام

ترجمہ شعر ۱ ۔ زیادہ مستحق ہے وہ گھر مبارک کہے جانے کا ۔ جس گھر میں مبارک الملک ہے
شعر ۲ ۔ جب زمانہ کے دشوار کام تجھ پر جوش ماریں ۔ تو تجھ کو قوی ہونا لازم ہے ۔
شعر ۳ ۔ جب تو کوئی کام نہ کر سکے تو اس کو چھوڑ دے ۔ اس کام کی طرف بڑھ جس کو کر سکے ۔
شعر ۴ ۔ اگر میرا کوئی دن ایسا گزرا کہ میں اس میں کوئی ہاتھ نہ پکڑوں ۔ اور کوئی علم حاصل نہ کروں تو وہ دن میری عمر کا نہیں ہے ۔ شعر ۵ ۔ علم کمینہ کو بلندی کی طرف اٹھاتا ہے ۔ اور جہل شریف جوان کو بٹھا دیتا ہے ۔ شعر ۶ ۔ نعمت کا انکار دعوت دیتا ہے ۔ اس کے مٹ جانے کی اور شکر باقی رکھتا ہے اس کو ۔ شعر ۷ ۔ پانی دھوتا ہے کپڑے کی میل کو ۔ گناہ کار دل کو پانی نہیں دھوتا ۔ شعر ۸ ۔ بیٹا اسی حالت پر ابھرتا ہے جس حال میں باپ ہو ۔ بیشک پیڑ جڑ سے اُگتے ہیں ۔ شعر ۹ ۔ یقیناً اگرچہ دشمن صلح ظاہر کرتا ہے ۔ اگر کسی دن تجھ کو غافل پائے گا حملہ کرے گا ۔ شعر ۱۰ ۔ نمک سے تو ٹھیک کرتا اس چیز کو جس کے بگڑنے سے ڈرتا ہے تو کیا حال ہوگا نمک اگر اس پر خرابی آ پڑے ۔

صفحہ ۱۳۶

عنصر ۔ اصل ۔ اصل مادہ
تلجی ۔ مجبور کرتی ہے
رزایا ۔ مصیبتیں

ثنیا ۔ موت ۔ ہلاکت
خفض ۔ خوش عیش ہونا
توالت ۔ پے در پے آئی

داب ۔ عادت
جاش ۔ دل دھڑکنا
تولت ۔ لوٹ ۔ پھر گئی

ترجمہ شعر ۱۱- آزمایا میں نے لوگوں اور ان کے کاموں کو۔ تو لوٹتا ہے اپنی اصل کی طرف۔
شعر ۱۲- موت ہے اس شخص کو جو شام صبح کرتا ہے لہو لعب میں۔ در اصل مقصود اسکا کھانا پینا ہے
شعر ۱۳- عادت ڈال اچھے کاموں کی۔ اس واسطے جس کام کی آدمی عادت ڈالتا ہے وہ اس کی
طبیعت ہو جاتا ہے۔ شعر ۱۴- مجبور کرتی ہیں ضرورتیں کاموں میں۔ اسطرف چلنے کو جو لائق ادب نہیں
شعر ۱۵- سختیوں کو اللہ اچھی جزا دے۔ میں نے اپنے دشمن کو دوست سے پہچانا۔ شعر ۱۶-
نیزوں کے زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ وہ زخم نہیں اچھا ہوتا جو زبان کرتی ہے۔ شعر ۱۷- سلام کیا
تجھ کو اس نے جس کی تجھے امید نہ تھی۔ اگر درم نہ ہوتے تو کوئی تجھے سلام نہ کرتا۔ شعر ۱۸- خطرہ میں
ڈال اپنے نفس کو تاکہ تو غنیمت حاصل کرے بیشک بال بچوں میں بیٹھا رہنا برا ہے۔ شعر ۱۹-
خوش رکھ دل کو اور تھوڑا صبر کر۔ اسواسطے کہ مصیبتیں جب پے در پے آتی ہیں کھل جاتی ہیں۔
شعر ۲۰- تیری خواہش کی دروازے میں داخل ہونا اگر تو ارادہ کرے۔ تو آسان ہے لیکن باہر نکلنا سخت دشوار ہے شعر ۲۱
دوستی کا دعویٰ خوشحالی میں بہت ہے۔ بلکہ سختیوں میں پہچانے جاتے ہیں کہ بھائی۔ شعر ۲۲- جوانی گئی اسکے بعد تو کہاں جائیگا
بڑھاپا آیا اور قریب ہو گئی تجھ سے موت۔ شعر ۲۳- اکثر جن سے تو اپنی مصیبت کے دفع ہونیکی امید کرتا ہے۔ تجھ پر
مصیبت ان کی طرف سے آتی ہے۔ شعر ۲۴- بہت ایسے دن ہیں کہ ان سے میں رویا ہوں پھر جب دوسرے دن آیا
ہوا تو ان اگلے دنوں پر رویا۔ شعر ۲۵- آدمی کی اسکی دنیا میں زیادتی نقصان ہے۔ اور اس کا مشغلہ سوا اچھائی
کے خسارہ ہے۔

صفحہ ۱۳۶

عیبیت - میں عاجز ہوا | مدیٰ - حد | مستجاد - اچھا | تخبط - نیچا ہونا ہے

ترجمہ شعر ۲۶- مجھکو تو یاد کریگا جب دوسرے کا تجربہ کریگا۔ اور جانیگا کہ میں اچھا دوست ہوں۔ شعر ۲۷- میں خاموش
رہا بیوقوف کے جواب سے تو اسنے گمان کیا کہ میں جواب سے عاجز ہو گیا حالانکہ نہیں عاجز ہوا۔ شعر ۲۸- تیرے دوست
تونگری میں بہت ہیں۔ محتاجی میں تیرا کوئی دوست نہیں۔ شعر ۲۹- حفاظت علم اور قدر بلند کر اور اسکے حق کی رعایت
کر اور نہ پھینک اسکو بے انصاف کے سامنے۔ شعر ۳۰- دو مخالف چیزیں جب جمع ہو جاتی ہیں دونوں اچھی ہو جاتی
ہیں۔ اور مقابل کا حسن مقابل کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ شعر ۳۱- میرا ظاہری حال باطن کی حالت سے اچھا ہے۔
کاش حالت میری اسکی الٹی ہوتی۔ شعر ۳۲- میں نے عمرو پر غصہ کیا جب عمرو کو میں نے کھو دیا اور لوگوں کا تجربہ کیا تو میں عمرو پر رویا۔
شعر ۳۳- تعجب کیا میں نے اس شخص پر جو غلاموں کو مال کے عوض میں خریدتا ہے۔ اور آزادوں کو نرم گفتگو سے نہیں خریدتا۔
شعر ۳۴- تجھ پر لازم ہے کہ اپنے نفس کے عیبوں کی جستجو کرے۔ اور دوسرے لوگوں کی لغزش دوسرے لوگوں کیلئے چھوڑ دے
شعر ۳۵- گو کہ اجسام ہمارے دور ہو گئے ہیں۔ بیشک دلوں کے درمیان حد قریب ہے۔ شعر ۳۶- جوان اگر تجھ سے
راضی ہوا تو تجھے کچھ فائدہ نہ دیگا۔ اگر وہ تجھ سے خفا ہو تو نہ پروا کر۔ شعر ۳۷- میں نے زمانے کا سا آدمی نصیحت کرنیوالا

نہیں دیکھا۔ نہ گردش زمانہ کا ساہادی شعر ۳۸۔ کتنے زیادہ دوست تھے جبتک انکو گنتا ہے لیکن وہ مصیبتوں میں کم ہیں۔ شعر ۳۹ کبھی مال جمع کرتا ہے اسکا نہ کھانیوالا۔ اور مال کو کماتا ہے وہ جسنے جمع نہیں کیا ہے۔ شعر ۴۰ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک نہ رہا اور انسے بیوفائی کی۔ آفتاب نیچے ہوتا ہے رفتار میں اور اونچا ہوتا ہے۔ صفحہ ۱۲۸۔

لفاف۔ اسقدر سرمایہ کہ پھر مانگنے کی ضرورت نہ ہے	احلام۔ جمع حلم۔ خواب خیال
حسیب۔ حساب لینے والا	حک۔ کھجانا۔ چھیلنا۔ گھسنا
ہون۔ طور آرام آسانی ضبط بربادی	

ترجمہ۔ شعر ۴۱۔ قانع بنا اپنے نفس کو کافی مقدار کی روزی پر۔ ورنہ مانگے گا تجھسے کافی مقدار زیادہ۔ شعر ۴۲۔ وہ لوگ بھائی تجھے متفرق کردیا انکے مجمع کو بیوقوفی اور خواب خیال کے سکی نے۔ شعر ۴۳۔ گویا کہ تو کل فضولوں سے مرکب ہے۔ اور تو سب لوگوں کا حساب لینے والا ہے۔ شعر ۴۴۔ جو مصیبت آدمی پر گزرتی ہے۔ آسان ہے سوا دشمنوں کی بدگوئی کے۔ شعر ۴۵۔ جسکے طرف زمانے نے مجھکو حاجت مند کیا۔ اور تو اسکے درپے ہوا اس پر قابض ہوا اسے روگرداں ہوا برباد ہوا۔ شعر ۴۶۔ بہت سے لوگ مر گئے لیکن انکی بزرگیاں نہیں مریں۔ اور زندہ رہے لوگ لیکن لوگوں میں مردہ ہیں۔ شعر ۴۷۔ تیری جانکی قسم نہیں تنگ ہوئے شہر اپنے رہنے والوں پر۔ لیکن لوگوں کے اخلاق تنگ کرتے ہیں۔ شعر ۴۸۔ تیری جانکی قسم نہیں زمانہ مگر عاریت بدرلگام گھوڑا۔ جہانتک تجھ سے ہوسکے اسکی بھلائی سے آزاد حاصل کر۔ شعر ۴۹۔ ہر مرض کیواسطے دوا ہے جس سے اسکا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر بیوقوفی کے علاج سے علاج کرنیوالا عاجز ہوگیا۔ شعر ۵۰۔ ہر اچھی چیز کے واسطے زینت ہے۔ اور عاقل کیواسطے اسکے ادب کی اچھائی زینت ہے شعر ۵۱۔ ہم میں موت کے تیر صحیح نشانے والے ہیں۔ جسکو آج تیر نہیں لگا کل نہ چھوڑیگا۔ شعر ۵۲۔ وہ نیک بخت نہیں ہے جسکو دنیا نیک بخت بنائے۔ بیشک نیک بخت وہ ہے جو دوزخ سے نجات پائے۔ شعر ۵۳۔ سچائی کیسی اچھی ہے دنیا میں اسکے کہنے والے کیلئے۔ اور جھوٹ برا ہے اللہ کے اور لوگوں کے نزدیک۔ شعر ۵۴۔ میں اپنی قوم کے سبب سے شریف نہیں بنا بلکہ وہ لوگ میری وجہ سے شریف بنے۔ میں اپنی ذات سے بلند ہوا باپ دادا سے نہیں۔ شعر ۵۵۔ نہیں چھیلا تیرے چمڑا کو کسی نے تیرے ناخون کی طرح۔ اس لئے تو اپنے کاموں کی خود حفاظت کر۔ صفحہ ۱۲۹

بلوغ۔ مکمل ہونا	بنیان۔ گھر دیوار	لفاف۔ ناپسند کرتے ہیں ہم
کسعی۔ نام ایک شخص کا جو اپنی کمان توڑکر شرمندہ ہوا تھا	ندم۔ افسوس کرنا	عفو۔ عمدہ مال
ندامت۔ شرمندگی	مصیر۔ جائے بازگشت	ذرع۔ قوت۔ طاقت

ترجمہ

شعر ۵۶۔ ہر اس چیز کو جسکی آدمی تمنا کرتا نہیں پاتا۔ ہوا کشتیوں کی خواہش کیخلاف چلتی ہے۔ شعر ۵۷۔ جس دن مکمل ہوتا ہے گھر وہی اسکی انتہا ہے۔ جب تو بنائیگا دوسرا گرادیگا۔ شعر ۵۸۔ جو شخص بھلائی کرتا ہے ایسے آدمی

کیسا نفع جو بھلائی کو نہیں پہچانتا۔ مثل اس شخص کے ہے جو اندھوں کے گھر شمع جلائے۔ شعر ۵۹۔ جو آدمی لوگوں کی
تعریف کرتا ہے لوگ اُسکی تعریف کرتے ہیں۔ اور سب لوگ اسکا عیب بیان کرتے ہیں جو لوگوں کی برائی بیان کرتا
شعر ۶۰۔ جس شخص کا مرتبہ آفتاب کے مقام سے بلند ہے۔ اسکو کوئی اونچا نہیں کرسکتی نہ نیچا کرسکتی ہے۔ شعر ۶۱۔ ہم
موت کے بیٹے ہیں ہمارا کیا حال ہے۔ کہ ہم ناپسند کرتے ہیں اس چیز کو جس سے چارہ نہیں ہے۔ شعر ۶۲۔
افسوس کیا کسی کی مذمت پر۔ جب دیکھا اسنے جو اسکے دونوں ہاتھوں نے کیا۔ شعر ۶۳۔ کیا دنیا کھینچی جائیگی تیری
طرف عمدہ مال ہونیکی حیثیت سے۔ کیا نہیں ہے اس کا لوٹنا زوال کی طرف۔ شعر ۶۴۔ جب میری مذمت تجھ سے کوئی جاہل
بیان کرے۔ تو یہی میرے کامل ہونیکی شہادت ہے۔ شعر ۶۵۔ پرہیز کر چھوٹے گناہوں سے ہرگز ارتکاب نہ کر۔
اسواسطے کہ چھوٹے گناہ ایک جگہ ہوجائیں گے۔ شعر ۶۶۔ مجھ کو امید تھی کہ میں بامراد کو ٹوٹونگا۔ اب میری آرزو سلامت
ٹوٹنے کی ہوگئی۔ شعر ۶۷۔ نہیں بھلائی اسمیں جو نہیں ٹھہراتا اپنے نفس کو۔ زمانے کی سختیوں پر جب زمانہ
ڈالتا ہے۔ شعر ۶۸۔ یقیناً بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ اُنسے جوانمرد تنگ ہوجاتا ہے باعتبار قوت
کے پاس اس مصیبت سے رہائی ہے۔ شعر ۶۹۔ نہیں ہے میرا بھائی مگر سچی محبت والا اور وہ
قریب ہونیکی طرف راغب ہے۔ شعر ۷۰۔ میں نے نہیں دیکھا بھلائی کا مثل اس کا مزہ میٹھا ہے اور اسکا چہرہ خوبصورت۔

صفحہ ۱۴۰

خلائف۔ جمع خلف۔ گروہ | علک۔ شاید | بری۔ تراشنا۔ کاٹنا

ترجمہ شعر ۱۔ جس شخص نے دنیا میں بسر کی ضروری ہے اسکو عیش کی اچھائی اور برائی۔ شعر ۷۲۔ اپنی اصلی فصاحت
زبان کر بیشک جوانمرد کی اصل وہ ہے جو اسنے حاصل کیا۔ شعر ۷۳۔ نہ پوچھ جوانمرد سے اسکے گروہ کے متعلق
اسکی خبر کا گواہ ہے۔ شعر ۷۴۔ نہ روک کسی عادت سے اور تو مثل اسکا کرے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیرے واسطے بڑی
کی بات ہے۔ شعر ۷۵۔ نہ دیکھ کسی شخص کی طرف کہ اصل کیا ہے۔ اسکے افعال پر نظر ڈال اور اچھے برے کا حکم لگا۔
شعر ۷۶۔ نہ ذلیل کر فقیر کو شاید کسی دن تو گر جائے۔ اور زمانہ اسکو اٹھادے۔ شعر ۷۷۔ دکھاتا
تجھ کو بشاشت ملاقات کے وقت۔ اور کاٹتا ہے تجھ کو پوشیدگی میں قلم کے کاٹنے کی طرح۔
شعر ۷۸۔ جدا ہوا مجھ سے وہ جسکی جدائی کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اور ساتھ ہوئے میرے وہ لوگ جنکے ساتھ کا میں نے ارادہ
نہیں کیا۔ شعر ۷۹۔ آدمی زبان کی لغزش سے مرجاتا ہے۔ اور انسان پاؤں کے پھسلنے سے نہیں مرتا۔ شعر ۸۰
جوانمرد علم کے ذریعہ سے بڑی غنیمت پاتا ہے۔ اور بلند مرتبہ ہوتا ہے تواضع اور ادب کی وجہ سے۔ شعر ۸۱۔ آسان
ہمارے واسطے کہ مبتلائے مصیبت ہوں ہمارے جسم۔ اور سلامت رہے ہماری عزت اور عقل۔ شعر ۸۲۔ قصد کرتا
ہے جو کسی کی طرف جب اسکو دیکھتا ہے۔ اور منہ بناتا ہے جب لگام کا منہ دیکھتا ہے۔